SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, March 3, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty two minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم-

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذ ن اللّٰہ ط ولوانھم اذظلموا انفسھم
جاؤک فاستغفروا اللّٰہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ تواباً رحیما-
فلاوربک لایومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی
انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما-

ترجمہ:- اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت
کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں
پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, March 3, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty two minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذ ن اللہ ط ولوانھم اذظلموا انفسھم
جاؤک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیما-
فلاوربک لایومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی
انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما-

ترجمہ:- اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول

کرنے والا مہربان پائیں۔ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : آج Question Hour ہے - جی سوال نمبر 175 میر عبدالجبار صاحب۔

*175. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of C.D.A. Officers provided with air conditioners at their offices/residences during the last five years; and

(b) the monthly various utility bills paid during the last two years by the C.D.A.?

Ch. Amir Hussain: (a) 27 officers.

(b) Details of utility bills, paid during the last two years, is annexed.

Annexure

Monthly amounts of utility bills paid during 1990-91 on buildings/government houses being maintained by CDA.

Month	Telephone	Electricity	Water Charges	Sui Gas
7/90	0.112	0.189	—	0.001
8/90	0.101	0.174	—	0.001
9/90	0.356	4.824	0.002	0.373
10/90	0.559	12.437	1.370	1.217
11/90	0.201	9.849	0.001	0.099
12/90	0.459	21.978	0.938	0.685
1/91	0.228	5.059	1.500	0.223
2/91	0.259	10.614	0.793	0.673
3/91	0.185	4.999	0.023	0.127
4/91	0.196	9.926	1.614	0.569
5/91	0.299	4.754	0.001	0.721
6/91	0.645	18.408	0.974	6.199
Total:	3.600	103.211	7.216	10.888

Monthly amounts of utility bills paid during 1991-92 on Buildings/Government houses being maintained by CDA.

Month	Telephone	Electricity	Water Charges	Sui Gas
7/91	0.193	2.534	—	0.001
8/91	0.180	0.927	—	0.001
9/91	0.362	32.366	0.046	4.000
10/91	0.346	1.717	1.130	0.664
11/91	0.295	15.650	0.133	0.061
12/91	0.453	23.518	0.002	6.716
1/92	0.271	5.522	1.092	3.417
2/92	0.536	10.054	0.016	0.646
3/92	0.483	10.472	—	3.071
4/92	0.480	5.349	0.828	0.381
5/92	0.891	12.520	0.186	0.103
6/92	0.763	38.883	0.137	9.300
Total:	5.253	159.512	3.570	28.361

Mr. Chairman: Supplementary?

Jam Kararuddin: One supplementary, Sir.

Mr. Chairman: Jam Karar Sahib on a supplementary.

Jam Kararuddin: Sir, whether this amount shown in the answer is in the terms of millions or billions?

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

Ch. Asad-ur-Rehman: Millions, Sir.

Mr. Chairman: Next question 176 Mir Abdul Jabbar Sahib.

*176. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is any proposal under consideration of the Government to close down some Ministries/Divisions and Departments, if so, its details; and

(b) whether it is also a fact that subjects of some of these Departments will be handed over to Provincial Governments, if

so, its details?

Ch. Amir Hussain: (a) A proposal for reduction of non-development expenditure by restructuring Ministries/Divisions is under consideration of government.

(b) Reports of the Economy Commission set up for the purpose are being examined and details would be available after a decision is taken in the matter.

Mr. Chairman: Any supplementary?

میر عبدالجبار : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ اس جواب کی روشنی میں جس طرح وہ وزارتوں اور ڈویژنوں کی از سر نو تشکیل کے ذریعے غیر ترقیاتی اخراجات کم کر رہے ہیں- کیا ان کے پروگرام میں کچھ مزید صوبے بنانے کی تجویز بھی ہے -

چوہدری اسدالرحمٰن : نہیں کوئی تجویز نہیں ہے -

Jam Kararuddin: Sir, will the honourable Minister tell the House when this proposal would be materialized?

Mr. Chairman: Ch. Asad-ur-Rehman Sahib.

چوہدری اسدالرحمٰن : جناب چیئرمین! اکانومی کا ایک کمیشن مقرر کیا گیا تھا، اس نے اپنی (عبوری) رپورٹ دے دی ہے - ایک اکانومی کمیشن جس کے چیئرمین مرحوم بریگیڈیئر

عبدالقیوم صاحب تھے، اس کے بعد اب راجہ ظفرالحق صاحب اکانومی کمیشن کے چیئرمین ہیں، انہوں نے (عبوری) رپورٹ دی ہے - ایک اپریل 92ء میں دی تھی جو منسٹری اور ڈویژن کے متعلق تھی، اس کو فنانس ڈویژن اسٹڈی کر رہا ہے - اس کے بعد اٹانومس باڈیز کے متعلق اگست 92ء میں رپورٹ دی، اس کو بھی متعلقہ منسٹریز کنسیڈر کر رہی ہیں- اس کے علاوہ جو فارن مشن تھے اور دوسری منسٹریز کے فارن ممالک میں جو آفیسز تھے ان کے متعلق نومبر 92ء میں ایک رپورٹ دی ہے وہ بھی سرکولیٹ کر دی گئی ہے it is being considered اب expected ہے کہ اکانومی کمیشن اپنی فائنل رپورٹ اس سال کسی وقت دے دے گا اس کے بعد اس پر فیصلے ہوں گے -

سید اشتیاق اظہر : اس میں وقت کتنا لگے گا ؟

چوہدری اسدالرحمٰن : جناب چیئرمین! اکانومی کمیشن کو یہ کہا گیا ہے وہ اپنی فائنل رپورٹ 31 مارچ 93ء کو دے دے، اس کے بعد پھر اس کی implementation Cabinet کرے گی-

میر عبدالجبار : سوال کے جز (ب) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کچھ محکموں کی ذمہ داریاں صوبائی حکومتوں کے سپرد کی جا رہی ہیں، کیا یہ حقیقت ہے ؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس مقصد کے لئے قائم کردہ اقتصادی کمیشن کی رپورٹوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس معاملے میں فیصلہ ہونے کے بعد تفصیلات دستیاب ہو سکیں گی- وہ کون سے محکمے ہیں جو آپ صوبوں کے سپرد کریں گے ؟

چوہدری اسد الرحمٰن : جناب چیئرمین! یہ اکانومی کمیشن کی رپورٹ (عبوری) کیبنٹ کو نہیں بھیجی گئی، وہ دوسرے فنانس ڈویژن یا متعلقہ ڈویژن کو بھیجی گئی ہے - جب فیصلہ ہو گا تو اس کے بعد ہی پتہ چلے گا-

جناب چیئرمین : شکریہ۔ اگلا سوال 179 حافظ حسین احمد صاحب۔

*179 **Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that streets lights have not been provided in sector I-10/1, particularly in streets No. 15, 16 and 17, if so, the time by which it will be provided?

Ch. Amir Hussain: (a) Yes.

(b) WAPDA has been requested to provide demand notice for installation of street lights in this sector. On receipt of the same, payment shall be made to WAPDA for installation of lights. As a number of agencies are involved in this process, the time for completion of the work cannot be given. Effort will be made to avoid any delay.

Mr. Chairman: Supplementary.

حافظ حسین احمد : جناب یہ تنصیب کب ہو گی۔ کوئی تاریخ بتا سکیں گے ؟

چوہدری اسدالرحمٰن : جناب چیئرمین! سی ڈی اے نے دو تین دفعہ واپڈا کو چٹھیاں لکھی ہیں جن کی کاپیز میرے پاس ہیں، وہ اپنے ڈیمانڈ نوٹس دیں اور سٹریٹ لائٹس یہاں پر لگائیں تو واپڈا نے ابھی تک ڈیمانڈ نوٹس نہیں دیا، اس لئے ہم کہ نہیں سکتے لیکن امید ہے جلد ہی ہو جائے گا۔ ہم pursue کر رہے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی : میں وزیر صاحب سے عرض کروں گا کہ جی 10/2 میں بھی سٹریٹ لائٹس نہیں ہیں specially in street No. 28 جہاں پر میں خود بھی رہتا ہوں۔ وہ بتائیں گے کہ کب تک لگیں گی؟

چوہدری اسدالرحمٰن : اس کے متعلق میرے پاس انفارمیشن نہیں ہے لیکن جناب چیئرمین! یہ چونکہ واپڈا لگاتا ہے جب کوئی سیکٹر مکمل ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق ہم واپڈا کو لکھتے ہیں کہ وہ اس کی feasibility بنا کر ڈیمانڈ نوٹ دیں۔ ہم پھر پیسے جمع کرائیں گے پھر وہ لگائیں گے، اس کے متعلق مجھے انفارمیشن لینی پڑے گی۔

میر عبدالرحمٰن جمالی : یہ وہی اس وقت جو ایم این اے اور سینیٹرز کو پلاٹس ملے تھے، سارے ہاؤس construct ہو گئے ہیں لیکن street lights نہیں لگی ہیں؟

چوہدری اسد الرحمٰن : جناب چیئرمین! میں اس کے بارے میں اطلاع لے کر بتا سکوں گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب گجی صاحب۔

جناب منظور احمد گجی : جناب والا! یہ گلشن جناح کے سامنے جو روڈ ہے جہاں وی آئی پی رہتے ہیں، اس کا روڈ کب بنے گا اور اس کی سٹریٹ لائٹس کب لگیں گی؟

چوہدری اسدالرحمٰن : اس کے متعلق جناب فریش نوٹس درکار ہے ۔

جناب چیئرمین: کون سا گلشنِ جناح جی، کہاں ہے یہ؟

جناب منظور احمد گچکی : جناب یہ Marriot کے پیچھے جہاں فلیٹس ہیں وہاں وی آئی پی سارے رہتے ہیں- وہاں روڈ کوئی نہیں ہے جی-

جناب چیئرمین: وی آئی پی کا مطلب؟

آوازیں : ہم اور آپ جہاں رہتے ہیں-

جناب چیئرمین: نہیں، میں نہیں، آپ ------

چوہدری اسدالرحمٰن : جلدی بنوا دیں گے جی -----

جناب چیئرمین: اچھا اگلا سوال 180 -

*180. Prof. Khurshid Ahmed: (on his behalf): Will the Minister for Commerce be pleased to inform the House of the following:

(a) monthly import of machinery and capital goods from January to December, 1992; and

(b) month-wise import of consumption items particularly wheat, sugar, edible oil and car imports from January to December, 1992?

Malik Muhammad Naeem Khan: (a) and (b) statements

showing import of machinery and capital goods from Janaury to December, 1992 and that of consumption items particularly wheat, sugar, edible oil and car imports for the same period are annexed.

MONTH-WISE IMPORT DATA ON MACHINERY AND CAPITAL GOODS

Material to the part (a) of the question

Value : $ Million

Month	Machinery excluding transport equipment	Other capital goods including transport equp.	Total capital goods
1	2	3	4
			(2+3)
January, 1992	237.4	106.3	343.7
February, 1992	198.8	93.3	292.1
March, 1992	191.1	96.8	287.9
April, 1992	185.8	95.7	281.5
May, 1992	249.2	124.1	373.3
June, 1992	204.2	139.0	343.2
July, 1992	156.2	84.7	240.9
August, 1992	196.0	98.1	294.1
September, 1992	183.9	97.2	281.1
October, 1992	240.1	113.0	353.1
November, 1992	221.2	145.8	367.0
December, 1992	203.0	130.0	333.0
Total:	2466.9	1324.0	3790.9

Source: F.B.S.

MONTH-WISE IMPORT DATA ON

Material to the part (b) of the question.

Qty : M.T.
Value : $ Million

Month		Qty.	Value
(i) Wheat			
January, 1992		299489	49.3
February, 1992		340942	61.7
March, 1992		225560	37.4
April, 1992		278196	54.7
May, 1992		—	—
June, 1992		50000	10.2
July, 1992		—	—
August, 1992		57000	9.8
September, 1992		366284	58.7
October, 1992		337337	55.2
November, 1992		301122	50.2
December, 1992		396318	57.9
	Total:	2652248	445.1
(ii) Sugar			
January, 1992		23893	7.5
February, 1992		664	0.3
March, 1992		34219	10.5
April, 1992		17812	5.4
May, 1992		3480	1.1
June, 1992		600	0.2
July, 1992		11834	3.5
August, 1992		12323	3.4
September, 1992		12012	3.5
October, 1992		35080	10.0
November, 1992		387	0.1
December, 1992		509	0.2
	Total:	152813	45.7

(iii) **Edible Oil**

Months	Total Edible Oil		Soyabean Oil		Palm Oil	
	Qty.	Value	Qty.	Value	Qty	Value
January, 1992	47566	18.2	6983	3.5	40583	14.7
February, 1992	64905	25.5	12068	6.1	52837	19.4
March, 1992	75641	29.8	7861	3.9	67780	25.9
April, 1992	69829	29.5	20820	9.9	49009	19.6
May, 1992	113147	44.4	33821	15.6	79326	28.8
June, 1992	82113	35.7	5106	2.4	77007	33.3
July, 1992	140790	60.8	34964	15.9	105826	44.9
August, 1992	122473	52.5	19717	9.1	102756	43.4
September, 1992	139374	59.3	33852	15.3	105522	44.0
October, 1992	84216	36.6	21460	9.9	62756	26.7
November, 1992	70525	30.5	18276	8.4	52249	22.1
December, 1992	79975	34.4	20892	9.2	59083	25.2
Total:	1090554	457.2	235820	109.2	854734	348.0

(iv) **Cars (including Cars in CKD Condition)**

Qty : No.
Value : $ Million

Months	Qty.	Value
January, 1992	3627	12.0
February, 1992	3132	9.5
March, 1992	1095	5.6
April, 1992	1851	9.3
May, 1992	7227	20.7
June, 1992	5985	20.1
July, 1992	3174	10.8
August, 1992	925	4.4
September, 1992	1781	9.7
October, 1992	5421	18.9
November, 1992	4551	14.0
December, 1992	7680	31.5
Total:	46449	166.5

Source: F.B.S.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ گزشتہ سال جو گندم امپورٹ کی ہے اس سلسلے میں ایک رپورٹ ڈان میں آئی تھی جس میں اس پر فریٹ چارجز بہت زیادہ بتائے گئے تھے تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ گندم کے اوپر فریٹ چارجز کیا آئے تھے ؟

جناب چیئرمین: جی کامرس منسٹر۔

ملک محمد نعیم خان : سر! یہ تمام پبلک سیکٹر میں ہیں اور پہلی دفعہ اس سال سے پرائیوٹ سیکٹر میں آئے گی اور خوراک و زراعت کی وزارت امپورٹ کرتی ہے تو اس سوال کا جواب وہ دیں گے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : وزیر موصوف نے پورے اعداد و شمار دیئے ہیں۔ گندم اور چینی امپورٹ کی ہے اور باقی چیزیں بھی یہاں دی ہیں۔ تو ہم خصوصی طور پر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ گندم کے اوپر کیا فریٹ چارجز آئے تھے ؟

ملک محمد نعیم خان : سر ہم نے ڈیٹا دیا ہوا ہے سارے ملک کی امپورٹ کا، کامرس منسٹری امپورٹ نہیں کرتی، لوگ امپورٹ کرتے ہیں اور منسٹریاں امپورٹ کرتی ہیں۔ گندم خوراک و زراعت کی وزارت امپورٹ کرتی ہے۔ تو اس کا جواب وہی دے سکیں گے۔

جناب چیئرمین: جی last question جام کرار صاحب۔

JamKararuddin: Sir, I would like to draw the attention of the honourable Minister that what a pathetic picture of our agriculture in our country that we are spending about 838.8 million dollars on the import of only three items. If we grow, if we give incentive to our own formers, I think, this amount would be saved.

Mr. Chairman: Minister for Commerce.

Malik Muhammad Naeem Khan: Sir, this long and major question again relates essentially to the Food and Agriculture Ministry but I can only add, we are exporting some agricultural goods and we are importing certain agricultural goods and I certainly agree with the honourable Member that more incentive will help to increase productin. In case of edible oil, our domestic prices are extremely low unless they are raised 50-60 per cent it can not be economically grown. In case of tea, we import because it cannot be grown here. So, automatically we are doing our best to grow it in Swat Valley,

hopefully we have better results. Same goes for wheat. On the sugar side, I think, we have reached about self-sufficiency despite although at a very high cost international prices for sugar are almost half that of production cost in Pakistan. But we have made an effort and have achieved self-sufficiency. More effort definitely.

جناب چیئرمین: جی جناب اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب میری یہ عرض ہے کہ یہ جو گنا، گندم اور چینی وغیرہ انہوں نے دکھایا ہے کہ امپورٹ کرتے ہیں تو کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اس سال کی صورتحال سے وہ آگاہ ہیں کہ وہاں پر کھاد کی shortage ہے اور بہت ہی shortage ہے پھر کس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم گندم اور گنے میں خود کفیل ہو جائیں گے جبکہ گندم کی صورتحال یہ ہے کہ second fertilization ہوئی ہی نہیں ہے کیونکہ کھاد کی acute shortage, ہے کس طرح یہ increase کریں گے۔ آپ خود کفالت کی طرف کس طرح جائیں گے۔ آپ تو پیچھے جا رہے ہیں۔

ملک محمد نعیم خان : ملوں کی جو total production capacity ہے اس کو دیکھ کر یہ رائے کی جا سکتی ہے کہ sugar production میں ہم surplus ہیں۔اور general imports میں بھی decline شروع ہوگئی ہے sugar کی imports میں۔ جہاں تک ان کا کھاد کے بارے میں کہنا ہے بجا ہے

Again it is an administrative problem relating to Food and Agriculture Division

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب یہ اتنے بڑے اہم سوال کے جوابات اس طرح دیئے جاتے ہیں کہ وزارت خوراک و زراعت دے گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلیں وزیر خوراک آئیں گے تو ان سے جواب لے لیں۔ اگلا سوال نمبر 181 سید اقبال حیدر۔

*181. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether the CDA has asked the applicants to fill the vacant vacancies to disclose their religion and sect i.e. Deuo Bandi, Brailvi or Fiqah Jaffariah etc.?

Ch. Amir Hussain: Yes, the prescribed applications form inter alia includes columns of religion and sect. The present form was introduced in 1984 and has been in use since then. However, the sect column is being deleted from the application forms with immediate effect.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Syed Iqbal Haider: My supplementary questions are two, Sir, one from which date the column of disclosure of sect will be deleted from the form, because I have the form which has been issued only three days ago and the CBR is still keeping that column requiring the applicant to disclose their sect, Deuo Bandi, Brailvi, Shia, Sunni etc., etc.?

(2) What action have you taken against those responsbile persons who had inserted this mischief against the religion and against the State and against the Constitution?

چوہدری اسد الرحمان: جناب چیئرمین! یہ درخواست فارم 84 سے چل رہا تھا۔ روٹین میں اسی طرح ہی آتا رہا ہے اور کسی نے آج تک اس کا نوٹس نہیں لیا تھا۔ کوئی اعتراض نہیں کیا تھا تو اس لئے نوٹس میں نہیں آیا تھا۔ اور یہ کب سے ختم کیا جائے گا تو یہ ایک فوری طور پر فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ یہ کالم delete ہونا چاہیئے۔ لیکن میں یہاں پر یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا سوائے اس کے کہ جو لوگ select ہو جاتے ہیں ان کی پرسنل فائل میں bio data لگتا ہے تو اس میں دوسری معلومات کے ساتھ ساتھ یہ religion بھی ہے۔ یہ sect بھی کسی نے غلط طور پر درج کروا دیا تھا، اس وقت سے چلا آ رہا ہے لیکن اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب کوئی ریکروٹمنٹ ہوتی ہے وہ میرٹ پر صوبائی اور ریجنل کوٹے پر ہوتی ہے۔ اس کی کوئی relevancy نہیں تھی سوائے اس کے کہ اس کے پرسنل ریکارڈ میں رہے۔

سید اقبال حیدر: ہم تو کہتے ہیں کہ religion کا کالم بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بھرتی مذہب کی بنیاد پر نہیں ہوتی۔

چوہدری اسد الرحمن: جناب چیئرمین Employment سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ صرف پرسنل فائل میں معلومات کے لئے تھا۔

جناب چیئرمین: سید عبد اللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: It is stated that this form was prepared in 1984 which required the entry of sect as well. In 1984, I

think, it was Martial Law under the Late General Zia-ul-Haq. And now this government says that they are going to change it. The Prime Minister of Pakistan, it is on record, has said that he will be following the policies of Late General to its ultimate conclusion. Has he changed his policies now, because this was done by General Zia-ul-Haq, and he is going to change it now.

چوہدری اسد الرحمٰن: جناب چیئرمین! میں نے پہلے گزارش کی یہ معاملہ پہلے کسی کے نوٹس میں نہیں آیا۔ اتفاق سے یہ فارم بن گیا۔ دو سال ان کی بھی حکومت رہی ہے اس میں بھی اس کو change نہیں کیا گیا ہے۔ 84ء سے چلتا آرہا تھا تو اب یہ نوٹس میں آیا ہے تو اسے فوری طور پر حزف کرایا جا رہا ہے ....

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اگر 84ء سے چل رہا ہے تو پھر 84ء سے ہی چل رہا ہے ناں........

(مداخلت)

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, my question is whether this was introduced by General Zia-ul-Haq and the Prime Minister is saying that he is pursuing his policies to ultimate conclusion. Has he changed the policy?

Mr. Chairman: They are saying that this particular policy is being changed. Next Syed Iqbal Haider - Question No. 182.

*182. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) total number of 'E' type Government Houses in Sector G-6/4, Islamabad; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the CDA to construct water tanks on all these houses; if so when?

Ch. Amir Hussain: (a) 201.

(b) Yes. Work for the construction of water tanks on all 'E' type houses in sub-sector G-6/4 has already been awarded to a contractor and is likely to be completed during the current financial year (1992-93).

Mr. Chairman: Any supplementary?

Syed Iqbal Haider: No supplementary.

Mr. Chairman: Next question 183 - Syed Iqbal Haider Sahib.

*183. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Commerce to state the names of those Insurance Companies whose licence or

registration has been cancelled during the period from 1st September, 1990, till to date on account of the default, failure or refusal to honour discharge its commitment and obligation under the Insurance Policy, Surety Bond, undertaking or guarantee issued by them or on account of default under or breach or violation of any law?

Malik Muhammad Naeem Khan: The registration of M/s. National Security Insurance Company Limited was cancelled by the Controller of Insurance with effect from 25th September, 1991 for contravening the provision of Section 27A of the Insurance Act, 1938, due to short fall in financial requirements pertaining to the solvency margin of the insurer as at 31st December, 1990.

No registration of any other Insurance Company has been cancelled during the period from 1st September, 1990 todate on account of any default, failure or refusal to honour and discharge of its commitment and obligation under the insurance policy, surety bond, undertaking or guarantee issued by them.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Syed Iqbal Haider: My supplementary question from the honourable Minister is whether it is not a fact that most of the Insurance Companies are defaulting and refusing to honour their guarantees and commitments and bonds which result in a massive fraud

to the people and only one Insurance Company has been de-registered when all insurance companies are openly flouting their guarantees and their surety bonds and performance bonds with the exception 2-3?

Mr. Chairman: Minister for Commerce.

Malik Muhammad Naeem Khan: Sir, in view of insurance companies we do not have power to cancel licence of an insurance company who is failing in providing bonds or not fulfilling its obligations to the clients, nor can take cognizance and re-appoint surveyors. Beyond that, a client who feels that he stands aggrieved with the insurance company has the choice of going to the court of law. One company's licence has been cancelled under 27A, there it failed to fulfil and meet its equity requirements. That was done about the only company under 27A Section of the Insurance Ordinance. He has cleared powers to cancel a registration where the equity or the liquidity is not properly met. But in case of an insurance company towards client relations he can help the client by changing and re-appointing the surveyors, but after that the client has to approach the court.

Syed Iqbal Haider: But, Sir, you have admitted that no action has been taken against any insurance company for committing default under a guarantee or bond. As you are also aware, when the Finance Minister will confirm that even the Customs authorities have

de-registered and put it on the black list that the guarantees or bonds of the following insurance companies will not be acceptable, that means that they have been defaulting. My question is, what action the honourable Minister or the Ministry or the Controller of Insurance is taking against such fradulent insurance companies who deliberately issue guarantees with every intention of not honouring it. That is my question whether the Government has black listed them also.

Mr. Chairman: Minister for Commerce.

Malik Muhammad Naeem Khan: Sir, unfortunately the Controller of Insurance has no authority over, he does not have any jurisdiction to cancel such an insurance company. The Customs authority can go to the court and claim guarantees. Judge can give a decree against the general insurance company claiming or taking money from its assets and giving it to the Customs, but cancellation the Controller does not have the authority for such cases. But in other case like security is not proper, he can cancel......

(interruption)

Mr. Chairman: Gen. Saeed Qadir Sahib.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Would the Minister like to consider whether their government is prepared to amend the Act and

insure that the Controller General has the authority to cancel the licences in the event of the defaulting on financial issues?

Mr. Chairman: Minister for Commerce.

Malik Muhammad Naeem Khan: We can certainly have a look at it, Sir.

Mr. Chairman: He will look it. Next question 184 - Syed Ishtiaq Azhar.

*184. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some nationalised banks and development financial institutions have sanctioned loans in excess to their fixed target during the first-half of the current financial year;

(b) whether it is also a fact that there has been a decrease of 45 to 52 per cent in the recovery of loans by these institutions; if so, its reason and the steps taken by the Government in this behalf?

Mr. Sartaj Aziz: The information is being collected and shall be placed on the table of the House as soon as compiled.

جناب والا! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس میں

زبانی عرض کر دیتا ہوں۔ کیونکہ جواب ابھی موصول نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی کر دیں جی۔

جناب سرتاج عزیز: اس میں جو assumption ہے کہ بنکوں یا ڈی ایف آئیز کے کوئی tragets ہیں، اور اس سے وہ exceed نہیں کرسکتے، یہ assumption غلط ہے۔ بلکہ ہم نے یکم جولائی سے جو credit ceiling کا سسٹم ہے، وہ ختم کر دیا ہے اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ بنک اپنے کرائیٹیریا کے مطابق جتنے قرضے دے سکتا ہے ملک کی industrialization کے لئے وہ دے لیکن یہ چیز مختلف بنکوں کی مختلف ہے۔ یہ اس بات پر depend کرتا ہے کہ ان کی کس حد تک ایک سیکٹر میں exposureکتنی ہے یا ان کا infected port folio کتنا ہے ، اس کے مطابق وہ کم یا زیادہ کرتے رہتے ہیں۔ تو میرے پاس یہ انفارمیشن موجود ہے۔ بعض ڈی ایف آئیز نے پچھلے سال کے مقابلے میں زیادہ کیا ہے اور بعض نے کم کیا ہے، اس میں کوئی ایسا had and fast رول نہیں ہے کہ ہر ایک کو کوئی fix ceiling دی جاتی ہے جہاں تک recovery کا تعلق ہے، اس میں improvement ہوئی ہے، تقریباً تمام ڈی ایف آئیز کا جو ریکوری ریٹ ہے، infected port folio کا، اس میں improvement ہو رہی ہے ، یہ جو میرے پاس چھ سات ٹیبل آئے ہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں ممبر صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، دے دیں۔

سید اشتیاق اظہر: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میں نے کہا تھا کہ 45 سے 52 فیصد تک ریکوری جو ہے وہ decrease ہوئی ہے ، آپ یہ بتائیں کہ کتنے فیصد increase ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جیسے میں نے ابھی کہا کہ مختلف institutions کی مختلف ہے۔ تمام میں ریکوری کا جو ریشو ہے وہ generally improved ہے۔ اور اس میں مثلاً بل میں ریکوری ریٹ جو ہے 35 سے 55 فیصد ہو گیا ہے، آئی ڈی بی پی میں بھی پچھلے سال 50 فیصد تھا، آج بھی 50 فیصد ہی ہے۔ اس کے علاوہ آر ڈی ایف سی میں تھوڑی سی deterioration ہے ، لیکن 84 سے ...78 PICIC میں 77 سے 88 فیصد imppovement ہو گئی ہے ، اس طرح سے تھوڑا بہت فرق ہے۔ لیکن یہ اتنی drastic نہیں ہے جتنی سوال میں ہے۔ اور یہ اطلاع جو ہے میں ان کو agency-wise دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال 188، حافظ حسین احمد صاحب۔

*188. **Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a market for the promotion of barter trade, near the border of Pakistan and Iran, if so, its details; and

(b) the name of such other countries with which Pakistan has barter trade or has signed agreement for this prupose?

Malik Muhammad Naeem Khan: (a) It is apparent that the question is about the establishment of a market for the promotion of border trade and not barter trade.

The Iranian proposal for setting up a common border market at Mirjawah on Pak-Iran border has been under consideration of the Government of Pakistan. The proposal envisages construction of a market on the border, having half of the buildings in Iran and other half in Pakistan. The businessmen of the two sides would be issued special permits for trading in the market. They would be allowed free movement on either side of the market and would be entitled to make sale/purchase of a given value from the range of items, to be agreed by the two governments.

(b) The question is not clear. However, in the context of 'a'above, Pakistan has border trade agreements with China and Iran.

حافظ حسین احمد: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تفتان میں جو مارکیٹ کا منصوبہ بنایا گیا ہے، یہ منصوبہ کب بنا تھا، اور اس پر کب عمل درآمد کیا جائے گا۔ اور اس پر کل خرچ کتنا آئے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر کامرس صاحب۔

ملک محمد نعیم خان: جناب! یہ 1989ء کی تجویز ہے، ایرانی وزیر داخلہ کی، اس وقت سے اس پر بحث مباحثہ چل رہا ہے، ان کی طرف سے بھی delegations پاکستان آئے ہیں، پاکستان کے delegations بھی ایران گئے ہیں۔ تھوڑا چونکہ comple matter ہے، بنیادی طور پر یہ کامن بارڈر مارکیٹ ہو گی، جس پر restricted items اور restricted amounts of trade through permit to traders of the both sides of the borders دے کر، ٹریڈ کی جائے گی۔ تو اس کے لئے کچھ anti sumuggling devices

ہم نے بنائی تھیں، پاکستان نے بھی یہ تجویز کیا تھا اور ایران نے بھی پچھلے سال جولائی 1992ء میں ایک delegation پاکستان کا وہاں گیا، لیکن in-conclusive وہ میٹنگ رہی، اور ایران سائڈ سے border tours ہی کروا سکے اور سمگلنگ چیک کرنے کے لئے کوئی ٹھوس تجویز نہیں دے سکے کیونکہ سمگلنگ سے ہماری انڈسٹری اور ایگریکلچر جو ہے بلوچستان میں، وہ threaten ہو جاتا ہے تو اب دوبارہ inter ministerial meeting جو غالباً 7th session of Pak-Iran GMC جو اگست 1992ء میں ہوئی، اس میں دوبارہ دونوں سائیڈ نے کہا کہ ہم ایک مہینے کے اندر ایکشن لیں گے۔ لیکن ابھی تک ایران کی طرف سے جو ضروری safe-guards ہیں، ان کے بارے میں proposals کا انتظار ہے۔ جیسے ہی وہ آئیں گے ان پر فوری طور پر پیش رفت ہو جائے گی۔ اس پر جو خرچہ ہے اس کی میں تفصیل نہیں دے سکوں گا۔ کیونکہ وہاں Private Traders کی دکانیں بنا رہے ہوں گے۔

حافظ حسین احمد: میرا سوال یہ تھا کہ اس کی تعمیر کب شروع ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی، تعمیر کب شروع ہوگی۔

حافظ حسین احمد: 1989ء کا منصوبہ ہے، کیا وہ دوسرا بولان میڈیکل کالج تو نہیں بنے گا۔

ملک محمد نعیم خان: امید ہے کہ 1993ء کے اندر اندر ہی اس پر کوئی settlement ہو جائے گی ministerial proposal نہیں تھا خاصا novel سا تھا اس میں safeguards اور باقی چیزوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس لئے تاخیر ضروری ہوئی ہے۔ لیکن انشاء اللہ 1993ء کے اندر مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جناب کچی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: کہ پاک ایران سرحد پر صرف میر جاوا کے علاوہ کیونکہ اس میں ایران کو دو ڈویژن ملتے ہیں، بلکہ تین ملتے ہیں، مکران ڈویژن جو سب سے بڑا بلٹ ہے، زیادہ ایریا ہے اس کا، کیا وہاں پر کوئی کامن بارڈر کی market کی کوئی چیز بننے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر تجارت۔

ملک محمد نعیم خان: گچکی صاحب، وہاں پر چائے بھیج دیتے ہیں وہاں سے پٹرول لے آتے ہیں، کوئی ان کو پوچھتا نہیں ہے ، بہرحال یہ ضمناً عرض تھی، ٹریڈ تو حضور پاکستان اور ایران کے درمیان ہے، ایک ڈویژن اور دوسرے ڈویژن کی بات نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب! میں نے یہ نہیں کہا، آپ میرا سوال سمجھے نہیں، کافی دیر بعد آپ اسمبلی میں آئے ہیں اس لئے دیر سے سمجھ رہے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاک ایران سرحد میں مکران ڈویژن جو ملتا ہے، میں اگر یہ کہہ دوں کہ پاک ایران سرحد کافی لمبا ہے، میر جاوا جو ہے وہ اس سائیڈ پر ہے پاک ایران سرحد جو مکران ڈویژن سے ملتا ہے، کیا یہاں پر اس قسم کی کوئی مارکیٹ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں۔

ملک محمد نعیم خان: مارکیٹ تو ایک ہی شروع کی جائے گی، وہ کوئٹہ زاھدان روڈ پر ہوگی کیونکہ وہ main access ہے، ایران کے ساتھ، تو باقی ایریا میں اگر تجربہ کامیاب ہو گیا تو ضرور extend کریں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: تین سوال ہو چکے ہیں۔ خود فیصلہ کیا آپ نے کہ تین سے زیادہ نہیں کرنے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب عالی! یہ تو جو حافظ صاحب نے دوسرا سوال کیا وہ تو سوال نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: نہیں سوال تو تھا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ تو ایک سوال تھا۔ اس کا دوبارہ انہوں نے جواب دیا۔

جناب چیئرمین: اگر حافظ صاحب تسلیم کر لیں کہ وہ سوال نہیں تھا۔ تو ہم تیسرا اجازت دے دیتے ہیں۔ کیوں جی سوال تھا۔ چلیں کرلیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا کامرس کے وزیر صاحب یہ بتائیں گے اس مارکیٹ میں اور سمگلنگ میں کیا فرق ہوگا۔ یعنی ہم اس مارکیٹ میں ایران کی جو پروڈکشن ہے agriculture، وہ کس زون کا ہے جو کوئٹہ اور قلات کا ہے تو اس میں ایران کی تمام production جب آپ permit کر کے یہاں لے آئیں گے تو کیا ہماری agriculture کو یعنی ایک قسم کی سمگلنگ کو آپ نے legalise نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر فار کامرس -

ملک محمد نعیم خان: پہلے تو آف دی ریکارڈ میں یہ چیز آپ سے مذاقاً عرض کر رہا تھا.....

جناب چیئرمین: جی وہ سمجھ گئے ہیں۔

ملک محمد نعیم خان: ہم پوری کوشش کرتے ہیں سمگلنگ کو روکنے کی۔ بجا فرما رہے ہیں آپ کہ

Iranian Production of Agricultural Commodities specially fruits
کی ہم سے کافی کم ہے اور سیب خاص طور پر پیچھے ایرانی سیب درآمد ہوا پاکستان میں کوئی ڈیڑھ سال پہلے تو سو فیصد اس پر duty لگانی پڑی اور پوری کوشش کرتے ہیں ہم اپنی domestic agricultural fruit industry ہے بلوچستان کی وہ fully protected رہے۔ اس میں تاخیر جو common border market ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ anti smuggling safe- guards بالکل ممکن ہوں اور کسی ہماری صنعت کو شاید باقی حصوں میں پاکستان کے یا بلوچستان میں اس کو ایرانی سامان سے نقصان نہ پہنچے، کچھ late بھی اس لئے ہوا ہے تو anti-smuggling devices مکمل اس پر لگائیں گے اور ensure کریں گے کہ کسی قسم کی سمگلنگ نہ ہو۔

(اس موقعہ پر میر عبدالجبار نے کرسئ صدارت سنبھالی)

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب ہیروئین کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جو ہیروئن سمگل ہوتی ہے اس کے بارے میں کیا خیال ہے ؟

ملک محمد نعیم خان: کہاں ہیں رانا چندر سنگھ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی آغا صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جی چیئر نے اس دن فرمایا تھا کہ suplementary question تین تک restrict کئے گئے ہیں اور آج پھر پتہ چل رہا ہے

کہ چھ چھ، پانچ پانچ، سات سات ہو رہے ہیں یہ دوبارہ relaxation شروع ہو گئی ہے۔ ہماری knowledge میں کوئی بات نہیں آئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں ابھی چیئرمین صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تین سے زیادہ نہیں ہوں گے۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: وہ اس لئے کہ پیچھے ہمارے questions پڑے ہوئے ہیں اور ہمیں بھی فکر رہتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی اگلا سوال نمبر ۔189

*189. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to close down the Trading Corporation of Pakistan, if so, its reasons?

Malik Muhammad Naeem Khan: The phasing out of the T.C.P. is under consideration of the Government.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سپلیمنٹری۔

سید اشتیاق اظہر: سپلیمنٹری جناب میرا یہ ہے کہ یہ انہوں نے accept کیا ہے ٹریڈنگ کارپوریشن phasing out ہو رہی ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس میں کتنا عرصہ لگے گا phasing out ہونے میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب ملک محمد نعیم صاحب۔

ملک محمد نعیم خان: جناب ٹریڈنگ کارپوریشن کے پاس پہلے بہت زیادہ کام ہوا کرتا تھا پوری گورنمنٹ کے لئے import کرتی تھی اور essential commodities import کرتی تھی liberalisation کے ساتھ ساتھ اب تقریباً کام ان کے پاس نہیں رہا، بہت تھوڑی سی export کر رہے ہیں اور چند items جن کی بہت تھوڑی رقوم بنتی ہیں وہ import کر رہے ہیں تو اسے shrink کرنا ہم نے شروع کر دیا ہے اور پہلے 50 فیصد اسٹاف کو golden shake hand scheme offer کر دی ہے۔ جسے سب افسروں نے accept کر لیا ہے۔ کچھ باتیں دوسرے جونیئر سٹاف کے ساتھ ہو رہی ہیں اور وہ بھی کر لیں گے۔ اس کے بعد ابھی گورنمنٹ کے اندر debate جاری ہے لیکن اس کا 50 size فیصد سے بھی مزید اسی سال میں کم کیا جائے گا اور ایک نیوکلیس کی شکل میں اسے maintain کیا جائے گا تا کہ جب کبھی ضرورت پڑے کسی emergency operation کی تو اس کی services utilise کی جا سکتی ہیں لیکن روزمرہ کا کام اب اس کے پاس بہت کم رہ گیا ہے۔

سید اشتیاق اظہر : میں یہ پوچھنا چاہوں گا میرا original سوال یہ تھا کہ اخبارات کی خبر تھی کہ اس کو ختم کیا جا رہا ہے تو آپ کے جواب سے اندازہ ہوتا ہے کہ ختم نہیں کیا جا رہا ہے لیکن اس کو limit کیا جا رہا ہے ۔ کیا یہ تاثر صحیح ہے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی ملک نعیم صاحب۔

ملک محمد نعیم خان : جی جناب فی الحال تجویز یہی ہے کہ ایک نیوکلس maintain کیا جائے لیکن نیوکلس سے یہ مراد ہے کہ پانچ، دس ،پندرہ فیصد سٹاف، تو آدھے سٹاف کو ہم نے گولڈن ہینڈ شیک دے دی ہے باقی فیزنگ اس سال میں ہو گی پھر بعد میں کبھی گورنمنٹ total winding up کا فیصلہ کرے تو الگ بات ہے لیکن نیوکلس بھی کاغذ پر چند آدمی اور رہ جائیں گے ایک قسم کی winding up ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی شکریہ۔

Syed Abdullah Shah: Supplementary, Sir.

Mr. Presiding Officer: Yes Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir, I think the answer is not complete because it was asked whether they are going to wind up TCP (Trading Corporation of Pakistan) and also the reasons therefor. They have not mentioned the reasons for doing that.

ملک محمد نعیم خان: Reasons میں نے دے دیئے ہیں۔ میں نے یہ زبانی عرض کر دیا ہے۔ It is still under consideration. First we are saying that its operational role has dramatically shrunk, therefore, it needs to be shrunk in size to save Government and the exchequer. It will be brought down to a nucleus. So far it has been considered that a trained organization which has a certain amount of expertise should be maintained for a kind of an emergency. Later on, if a decision is taken to total winding up, we might totally wind it up also. So far, there is no such decision, the decision is to shrink it to a small nucleus.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Next question No. 190 Syed Ishtiaq Azhar Sahib.

*190. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that a large number of vehicles are awaiting clearance at Dry Ports, if so their number and the steps taken by the Government for their early clearance?

Mr. Sartaj Aziz: It is a fact that about 410 light commerical vehciles are awaiting clearance at the port of Karachi and the up-country dryports. The vehciles had not been released by the customs because the importers/owners thereof have not produced the import permits or clearance permits. It has, however, been decided that such vehicles may be released after adjudication subject to payment of 6% import licence fee and 30% redemption fine in addition to the customs duty and taxes. Instructions have accordingly been issued and it is expected that the vehicles will be cleared from the port and dryports over a short span of time.

سید اشتیاق اظہر : میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وزیر موصوف نے یہ کہا کہ 410 کے قریب light commercial vehicles جو ہیں are still awaiting for clearance at the port of Karachi. تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ اس قسم کی صورت حال جو پیدا ہو گئی ہے اس کا تدارک ہو جائے۔ clearance میں جلدی کی جائے اگر clearance نہیں ہو رہی ہے تو اس کا تدارک کیا جائے۔ میں یہ (عرض کرنا) چاہوں گا کہ تفصیلی بات چیت اور پروسیجر زیر غور ہے کہ اس قسم کی

صورت حال پیدا نہ ہونے پائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : شکریہ جی۔ جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین! جیسا کہ honourable Member کو معلوم ہو گا یہ کوئی معمول کی بات نہیں تھی یہ بہت سے لوگوں نے second hand vehicles فرضی اور fake documents پر بڑے large scale پر امپورٹ کئے تھے اور اس facility کا کافی misuse ہو رہا تھا تو حکومت نے فیصلہ کیا کہ آئندہ اگر اس طرح کے vehicles آئیں تو ان کو ضبط کر لیا جائے تو کافی vehicles کے متعلق یہ action لیا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ وفاقی محتسب کے پاس گئے اور وہاں سے فیصلہ ہوا کہ چونکہ لوگوں کو پتہ نہیں تھا کہ آپ یہ کریں گے۔ تو فی الحال جرمانہ لے کر چھوڑ دیں تو وہ instructions issue ہو گئیں کہ جو لوگ کچھ documentary proof دکھا کر import permit لے لیں تو وہ release ہو جائیں گی۔ اس کے مطابق کچھ vehicles ریلیز ہو گئیں۔ یہ 410 وہ ہیں کہ جس میں وہ بالکل import permit لے ہی نہ سکے اور پھر ہمیں congestion کا سامنا بھی تھا تو ابھی دو تین دن ہی ہوئے ہیں کہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کو بھی one time basis پر لائسنس فیس 6 فیصد اور extra fine duty تیس فیصد کے علاوہ لے کر چھوڑ دیا جائے تو اب یہ عمل ختم ہو جائے گا اور جو ہمارا معمول کا clearance ہے اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک irregular import تھی جس سے لوگوں نے misuse کر کے کیا تھا اس لئے یہ stuck up ہو گئی تھی اور یہ انشاء اللہ جلدی clear ہو جائے گی۔

جناب منظور احمد گچکی : سپلیمنٹری۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب گچکی صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس وقت کتنے Dry Ports ہیں اور مزید کتنے بنائے جا رہے ہیں اور کہاں بنائے جا رہے ہیں۔

Mr. Sartaj Aziz: It doesn't arise from this question. I need a fresh notice.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: No, it concerned with the dry ports, Sir.

اب country port لکھا ہے جی dry port نہیں لکھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی سید فصیح اقبال صاحب، جی No supplementary اگلا سوال جی اتفاق سے میرا ہے تو on my behalf

(مداخلت)

*64. **Mir Abdul Jabbar (on his behalf):** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number of sub-engineers, assistant engineers, assistant executive engineers and executive engineers working in C.D.A., with their province-wise break-up?

Ch. Amir Hussain: The requisite information is annexed.

CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY

(Directorate of Personnel)

Category of Engineers	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	FATA	A.K.	Total
Sub-Engineers	157	9	13	3	3	1	186
Asstt. Engineers	49	5	1	—	—	—	55
Asstt. Executive Engineers (Asstt. Directors in CDA)	48	15	15	3	5	1	87
Executive Engineer (DD in CDA)	20	4	19	—	—	—	43

Syed Abdullah Shah: On point of order.

Mr. Presiding Officer: Syed Abdullah Shah on a point of order.

Syed Abdullah Shah: Sir, I think rules are not clear on this. When the question stands in the name of a person who is presiding, whether we can put that question on his behalf? Because Rule 54 says: When the member is absent then the Chairman can permit another member to ask the question on his behalf. But Sir, you are present in the House. So, I do not know whether we can put the question on your behalf.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : شاہ صاحب آپ کی بات اپنی جگہ پر۔ میں کہتا ہوں کیونکہ صرف information لینی ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ information کوئی بھی ممبر دے سکتا ہے information ہے یہ صرف، سوال ہے میرا، کوئی ایسی باتت نہیں ہے information لینی ہے آپ نے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : سپلیمنٹری سر۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : ڈاکٹر ریحان صاحب سپلیمنٹری۔

ڈاکٹر محمد ریحان : سر اگر آپ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ sub-engineers کی جو posts ہیں اس میں NWFP کی 13 ہیں جبکہ آبادی کے لحاظ سے 25 ہونی چاہیئے تھیں تو میں محترم وزیر صاحب سے دریافت کروں گا کہ اس محرومی کا ازالہ کب کیا جائے گا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : کون صاحب جواب دیں گے، جناب اسدالرحمٰن صاحب۔

چوہدری اسدالرحمٰن : اصل میں جناب چیئرمین! پہلے تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو recruitment ہو چکی ہے، یہ appointments اس حکومت کے دور میں نہیں ہوئی ہیں یہ ساری پہلے کی ہیں اور دوسری یہ کہ اس سے پہلے یعنی نئی recruitment policy جو اس حکومت نے دی ہے اس سے پہلے گریڈ 1 تا 16 تک کوئی regional, provincial کوٹہ نہیں تھا، گریڈ 17 سے regional,provincial کوٹہ شروع ہوتا تھا لیکن جو نئی recruitment policy آئی ہے ، اس کے مطابق CDA نے بھی نئے CDA Service Regulation 1992 بنائے ہیں اس کے تحت گریڈ 3 سے 15 تک اور 16 تک بھی regional اور provincial quotas کر دیئے گئے ہیں اس لئے یہ جو imbalance نظر آ رہا ہے یہ چونکہ اس لئے ہے کہ sub-engineer کی جو post ہے یہ گریڈ 11 کی تھی اور اس زمانے میں اس کا regional اور provincial quota نہیں تھا یہ اب 1992ء سے شروع کیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد جو recruitment ہو گی اس میں regional اور provincial quotas کو observe کیا جائے گا۔ گریڈ 3 سے 16 تک بھی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : اس سے پہلے نہیں تھا۔ اب ہو گا۔

چوہدری اسد الرحمٰن : اب ہو گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین! بڑی عجیب بات ہے کہ یہ علاقائی کوٹہ کے بارے میں جو کہتے ہیں کہ وہ 17 سکیل پر نہیں آتا ہے لیکن یہ پنجاب کے تو ماشاء اللہ آپ ratio-wise دیکھیں تو ساری نظر وہیں کیوں ہے۔ کہیں ہم سے بھی غلطی سے اٹھا لیا کریں کیونکہ بات یہ ہے کہ آپ دیکھیں کہ انہوں نے 9 سب انجینئرز لئے ہیں سندھ سے۔ اس میں اربن اور رورل کا کوئی پتہ نہیں کہ کتنا لیا ہے، اسسٹنٹ انجینئر 5 لئے ہیں اور 15 اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر لئے ہیں اور ایگزیکٹو انجینئر 4 لئے ہیں تو تناسب کیا بنتا ہے۔ جناب چیئرمین! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس غیر متوازن عمل کو توازن میں لائیں گے ؟ کیا باقی صوبے جہاں سے انہوں نے کم تقرریاں کی ہیں اور کوٹہ کے مطابق نہیں کیں۔ کوٹہ کا جہاں خیال نہیں رکھا گیا وہاں پر کیا یہ کوئی مزید پوسٹ بڑھا کر دے دیں گے ؟

جناب پریذائڈنگ آفیسر : آپ کہتے ہیں کہ یہ imbalance ہے balance نہیں ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! کیا یہ اس imbalanceکو اسی طرح سے جاری رکھیں گے یا جو اسامیاں آئیں گی اس میں سے کچھ زیادہ تناسب نکال کر ان صوبوں کو دیں گے جن صوبوں کے لوگ یہاں پر نہیں ہیں؟

چوہدری اسد الرحمٰن : جناب والا! جہاں تک نئی ریکروٹمنٹ پالیسی کا تعلق ہے اس میں یہی کہا گیا ہے کہ جو imbalances ہیں ان کو دور کیا جائے اور جو علاقائی کوٹے کی seats ہوں وہ اگر فوری طور پر دستیاب نہیں ہیں تو ان کو meet کیا جائے۔ یہ میرے پاس نئی ریکروٹمنٹ پالیسی ہے اور اس میں یہ ہدایت کی گئی ہے۔

That provincial/regional quota if not filled will be carried forward till suitable candidates are available from the province region concerned.

No substitute recruitment will be made.

مستقبل میں اس کا خیال رکھا جائے گا اور جو imbalance ہے اس کو دور کیا جائے گا لیکن اس وقت کوئی پوسٹ خالی نہیں ہے جب ریکروٹمنٹ ہو گی تب imbalance دور کیا جائے گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : جناب والا! گزارش تو یہی ہے کہ اگر اس لسٹ کو دیکھا جائے تو 391 آدمی ہیں جو انہوں نے ریکروٹ کئے ہیں اور ان میں سے صرف بلوچستان کے 6 ہیں اور ان میں سے تین جو ہیں جس کا انہوں نے کہا کوٹہ نہیں ہے، سب انجینئرز ہیں اور 3 ہی اسسٹنٹ انجینئرز ہیں اور جناب والا! یہ جو وزیر صاحب نے ہمیں تسلی دی ہے 1985ء سے ہمیں یہ تسلی دی جاتی ہے اور یہی لوری ہے کہ جی آپ کا آئندہ کوٹہ جو ہے وہ پورا کریں گے۔ تو اب کوئی سات آٹھ سال تو ہو گئے ہیں اور اس میں الحمد للّٰہ ہماری حکومت آئی ہے۔ پچھلی ساڑھے تین سال کی بھی ہماری حکومت تھی اور اب بھی ہماری اپنی حکومت ہے تو کیا اس ایوان کے فلور پر وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ آئندہ کے لئے ہمارے جتنے بھی سروسز کیڈر ہیں اور اس میں جو deadlock ہے اور جو blockade ہے جو deficiencies ہیں وہ آئندہ کی جو پالیسی انہوں نے بتائی ہے اس پالیسی کے مطابق ہماری deficiency کو پورا کیا جائے۔

چوہدری اسدالرحمٰن : جناب چیئرمین! میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں میری بات پوری طرح واضح نہیں ہوئی۔ یہ سب انجینئر کی جو پوسٹ ہے یہ سکیل 11 کی پوسٹ ہے اور جو اسسٹنٹ انجینئر کی پوسٹ ہے وہ سکیل 16 کی ہے اور جو سی ڈی اے کی services regulations ہیں ان کے مطابق اسسٹنٹ انجینئر کی پوسٹ جو ہے وہ ریکروٹمنٹ پوسٹ نہیں ہے بلکہ سو فیصدی وہ پروموشن پوسٹ ہے۔ سب انجینئر اس پر ترقی پاتے ہیں۔ تو پہلے جیسے بلوچستان سے میرے فاضل دوست سینیٹر صاحب نے فرمایا کہ پہلے بھی ہمیں یقین دہانیاں کرائی جاتی تھیں تو پہلے جو سی ڈی اے کی ریگولیشن 1985ء کے بنے تھے اس سے پہلے تو کوئی ریگولیشنز ہی نہیں تھے سروسز کے لئے، پہلی دفعہ سروسز ریگولیشنز 1985ء میں بنائے گئے اس کے تحت سکیل 17 سے اوپر علاقائی اور صوبائی quotas applicable تھے۔

گریڈ 17 سے نیچے کوئی علاقائی اور صوبائی کوٹہ نہیں تھا اس لئے یہ imbalance ہے۔ اس کے اوپر آپ دیکھیں ایگزیکٹو انجینئر وغیرہ کی پوسٹوں میں یہ imbalance نہیں ہے کیونکہ وہاں علاقائی کوٹہ لاگو ہوتا ہے۔ اب جو موجودہ حکومت نے پالیسی بنائی ہے اس کے تحت سکیل نمبر 3 سے علاقائی اور صوبائی کوٹہ لاگو ہو گا اس لئے مستقبل میں یہ imbalance نہیں ہو گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی :. جناب چیئرمین! یہ بات بار بار اس ایوان میں ہو چکی ہے۔ آپ اس کے گواہ ہیں کہ کوٹہ کا ذکر بار بار کیا جاتا ہے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ سکیل 17 سے نیچے کوٹہ نہیں ہے۔ میں ان کو بتاؤں کہ سندھ میں ہمارے پاس پے سکیل نمبر 11 تو کیا نائب قاصد تک بھی یہاں پنجاب سے آتے ہیں اور وہاں شوگر ملوں میں جو موذن اور پیش امام ہوتے ھیں وہ بھی پنجاب سے آتے ہیں تو یہ کون سا سکیل ہوا۔ اگر جناب آپ کوٹہ کو یہاں پر observe نہیں کرتے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہاں پر سندھ کا کوٹہ جو 11.7 ہے وہ نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوٹہ آپ نہیں مانتے تو آئین کو ہم بھی نہیں مانیں گے۔

چوہدری اسدالرحمن: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی عجیب منطق ھے کہ جو چیز ہماری حکومت نے کی ہے اس کو کریڈٹ دینے کی بجائے ایسی بات کی جا رہی ہے۔ ہم نے آکر یعنی اس حکومت نے یہ کیا ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہ سب انجینیئرز جو ہیں ان کی کوئی تقرری ہمارے دور میں نہیں ہوئی۔ کیونکہ ملازمتوں کی بھرتی پر پابندی تھی۔ جب سے پابندی اٹھی ہے کوئی سب انجینیئرکی پوسٹ خالی نہیں تھی۔ میں نے تصدیق کر لی ہے، کوئی نئی بھرتی نہیں ہوئی یہ ساری ریکروٹمنٹ ھمارے دور سے پہلے کی ہے۔ اس کے لئے یہ حکومت ذمہ دار نہیں ہے اور جہاں تک اس حکومت کا تعلق ہے، اس حکومت نے آ کر سکیل 3 سے لے کر علاقائی کوٹہ کو لاگو کر دیا ہے۔ اس سے پہلے پیپلزپارٹی کی حکومت بھی رہی ہے۔ جونیجوصاحب کی حکومت بھی رہی ہے لیکن انہوں نہ سکیل 17 سے علاقائی کوٹہ لاگو کیا تھا۔ ہماری حکومت نے آکر اس وقت سکیل 3 سے علاقائی کوٹہ کو لاگو کردیا ہے۔ ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق سی ڈی اے نے اپنے سروس ریگولیشنز بنا دیئے

ہیں اور مستقبل میں اس imbalance کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

انجینیئر سید محمد **فضل** آغا: جناب والا! میں نے تو وزیر صاحب سے صرف یہ گزارش کی تھی۔ انہوں نے اس بات کو بہت مرتبہ دہرایا۔ سب انجینیئر کو اور سی ڈی اے کو اور ریکروٹمنٹ پالیسی کو گزارش صرف یہ ہے کہ ہماری شکایات یہ دور کر سکیں گے کہ نہیں کر سکیں گے جو ہمارے ساتھ پچھلے 47 سال میں ہوا ہے اور پچھلے آٹھ سال سے ہمیں یقین دہانیاں کرائی جا رہی ہیں کہ ہم آپ کی کمی کو پورا کریں گے۔ وزیر صاحب صرف اتنا فرما دیں کہ آئندہ بلوچستان کی یا باقی صوبوں کی جو services میں کمی ہے وہ پورا کریں گے۔ بس یہ ایک ہی بات فرما دیں۔

چوہدری اسدالرحمن: جناب چیئرمین! میں نے تو کہا ہے کہ نہ صرف ریکروٹمنٹ پالیسی آگئی ہے بلکہ اس کے مطابق سی ڈی اے نے سروس ریگولیشن 1992ء بھی بنا لئے ہیں اور اس کے تحت پے سکیل 3 سے لے کر اوپر تک علاقائی کوٹہ لاگو ہو گا۔

جناب منظور احمد گچکی : وزیر موصوف نے یہ کہا کہ سکیل 1 ، 2 ، 3 ، 4 جو ہے یہ observe نہیں کیا جاتا تھا اور یہ پہلے نہیں تھا، یہ ہماری حکومت نے کیا ہے۔ میرے خیال میں اگروہ جناب والا! آئین پڑھ لیں تو اس میں واضح طور پر صوبائی کوٹہ موجود ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ سکیل 1 یا 2 یا 3 یا سکیل 4 اگر فرض کر لیں سکیل 3 ہے کہ جی وہ کوٹے مین نہیں ہے تو ہمارے ہاں سکیل 3 میں پنجاب سے لوگ آئے ہوئے ہیں، ان کو واپس بلا لیں۔ وہاں پر کیوں quota observe کیا جاتا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سوال سی ڈی اے سے متعلقہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ ایک بیان دے رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : نہیں جناب یہ بیان نہیں ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا

ہوں کہ جیسا وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سکیل 3 یا سکیل 4 نہیں تھے سی ڈی اے میں جبکہ سی ڈی اے حکومت کا ایک ادارہ ہے اور وفاقی حکومت کے تحت ہے۔ ظاہر ہے کہ وفاقی حکومت میں آئین جو ہے وہ وفاقی حکومت کے تمام اداروں پر لاگو ہوتا ہے۔ اگر یہاں یہ طریقہ کار ہے کہ جی سکیل 2 اور 3 پر کوٹہ لاگو نہیں تھا تو کیا وزیر موصوف بلوچستان اور سندھ سے سکیل 2 اور سکیل 3 کے لوگ جو پنجاب سے بھیجے گئے ہیں ان کو کیا واپس لا رہے ہیں؟

جناب پریذائڈنگ آفیسر : میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب کا مفصل جواب آ چکا ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان : جناب والا! میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ ضمنی سوالات کے ضمن میں تقریریں کی جاتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ پرانی حکومت کی غلطیاں اور غلط کاریاں تھیں تو کیا اس حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ پرانی غلطیوں کو وہ صحیح کر لے۔

چوہدری اسد الرحمن : جناب والا! وہ تو کر دیا گیا ہے۔ اب تو علاقائی کوٹہ کو سکیل 3 سے لاگو کر دیا گیا ہے لیکن جناب چیئرمین! میں ایک چیز کی اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں یہاں پر اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر اور ایگزیکٹو انجینئر کی پوسٹیں ہیں۔ اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کی پوسٹیں سکیل 17 کی ہے۔ وہاں پر علاقائی کوٹہ لاگو تھا وہاں یہ کمی نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ سابقہ حکومتوں نے چونکہ سکیل 17 سے علاقائی کوٹہ لاگو کیا تھا اس لئے وہاں imbalance ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 65، میر عبدالجبار صاحب۔

*65 Mir Abdul Jabbar (on his behalf): Will the Minister

for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) The number of industrial units privatised so far indicating also the amount collected on this sale;

(b) the number of industrial workers removed from service by their new employers; and

(c) whether the production of these units have been increased on privatisation?

Mr. Sartaj Aziz: (a) 57 industrial units have been privatised and transferred to the private sector. A sum of Rs. 3,957 million has been received in cash. The remaining 60% amount (Rs.4346.31 million) will be received in instalments.

(b) No worker has been removed from service by the new owners as services of workers are guaranteed for a minimum period of 12 months after privatisation.

(c) No formal survey has so far been carried out to measure productivity of privatised industrial units. However, inform reports indicate an upward trend.

ڈاکٹر محمد ریحان : سوال کے پارٹ (الف) میں یہ بتایا گیا ہے کہ 60 فیصد

قیمت جنہوں نے یہ خریدے ہیں ان کے ذمے بقایا ہے۔ تو کیا محترم وزیر صاحب یہ بتائیں کے کہ جب تک انہوں نے ادائیگی نہیں کی ، اس مدت کے لئے کیا وہ rate of interest ادا کرتے ہیں گورنمنٹ کو۔

An honourable Member: In how many instalments the remaining 60% amount will be realized?

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : جیسا کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ بعض cases میں six monthly اقساط ہیں، بعض سالانہ ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض کیسوں میں جو اقساط ہیں وہ چھ ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ سپلیمنٹری۔

Mr. Ejaz Ali Khan Jatoi: No formal survey has so far been carried out to measure productivity of privatised industrial units. However, reports indicate an upward trend.

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سیمنٹ اور گھی کی انڈسٹریز جو پرائیوٹائز ہوئی ہیں کی بات اب ظاہر ہو چکی ہے۔ کیا ان کا performance بھی increase ہوا ہے اور اگر ہوا ہے مارکیٹ میں ان کے جو ریٹ ہیں وہ کیوں بڑھے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے جناب ہم نے چونکہ ابھی حال ہی میں یہ نجی شعبہ میں دی ہیں۔ ہم نے Advisery Cell (Expert) کی وساطت سے ایک سسٹم شروع کیا ہے کیونکہ ان یونٹس کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے، تین سال کے لئے اس میں ہمیں productivity کی information دینی ہے کہ ان کی production جو ہے وہ کیسے بڑھ رہی ہے ، اور یہ ہم نے capability کا comprehensive system اور مختلف جو ان کے performance کے پہلو ہیں، وہ ہم انشاء اللہ جیسے جیسے سال ختم ہو گا اس پر ہم جو پرائیوٹائزڈ یونٹس ہیں اس پر رپورٹس پیش کریں گے تا کہ یہ ظاہر ہو سکے کہ ہماری توقعات کے مطابق ان کو نجی شعبہ میں دینے کے بعد ان کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔

جہاں تک cement کا تعلق ہے اس میں جو ابھی ہم نے چھ ماہ کا سروے کیا ہے ان کی پیداوار میں تین فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں جو تھوڑی بہت interruption ہوئی سیلاب کیوجہ سے ہوئی، کیونکہ سیلاب کے دوران سیمنٹ کی movement نہیں تھی، سٹاک زیادہ جمع ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے نہیں کئے۔ اور اس کے بعد بعض یونٹس جو ہیں وہ بیلنس اور modernise کر رہے تھے۔ اس میں تھوڑی سی interruption ہوئی لیکن ان کی پیداوار میں کمی نہیں ہوئی۔ جو increase ہوئی تھی اس کی وجوہات مختلف ہیں، وہ اس سوال سے تو arise نہیں ہوتا لیکن میں بیان کر دیتا ہوں۔

ایک تو سیلاب کی وجہ سے construction demand بڑھی تو سیمنٹ کی ڈیمانڈ بڑھی۔ دوسرا یہ تھا کہ پہلے جو ساؤتھ میں surplus تھا، نارتھ میں deficient تھا تو گورنمنٹ cross subsidize کرتی مثلاً ذیل پاک کا جو سیمنٹ آتا تھا تو اس پر 25 - 30 روپے جو کرایہ لگتا تھا فی ٹن وہ گورنمنٹ برداشت کرتی تھی۔ وہ ختم ہونے سے وہ subsidy کم ہو گئی۔ تیسری وجہ یہ تھی کہ overall جو ڈیمانڈ ہے وہ جو نئے پلانٹس ہیں اور اسی وجہ سے کہ ہم نے چونکہ قیمت پر کنٹرول رکھا ہوا تھا تو profitablity کوئی نہیں تھی نئے پلانٹ کو expand کرنے کی۔ اس کی وجہ سے overall expansion نہیں ہو رہی تھی سوائے ایک پبلک سیکٹر سے جو آ رہا تھا۔ اب ہمیں توقع ہے کہ اگلے 12 یا 18 مہینے میں پیداوار میں

کافی اضافہ ہو گا اور قیمتیں جو ہیں stabilize ہو جائیں گی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : شکریہ جی، جناب سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : اس میں لکھا ہوا ہے کہ کوئی بھی آدمی remove نہیں کیا گیا۔ کوئی بھی ورکر remove نہیں ہوا۔ چلتن مل کوئٹہ کے آفیسرز کو نکالا گیا ہے اور ان کو ابھی dues بھی نہیں دیئے گئے۔ ان کو اس کی کوئی گارنٹی نہیں دی گئی۔ میرا خیال ہے اس بارے میں چیئرمین پرائیوٹائز کمیشن کو تار بھی آئے ہوئے ہیں اور فنانس منسٹری میں بھی تار آئے ہیں کہ وہ چلتن گھی مل ہے------

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں وضاحت کروں۔ جواب بالکل صحیح دیا گیا ہے۔ کسی بھی ورکر کو خارج نہیں کیا گیا ہے۔ اگر کوئی کیا ہے تو گولڈن شیک ہینڈ کے تحت گیا ہے۔ چلتن گھی مل کے متعلق انہوں نے جو فرمایا ہے یہ صحیح ہے کہ وہاں کچھ افسران کو فارغ کیا گیا ہے جو کہ مالک نے misconduct کی وجہ سے نکالے ہیں۔ وہ معاملہ کورٹ میں گیا ہے اور کورٹ نے وہاں سے فیصلہ کیا۔ ہائی کورٹ بلوچستان نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ معاملہ کمیشن اور وہ یونٹ بیٹھ کر حل کریں۔ ہم نے افسران کا ساتھ دیا ہے۔ کمیشن نے اس بات کا، اپنا وکیل بھیجا اور افسران کو سپورٹ کیا کہ یہ غلط طریقے سے خارج کئے جا رہے ہیں اور کمیشن ابھی اس پر قائم ہے اور اس بات کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے، اس لئے اس سوال کو یہاں نہ اٹھایا جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : اگلا سوال نمبر 66 -

*66. Mir Abdul Jabbar (on his behalf): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to set up

new province in the country?

Ch. Amir Hussain: No.

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہماری حکومت اب اس نیک کام کی طرف پیش رفت کرے گی کہ اپنے ملک کے جو صوبے ہیں ان کی linguistic اور ثقافتی بنیادوں پر re-organization کرے، جو logical اور rational بات ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت میں جو ہمارے ساتھ ایک ہی دن آزاد ہوا ہے، یہ کام پہلے سے ہو چکا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جناب وزیر صاحب۔

چوہدری اسدالرحمن: جناب چیئرمین! ابھی تک ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیرغور نہیں ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : بھئی ابھی ایسی کوئی چیز حکومت کے زیرغور نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب چیئرمین! یہ تو نیک کام ہے، اس میں کیوں دیر ہو رہی ہے۔

چوہدری اسدالرحمن : جناب چیئرمین! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ مختلف صوبے ہیں اور یہ ایک آئینی چیز ہے۔ آئین میں دی گئی ہے۔ آرٹیکل (1) میں اس کے لئے آئین میں ترمیم کرنی پڑے گی۔ اس کے لئے یہ دونوں ایوان ہی کر سکتے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب لالیکا صاحب۔

جناب میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! تقسیم ہندوستان کے وقت ہندوستان کے 11 صوبے تھے۔ اس وقت انہوں نے تنظیمی نقطہ نگاہ سے ------

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب سعید قادر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب یہ پالیسی سوال ہے، پالیسی کے اوپر سوال کے ذریعے بات نہیں کی جا سکتی۔

(مداخلت)

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جی ہاں بالکل غلط آئے ہوئے ہیں، آنا ہی نہیں چاہیئے اور نہ ہی اس پر بحث کی اجازت ہونی چاہیئے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : یہ پالیسی میٹر ہے اور آئینی مسئلہ ہے اس لئے اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

میاں عالم علی لالیکا : تمام مسائل آئینی مسائل ہیں۔ غیر آئینی مسئلہ تو کوئی نہیں ہے۔ تمام چیزیں آئین ہی میں آتی ہیں۔ آئین ہی کے ذریعے پرائیوٹائزیشن کمیشن بنتا ہے، آئین ہی کے ذریعے کارخانے بنتے ہیں -----

(مداخلت)

میاں عالم علی لالیکا : بات تو صرف اتنی ہے کہ تقسیم ہندوستان کے وقت ہندوستان کے 11 صوبے تھے -----

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر آپ اجازت دیں گے اس بات کی تو پھر اس پر بحث ہو گی۔ یہ تو نہیں ہونا چاہیئے کہ جو بولنا چاہتا ہے اس کو اجازت دے دی جائے۔ یہ غلط ہے۔ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ کیا کوئی ممبر سوالات کا جواب دے سکتا ہے۔ جس طرح جنرل صاحب نے دیا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی میں نے ان کو اجازت دی تھی۔ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر وضاحت کی اس مسئلے کی اور وہ کر سکتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب چیئرمین! کسی سوال کا جواب وزیر کو دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کسی کمیٹی کے چیئرمین ہیں یا کچھ ہوں۔ اب جتنے بھی نیشلائزیشن اور پرائیوٹائزیشن پر سوال ہوتے ہیں ان کا جواب متعلقہ وزیر کی بجائے جنرل صاحب وہاں سے دیتے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جواب نہیں تھا۔ وہ صرف وضاحت تھی۔

حافظ حسین احمد : جناب آپ رولنگ دیں کہ وہ جواب نہیں دے سکتے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جی جواب نہیں تھا وہ۔ انہوں نے صرف وضاحت کی ہے۔

حافظ حسین احمد : میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ جواب دے سکتے ہیں کہ نہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : نہیں دے سکتے ہیں جی وہ۔

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر : صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں آپ کے، سوالات بہت رہتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین! جنرل صاحب آن ریکارڈ کھڑے ہو کر پرائیوٹائزیشن کے حوالے سے وہ جب defend کرتے ہیں تو کل کیا وہ prosecution کے لئے بھی تیار ہوں گے۔

Mr. Presiding Officer: But he was not defending. He was explaining a thing.
جو کہ چلتن گھی کے بارے میں آپ کو بتا رہے تھے، انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی، نہ ہی انہوں نے کسی کا جواب دیا ہے۔ انہوں نے صرف ایک چیز کی وضاحت کی ہے۔

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین! مجھے وضاحت کرنے دیں جی۔ رول 44 کے مطابق۔

"In any question placed on the list of questions for answer is not called for etc. the question can also be addressed to a member.
یعنی ہمارے ہاں صرف وزیر سے سوال نہیں ہو سکتا۔ اس میں ہاؤس کو اجازت ہے کہ اگر

کسی ممبر سے سوال پوچھنا چاہے تو وہ بھی پوچھ سکتا ہے اور اگر ایک ممبر نے سوال پوچھا، چیئرمین نے اجازت دی تو وہ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ رول 44 کے تحت اس کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : اگلا سوال 67 جی سید محمد فضل آغا صاحب نے دریافت کیا۔

*67. Engr. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Starred Question No. 81 asked on 7-1-1993 and state the time by which the information required in the said question would be placed on the table of the House?

Mr. Sartaj Aziz: The information required in Starred Question No. 81 is that the number of officers working in overseas branches includingjoint ventures of nationalised commercial banks as on 28-12-92 is 461. The requisite details are annexed.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

انجینئر سید محمد فضل آغا : میری گزارش ہے جی سرتاج صاحب سے چونکہ تشریف رکھتے بھی ہیں۔ اس میں انہوں نے جو لسٹ ہمیں سپلائی کی اس میں 488 بندے ہیں جو اوورسیز پاکستانیز بنکوں میں کام کرتے ہیں۔ یا ان کے اٹیچڈ ڈیپارٹمنٹ میں ہیں اور اس میں اگر آپ دیکھیں جی تو نیشنل بنک کے 200 حبیب بنک میں 225 آدمی abroad میں کام کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے بلوچستان کا ایک بندہ ہے۔ اور یہ نیشنل بنک میں 83 بندے

کام کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے بلوچستان کا ایک بندہ ہے۔ اور یہ نیشنل بنک میں کام کرتے ہیں 178 جس میں ہمارے صرف دو بندے ہیں۔ تو اس طرح ٹوٹل 486 بندوں میں ہمارے صرف 5 بندے باہر ہیں۔ تو سرتاج عزیز صاحب فرمائیں گے کہ کس طرح یہ قصہ ہے۔ یہ اتنے لوگ باہر کام کرتے ہیں اور بلوچستان سے صرف پانچ بندے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : میرا خیال ہے انہوں نے چونکہ لسٹیں بہت لمبی تھیں ان کو جمع تفریق کرنے میں شاید کوئی غلطی ہو گئی۔ اور ٹوٹل 461 ہیں اور ان میں سے 14 بلوچستان کے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : 486 ہیں یہ تو میرے پاس لسٹ پڑی ہوئی ہے۔ اس میں یہ explain کریں کہ اگر ہمارے ساڑھے پانچ فیصد سے کوٹہ بھی لیا جائے تو 30 یا 40 بنتے ہیں۔ اور اگر ساڑھے تین سے لیا جائے تو بھی کوئی 35-30بندے بنتے ہیں۔ لیکن ابھی انہوں نے ہمیں بندے دیئے ہیں------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ یہ وضاحت ان کی صحیح نہیں ہے۔ ٹوٹل جو 14 ہیں جو بنکنگ میں سٹاف ہے اس تناسب سے باہر زیادہ ہیں۔ جو over all بنکوں میں بلوچستان کی نمائندگی کم ہے۔ وہ تو historical چیز ہے۔ اس کو ہم آہستہ آہستہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک فارن پوسٹنگ کا تعلق ہے۔ اس میں بلوچستان کے شیئر جو ہیں ان کے over all تناسب سے بہتر ہیں۔ اور ہم آہستہ آہستہ کوشش کر رہے ہیں کہ اور بہتر ہو۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: یہ historical facts کو کب ٹھیک کریں گے۔

جناب سرتاج عزیز: جی اب جتنے وقت میں ہو سکتا ہے- وہ کر رہے ہیں-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگلا سوال میر سہراب خان کھوسو- سوال نمبر -68

*68. Mir Sohrab Khan Khosa: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) The number of the persons recruited from December 1990 to December 1992 with province-wise details and the criterion adopted for their recruitment, indicating also the names and addresses of the persons belonging to Balochistan; and

(b) the number of commercial attaches posted abroad with their province-wise break-up and the names, grades and addresses of the persons belonging to Balochistan province?

Malik Muhammad Naeem Khan: (a) The position is as follows:-

	BPS	No. of Persons	Province
LDC	05	01	Punjab
Naib Quasid	01	01	Punjab
		02	

(b) One Economic Minister, 21 Commercial Counsellors and 7

Commercial Secretaries are posted abroad. Province-wise break-up is as follows:-

(i)	Punjab	15
(ii)	Sindh (R)	5
(iii)	Sindh (U)	2
(iv)	NWFP	6
(v)	Balochistan	---
(vi)	Azad Kashmir	1
(vii)	NA/FATA	---

میر سہراب خان کھوسو: یہ جناب منسٹر صاحب نے بھرتیاں تو نہیں کیں۔ لیکن جو وہاں پوسٹنگ ہے۔ اس میں بالکل بلوچستان کا کوئی نہیں ہے۔ کیا بلوچستان والوں میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ وہ وہاں کونسلر یا کمشنر، یا کمرشل سیکریٹریز پوسٹ ہو سکیں۔ یہ تو ہر جگہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہے۔ اگر وہاں پر کوئی کمشنر، ڈی آئی جی، ڈپٹی کمشنر ہمارے صوبے میں ریلوے میں آتا ہے تو ڈومیسائل بنا کر ایک تو وہ آ کر ان پوسٹوں پر نوکری حاصل کر لیتا ہے اور دوسری وہ ہمارے لوکل آدمی نہیں ہوتے۔ وہ دوسرے صوبوں کے ہوتے ہیں۔ ابھی انہوں نے فگرز دی ہیں کوئی کمرشل سیکرٹری یا کونسلر بالکل بلوچستان کا نہیں ہے۔ تو یہ کتنی نا انصافی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : آپ کا سوال یہ ہے کہ اس میں بلوچستان کا کوئی نہیں ہے۔

میر سہراب خان کھوسو: کوئی نہیں ہے جی یہی تو سوال ہے جی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب ملک محمد نعیم صاحب۔

ملک محمد نعیم خان : سر یہ سینئر آفیسرز کی پوسٹیں ہیں ریکروٹمنٹ نہیں ہے۔ یہ اٹھارہ، انیس اور بیس گریڈ کے مختلف ملازمین ہیں۔ اس میں کوٹہ observe نہیں کیا جاتا۔ لیکن بہرحال پھر بھی جب سلیکشن ہوتی ہے تو خیال رکھتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ ریجنل ڈسٹری بیوشن آئے۔ اس دفعہ بھی سلیکشن میں ایک بلوچستان کے آفیسر سلیکٹ ہوئے تھے جب ٹرانسفر کا ٹائم آیا تو انہوں نے جانے سے انکار کر دیا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی سپلیمنٹری گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جتنے بھی لسٹ یہاں provide کئے جاتے ہیں۔ یہ بلوچستان کا کوٹہ یا پراونشل کوٹہ تو اس میں بلوچستان کا کہیں ذکر نہیں ہوتا وہ "زیرو" ہوتا ہے۔ تو کیا بلوچستان پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ بلوچستان کو پاکستان میں کب شامل کیا جائے گا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : تو اس سوال کا اس سے کیا تعلق ہے۔ سوال سے تعلق کریں آپ۔

جناب منظور احمد گچکی : مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ بلوچستان کی کہیں بھی نمائندگی نہیں ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی جناب ملک نعیم صاحب۔

ملک محمد نعیم خان : میں نے عرض کی کہ ایک آفیسر سلیکٹ ہوئے تھے۔ یہ سلیکشن ہے۔ یہ کوٹہ پوسٹ نہیں ہے۔ آفیسرز پوسٹیں ہیں۔ میرٹ پر ان کی پوسٹنگ ہوتی ہے۔ پھر بھی ایک ہوئے تھے بلوچستان کے۔ لیکن جب ٹرانسفر ہوئی تو انہوں نے جانے سے انکار

کر دیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب صوبیدار مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب وزیر موصوف صاحب سے گزارش یہ ہے جیسا کہ ہمارے سب بھائیوں نے کہا کہ بلوچستان کیا پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ اس میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سب سے بڑی ہماری کمزوری ہے کہ ہمارے یہاں وفاق میں بلوچستان کی طرف سے کوئی آفیسر نہیں ہے۔ جو بھی وظیفے آتے ہیں میں ان سب کی details بتانا چاہتا ہوں۔ وظیفے آتے ہیں یا نوکریاں آتی ہیں۔ وہ یہاں اندر اندر سے ایڈھاک پر بھرتی ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد permanent کر دیا جاتا ہے۔ ہمارا بلوچستان کا یہاں نمائندہ نہ ہونے کی وجہ سے ہم لوگ کہاں تک مارے مارے پھرتے رہیں گے۔ یہاں ہمارے آفیسر ہونے چاہئیں۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی کہ یہاں ہمارے وفاق میں بھی جتنے بھی ایس او ہیں یا سیکریٹری ہیں اور سیکرٹریٹ میں ہمارے بلوچستان کے نمائندے ہونے چاہئیں۔ یہ سب کمزوری اس لئے ہے کہ ہمیں کچھ پتا نہیں ہوتا ہے اور منسٹر صاحبان اندر اندر یا ہمارے بیوروکریٹس جو ہیں وہ اپنے عزیز رشتہ دار کو ایڈھاک پر لے لیتے ہیں۔ یہ سب سے بڑی کمزوری ہے یہاں ہمارا کوئی آفیسر نہیں ہے۔ میں گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں یقین دلایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا سوال ہے یا آپ اپنا statement دے رہے ہیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: میں سوال کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو سوال کریں سوال کے حوالے سے آپ تو سٹیٹمنٹ دے رہے ہیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: میں یہی کہتا ہوں کہ آدمی نہ ہونے کی وجہ سے ہماری جتنی بھی نوکریاں جو ہیں ان کا پتہ نہیں چلتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انہوں نے کہا ہے کہ ایک تھا وہ بھی نہیں آیا۔ بس یہ جواب دے دیا ہے انہوں نے۔

ملک فریداللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

ملک فریداللہ خان: آج تو سارا دن بلوچستان کا مسئلہ ہی چل پڑا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کمیشن تشکیل دیا جائے۔ حکومت دیکھے کہ جو بھی بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس کو دیکھے۔ اور ختم کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وقفہ سوال ختم ہو گیا باقی جتنے بھی سوال اور جوابات ہیں وہ taken as read

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جتوئی صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب چیئرمین میری درخواست یہ ہے کہ ہم تائید کرتے ہیں ملک فریداللہ صاحب کی تجویز کی۔ سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی بنائی جائے۔ جو باقی جتنے صوبے ہیں سندھ، بلوچستان، سرحد کے جو بھی شکایات ہیں ان کے لئے وہ investigate کرے۔

†*69. Engr. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the

†Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Finance, its subordinate offices, attached departments and Corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Mr. Sartaj Aziz: The subordinate offices, attached departments and corporations under the Ministry of Finance are spread out all over the country and it has not been possible to get the information from them within the stipulated time. Hence, the reply may please be deferred till the next session.

*70. Engr. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Commerce be pleased to state the number of persons employed in grade-16 and below in the Ministry of Commerce, its subordinate offices, attached offices, and Corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Malik Muhammad Naeem Khan: The position is given below:-

	BPS	No. of persons appointed	Province
	1	2	3
Main Ministry			
LDC	5	1	Punjab
Naib-Quasid	1	1	Punjab
		2	

Attached Departments

Office of CCI&E	Nil		
Export Promotion Bureau	Nil		
Deptt. of Insurance	Nil		
Cotton Board	Nil		
Trade Marks Registry	Nil		
Corporations			
RECP, Karachi	Nil		
CEC, Karachi	Nil		
N.T.C., Islamabad	Nil		
F.T.I.P., Islamabad	Nil		
T.C.P., Karachi	Nil		
Pakistan Tobacco Board.	B-1	4	
	B-4	2	
		6	

STATE LIFE INSURANCE CORPORATION OF PAKISTAN

Grade BPS	Post	S(U)	S(R)	Punjab	Baloch-istan	NWFP	Merit	Total
16	Executive Officer	1	2	2		3		8
	Private Secretary							
	Jr. Office Asstt.	–	–	38	1		39	
	Typist	–	–	45	2	4		51
	Naib-Quasid	–	–	–	1			
	Sweeper	1		–	–			1
	Gardner	–	–	–	–			–
	Flmi Trainee	–	–	–	–		10	10
	Acturial Trainee	–	–	–	–	–	4	4
	Total:	2	2	85	3	8	14	114

*71. Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Senate Starred Question No. 79 replied on 7th January, 1993 and state:

(a) whether it is a fact that Central Board of Revenue had

sanctioned 215 posts in the cadre of AITOs in 1986; and

(b) the time by which more posts of AITOs will be created?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Yes, there were 215 sanctioned posts in the cadre of AITOs in 1986, which also included 17 posts of Wealth Tax Officers/Tax Recovery Officers.

(b) At present the requirement of AITOs is fully met. However, creation of new posts of AITOs will be considered, as and when needed.

*72. Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the government quarters in Sector G-6, Islamabad, are in dilapidated condition, if so, the steps taken by the Government for their maintenance?

Ch. Amir Hussain: Yes. The Government Houses in Sector G-6, Islamabad, require major repairs. Capital Development Authority has established 3 (three) Enquiry Offices in this Sector for attending to various kinds of complaints in respect of these houses. All these Enquiry Offices are manned by appropriate staff who carry out maintenance work within the funds allocated for the purpose.

*73 Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the steps taken by the Government to save the passengers from harrassment of the concerned officials in Green Channel scheme at Airports?

Mr. Sartaj Aziz: With the introduction of revised Customs baggage rules w.e.f. July, 1992, the scope of Customs concessions has been substantially enlarged. Green Channel facility of Custom clearance for incoming passengers continues unhindered for bulk of the passengers. The Customs checking is nominal and is carried out to discourage smuggling of baggage items in commercial quantity. The number of passengers selected for Customs checking is within 2%. Pending installation of computers at the airports, senior supervisory officers have been entrusted with the responsibility of selecting passengers for limited Customs checking. Once Computers are installed the discretion of Customs Staff in selection of passengers for Customs checking, will be eliminated.

*74. Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the break-up of amount earned from customs duty before and after the year of the introduction of Green Channel?

Mr. Sartaj Aziz: The Green Channel System was introduced at the airports w.e.f. February, 1991. The collection of customs duty

and taxes from Baggage (Accompanied and Unaccompanied) during the calendar year 1990 was Rs. 378.8 millions; whereas the collection during the calendar year 1991 was Rs. 217.2 millions. On comparison the short fall registered in the calendar year 1991 was Rs.161.6 million which is on account of the introduction of Green Channel System.

*75. **Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the details of the special incentives provided by the government for the establishment of industry in Balochistan;

(b) the extent of machinery imported under the said incentives for Balochistan during last ten years, indicating also the details of machinery imported and the proportion of the said machinery installed inside as well as that was not installed in Balochistan and out side it; and

(c) the action taken by the Government against the persons responsible in this regard, if not, the reasons thereof?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Following special incentives have been provided by the government for the establishment of industries in Balochistan:-

— except Hub Chowki Area (Set-up between December, 1990 to June, 1995).
Ref:—Clause 118C Second Schedule to the Income Tax Ordinance, 1979.

2. Approved tourism projects in whole of Balochistan — except Hub Chowki Area *w.e.f.* 1-7-1990. — 8 years
Ref:—Clause 118F of Second Schedule to the Income Tax Ordinance, 1979.

Customs

Plant and machinery, not manufactured locally, if imported for setting up a new unit, expansion or BMR of the existing units located in the province of Balochistan excluding Hub Tehsil area, is exempt from payment of whole of customs duty and sales tax. Iqra surcharge a 5% is, however, payable. Units located in Hub Industrial area are eligible for exemption of customs duty in excess of 10% and whole of sales tax on import of plant and machinery. Iqra surcharge a 5% and flood relief surcharge @ 1% is also payable.

Sales tax

Sales tax on domestic production has been exempted in respect of the units to be set up between the 1st July, 1991 and the 30th June, 1996 in the province of Balochistan except Hub for a period of 5 years.

Import Licence fee

Industries set up in Balochistan except Hub Tehsil area can import plant and machinery at a concessionary rate of licence fee @ 2%.

Subsidy in Mark-Up

3% subsidy in mark up on fiscal cost of new industrial units in Balochistan Province, excluding Hub Chowki area, is provided. This subsidy is available on the finance obtained for fixed investment including bridge financing and working capital, to the units set up during 1st July 1992 to June, 1995.

Equity fund for Balochistan

An equity fund of Rs. 30 million on revolving basis to meet equity fund requirement of industries located in Balochistan has been set up. The fund is supervised by a Managing Committee comprising representatives of Balochistan Government, RDFC and IDBP.

(b) The requisite information is spread over a period of 10 years. Pakistan Customs Department does not maintain province-wise record regarding import of machinery under consessionary regime. Due to this practical problem it is not possible to provide this information on short notice. However, efforts are being made to scrutinize available

records and information as far as possible will be provided as soon as the same is made available.

(c) -do-

*76. Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names and place of domicile of Directors working in the Islamabad Stock Exchange; and

(b) the procedure adopted for making these appointments/postings?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The names and place of domicile of Directors working in the Islamabad Stock Exchange is given below:-

S. No.	Name	Domicile
1.	Mr. Amanullah Khan	Rawalpindi
2.	Mr. Tariq Iqbal Khan	Islamabad
3.	Haji M. Yaqoob	Islamabad
4.	Mr. Osman Khalid Waheed	Rawalpindi
5.	Mr. Firozuddin A. Cassim	Karachi
6.	Dr. Parvez Hasan	Lahore
7.	Mian Habib Ullah	Rawalpindi
8.	Mian Parvez Aslam	Rawalpindi
9.	Syed Muhammad Hasan	Rawalpindi
10.	Sheikh M. Shabbir	Islamabad.

(b) Islamabad Stock Exchange is a private sector company incorporated as a public company limited by guarnatee and its Directors are elected in a general meeting by the Members. The above Directors were elected in the general meeting of the Members held on December 19, 1992.

*77. **Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the present master plan of Islamabad which was approved by CDA in 1960 was to be revised after 20 years;

(b) is it not a fact that the affectees of Islamabad are not happy with the CDA by not revising the Master Plan even after 31 years according to the present needs of its citizens; and

(c) if so, is the Government now prepared to review the Master Plan so as to provide residential plots to people, particularly small houses and to meet the needs of the retired staff in accordance with the population of Islamabad?

Ch. Amir Hussain: (a) Yes.

(b) This being a matter of opinion, no comments can be offered.

(c) The Master Plan has already been reviewed and is being submitted to the Government for approval. Adequate provision has been made to cater for the needs of the people belonging to low income strata. The Government has also instituted a housing scheme for Federal Government employees.

*78. **Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the amount spent of the construction of the Prime Minister's House at Islamabad, indicating also the expenditure incurred on its renovation during the year 1991-92; and

(b) the amounts spent on the renovation of the official residence of the Prime Minister at Murree and Nathiagali during the same fiscal year?

Ch. Amir Hussain: (a) the total expenditure incurred on construction of Prime Minister's House at Islamabad Rs. 94,374 million. No expenditure has been incurred on its renovation during the year 1991-92.

(b) There is no official residence of the Prime Minister, in

Murree and Nathiagali.

*79. **Prof. Khurhid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the balance in the Foreign currency Account and the total Foreign Currency Reserves from January, 1991 to December, 1992, with month-wise break-up; and

(b) whether the government borrows foreign exchange from the Foreign Currency Account to meet import and or debt servicing obligations, if so, the details of, borrowings made from the Foreign Exchange Account from January to December 1992, on monthly basis?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Balances held in Foreing Currency Accounts with Banks in Pakistan and liquid Foreign Exchange Reserves held by the State Bank from January, 1991 to December, 1992 are at Annex-I.

(b) The country's total Foreign Exchange Holdings comprise of the reserves held by the State Bank as well as balances held by Bank authorised to deal in Foreign Exchange. All the authorised dealers have been sanctioned limits up to which balances can be held by them abroad. All Foreign Exchange accruing on account of export of goods

from Pakistan and earnings on accounts of services are received by the Authorised Dealers' from which they meet their constituents' obligations for imports, invisible payments and debt servicing. Any balance held by an Authorised Dealer in excess of its sanctioned limit is sold to another Authorized Dealer or to the State Bank. Similarly, Authorised Dealers by U.S. dollars from the State Bank for replanishing their balances. All Foreign Exchange receipts under the Foreign Currency Accounts Scheme are sold by the Authorised Dealers to the State Bank, which in turn pays rupees equivalent to them. For meeting withdrawals from Foreign Currency Accounts they buy back the required foreign exchange from the State Bank. Thus the Foreign Exchange Reserves held by the State Bank and balances held by the Authorised Dealers present combined receipt of Foreign Exchange under Foreign Currency Account scheme, proceeds of export of goods, invisible earning and proceeds of loans less payment for imports and services withdrawals under the Foreign Currency scheme and debt servicing.

Annex-I

STATEMENT SHOWING BALANCES HELD UNDER FOREIGN CURRENCY ACCOUNTS AND FOREIGN EXCHANGE RESERVES FROM JANUARY, 1991 TO DECEMBER, 1992 MONTH-WISE

Month	Balances held under Foreign Currency Accounts Scheme (U.S. $ in Million)	Liquid Foreign Exchange Reserves (U.S. $ in Million)
January, 1991	2278.10	277.9
February, 1991	2293.30	342.1
March, 1991	2344.42	210.3

Month	Balances held under Foreign Currency Accounts Scheme (U.S. $ in Million)	Liquid Foreign Exchange Reserves (U.S. $ in Million)
April, 1991	2417.75	290.6
May, 1991	2465.80	457.6
June, 1991	2588.15	582.9
July, 1991	2664.32	4548.0
August, 1991	2783.30	520.6
September, 1991	2859.68	449.3
October, 1991	2972.52	360.0
November, 1991	3049.41	334.5
December, 1991	3071.08	434.4
January, 1992	3220.44	379.3
February, 1992	3262.25	362.6
March, 1992	3383.29	545.8
April, 1992	3422.83	608.6
May, 1992	3538.12	698.4
June, 1992	3697.27	1011.5
July, 1992	3733.10	980.6
August, 1992	3729.18	970.0
September, 1992	3742.86	946.0
October, 1992	3772.82	796.9
November, 1992	3876.66	672.9
December, 1992	3867.65	830.4

*80. Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that certain Pakistani businessmen are exporting towels and bed sheets to U.S. via third country, if so, its details; and

(b) if the answer is in affirmative then the names of such businessmen and their firms detected by the Government and action taken?

Malik Muhammad Naeem Khan: (a) In April, 1992 U.S. authorities informed Pakistan Government that bedsheets and pillow cases - items which are covered under quota restriction in terms of Bilateral Textile Agreement between Pakistan and USA - are being trans-shipped by certain Pakistani firms via third countries in violation of the terms of the agreement.

(b) Government of Pakistan requested US authorised to furnish evidence on the basis of which investigations could be made and firms found involved could be punished according to the laws of Pakistan. On the basis of information provided by US authorities Show Cause Notices were served upon suspect Pakistani firms. However, in the absence of adequate evidence, charges could not be established against the suspect firms.

Government of Pakistan has so far held three rounds of consultations with US authorities and has insisted for the production of evidence on the basis of which Pakistani firms have been suspected to be involved in trans-shipment cases. Another round of consultations between Pakistan and USA is scheduled within this month. As soon as evidence is provided by the US authorities, necessary punitive action

will be taken against the involved Pakistani firms under the domestic laws. Names and addresses of the firms found to be guilty shall be furnished to the Honourable House.

*81. Syed Faseih Iqbal: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to involve private sector in development of the Islamabad Capital Territory, if so, its details?

Ch. Amir Hussain: Yes. With a view to encourage private sector to overcome the short-fall of housing in Islamabad, entire ICT has been classified into five broad zones. Zone I is main sectoral area and development will be carried out by CDA. Zone 3 consists of Margallah Hills National Park and other designated/protected areas where no construction will be allowed except for some public buildings etc. In Zone 4, only Schemes related to farming shall be allowed and Zone 2 (West of G.T. Road and 5) (Kahuta Industrial Triangle) would be meant for housing schemes in the private sector.

A new Regulation under caption of ICT (Zonal) Regulation, 1892 has already been issued by CDA to regulate development in various zones.

*82. Syed Faseih Iqbal: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, date of appointment,

place of domicile of the members on the CDA Board?

Ch. Amir Hussain: The requisite information is annexed. Annexure

S. No.	Name and Designation	Date of appointment in C.D.A.	Place of Domicile
1.	Mr. Farid-ud-Din Ahmad, Chairman.	06-06-1991	Punjab
2.	Mr. Ahmad Waqar, FA/Member.	25-04-1990	Punjab
3.	Mr. S. Bilal Ahmed, Member (Administration).	09-04-1990	Punjab
4.	Mr. Muhammad Rafiq Ahmed, Member (Engineering).	06-05-1990	Punjab
5.	Mr. Sabir Pervaiz Chohan, Member (Planning).	11-01-1992	Punjab

*83. Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) total number of Assessees of Central Excise Duty and Sales Tax in each province during the past 3 Financial years;

(b) the total amount of Central Excise Duty and Sales Tax recovered from such Assessees in each province during the above period; and

(c) the number of cases registered in Courts in each Province for evasion of or default in payment of Central Excise Duty and Sales tax during the said period and number of persons convicted and sentenced by these courts in each

province?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The relevant information in respect of central excise duty and sales tax in each province is as under :-

Number of assessees during the financial year

	Central Excise Duty			Sales Tax		
Province	1989-90	1990-91	1991-92	1989-90	1990-91	1991-92
Punjab	1284	1482	1609	2558	3357	4305
Sind	874	836	828	1877	1822	2471
N.W.F.P.	106	131	147	126	156	171
Balochistan	40	41	40	139	144	147
Total:	2304	2490	2622	4700	5479	7094

(b)

	Central Excise duty realized during (Rs. in million)			Sales Tax collected during (Rs. in million)		
Province	1989-90	1990-91	1991-92	1989-90	1990-91	1991-92
Punjab	9422.90	10978.60	14947.87	4849.1	4438.1	5630.8
Sind	8386.30	9345.20	10394.68	2077.6	11060.0	13277.9
N.W.F.P.	3513.10	3344.10	3781.78	940.1	879.3	933.0
Balochistan	1019.10	1071.60	1209.49	706.9	630.9	956.9
Total:	22341.40	24739.50	30333.82	18573.7	17008.3	20798.6

(i) Number of cases registered in the courts for evasion of:—

	Central Excise Duty			Sales Tax		
Province	1989-90	1990-91	1991-92	1989-90	1990-91	1991-92
Punjab	Nil	Nil	19	Nil	Nil	Nil
Sind	Nil	Nil	1	Nil	Nil	Nil
N.W.F.P.	Nil	Nil	2	Nil	Nil	Nil
Balochistan	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil

(ii) Number of persons convicted and sentenced by the courts for evasion of central excise duty and sales tax during the said period = Nil

(The cases have not been decided as yet).

*84. Syed Iqbal Haider: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the separate costs in foreign exchange and local currency of each item listed below purchased for the new Prime Minister House.

(1) Chandeliers

(2) Cutlery, crockery and ashtrayes

(3) Decoration pieces including paintings

(4) Carpets?

Ch. Amir Hussain: The requisite information is given below:-

		Foreign Exchange US $	Local Currency (Rs. in million)
1.	Chandeliers	--	7.748
2.	(a) Cutlery	---	0.50
	(b) Crockery	71.196 (Rs. 1.851 million)	0.079
	(c) Ashtrayes		0.028
3.	(a) Decoration pieces	----	1.023
	(b) Paintings	----	1.265
4.	Carpets	---	9.175

*85. Transferred to the Establishment Division.

*86. **Khawaja Muhammad Asif:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Starred Question No. 151 replied on 12th November, 1991 and No. 25 replied on 18th November, 1992 and state:

(a) when concrete pavements were constructed in quarters No. 177-E to 219-E, G-6/2, Islamabad;

(b) when concerned authorities requested for provision of funds for construction of similar pavements in quarters No. 163-E to 176-E and 220-E to 291-E in the same area and the time by which funds will be provided; and

(c) the names, designations and name of the departments of the officials residing in quarters No. 177-E to 219-E?

Ch. Amir Hussain: (a) Construction of concrete pavements in these quarters was completed in March, 1991.

(b) Funds for construction of pavements in these houses were demanded during the financial year 1991-92 and 1992-93 but could not be provided. Funds will be allocated keeping in view overall financial position and priorities.

(c) List is Annexed.

Annexure

LIST OF 'E' TYPE QUARTERS FROM 177-E, G-6/2 TO 219-E, G-6/2 AND THE PARTICULARS OF OCCUPANTS ALONGWITH THEIR DEPT.

S. No.	Quarter No.	Name, designation and department	date of allotment	Remarks
1.	177-E, G-6/2.	Mr. Abdul Hafiz Mirza, Asstt. Controller General, M/o Industries (Prices & Supplies).	01-4-1980	Allotted to Mr. M. Asghar Malik, Dy. Administrator, Cab. Divn. on subject to vacation basis under MOS (H&W) orders dated 26-12-92.
2.	178-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Latif Dar, Ministry of Housing & Works.	30-3-77	—
3.	179-E, G-6/2.	Mr. Mohammad Ilyas, Assistant Director, CDA.	—	—
4.	180-E, G-6/2.	Mr. Asif Mahmood, Eco. Investigator, M/o Commerce.	21-6-82	—
5.	181-E, G-6/2.	Mrs. Rukhsana Nazir, Teacher, Islamabad College for Boys.	01-12-1980	—
6.	182-E, G-6/2.	Mr. Talib Javed Hussain, M/o Industries.	03-3-1984	—
7.	183-E, G-6/2.	Mr. Ghulam Murtaza Awan, Data Control Officer, FPSC.	03-9-1985	—
8.	184-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Ayub Khan, Asstt. Works Division.	29-9-1985	—
9.	185-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Bashir Malik, PS to Secretary, M/o Housing & Works.	14-11-1977	—
10.	186-E, G-6/2.	Mr. Abdul Hamid, PA to Political Secretary to the Prime Minister.	28-10-1989	—
11.	187-E, G-6/2.	Mrs. Batool Akhtar, Charge Nurse, F.G. Services Hospital, Ibd.	07-11-1990	—
12.	188-E, G-6/2.	Mr. Zaheer Ahmad, Asstt. M/o Education, Islamabad.	25-10-1983	—
13.	189-E, G-6/2.	Mr. Abdul Khaliq, PA to Secretary, Ministry of Interior.	17-10-1978	
14.	190-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Azam Malik, PS to Minister M/o Pet. & N.R.	08-2-1990	
15.	191-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Arshad, Steno-typist, Kashmir Affairs Division.	26-6-1986	

S. No.	Quarter No.	Name, designation and department	date of allotment	Remarks
16.	192-E, G-6/2.	Mr. Pir Bux, Research Officer, State & F.R. Division.	09-4-1986	--
17.	193-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Din, Section Officer, Works Division.	04-3-1984	–
18.	194-E, G-6/2.	Miss. Mamuna Ass, Sr. Auditor, Office of the A.G.P.R.	31-1-1989	--
19.	195-E, G-6/2.	Syed Imtiaz Hasan, Medical Officer, F.G. Services Hospital.	03-6-1987	—
20.	196-E, G-6/2.	Mr. Mahmood Ahmad, Fellow, Islamic Research Institute.	19-6-1979	--
21.	197-E, G-6/2.	Mr. R. A. Jilani, Stenographer, N.A. Sectt., Islamabad.	26-5-1964	—
22.	198-E, G-6/2.	Mr. Faheem Ahmad, Stenotypist, C.B.R., Islamabad.	26-4-1987	—
23.	199-E, G-6/2.	Mr. Khalid Umar Lodhi, Medical Officer, F.G. Services Hospital.	09-8-1992	—
24.	200-E, G-6/2.	Mr Naeemuddin Siddiqui, Librarian, N.A. Sectt.	17-10 1989	--
25.	201-E, G-6/2.	Mr. Naeem Khalid, Assistant, M/o Information & Broadcasting.	18-1-1988	--
26.	202-E, G-6/2.	Mr. Pervaiz Alam, Medical Officer, Federal Government Services Hospital	21-4-1986	—
27.	203-E, G-6/2.	Miss Nighat, Trained Teacher, Islamabad College for Boys.	--	—
28.	204-E, G-6/2.	Mr. Muzaffar Hussain Shah, PA to Addl. Secretary, M/o Foreign Affairs.	22-12-1987	--
29.	205-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Arif, Assistant, M/o Information & Broadcasting.	04-8-1982	–
30.	206-E, G-6/2.	Mr. Tayyab Javed, Research Officer, National Seed Registration Department.	10-12-1986	–
31.	207-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Mubeen Sufi, Information Officer, Dte General of ISI.	05-9-1982	—
32.	208-E, G-6/2	Flt. Lt. Jamil A. Rana, Dte of ISI.	06-7-1988	—
33.	209-E, G-6/2.	Mr. Ahmad Jan, PA to Secretary, State & F.R. Division.	28-9-1988	--
34.	210-E, G-6/2.	Mr. Sultan Nasir-ud-Din, Assistant Director, Dte of ISI	15-12-1985	--

S. No.	Quarter No.	Name, designation and department	date of allotment	Remarks
35.	211-E, G-6/2.	Mr. Rashid Moeen, Intelligence Officer, Dte of ISI.	05-11-1988	—
36.	212-E, G-6/2.	Mr. Arshad Cheema, I.O. Dte of ISI.	20-1-1983	—
37.	213-E, G-6/2.	Mr. Shariful Haq, I.O. Dte of ISI.	11-7-1983	—
38.	214-E, G-6/2.	Mr. Mazhar Maqsood, C.I.O., Dte of ISI.	24-6-1967	—
39.	215-E, G-6/2.	Mr. Muhammad Shiraz of ISI Dte.	06-6-1977	—
40.	216-E, G-6/2.	Mr. Mukhtar Ahmad Awan, Intelligence Officer, Dte of ISI.	17-11-1982	—
41.	217-E, G-6/2.	Mr. Ali Asghar Kiyani, Dte of ISI.	14-9-1970	—
42.	218-E, G-6/2.	Mr. Anwar Hussain, PA to Minister for Housing & Works.	16-11-1992	—
43.	219-E, G-6/2.	Mr. Din Mohammad, PS to Cabinet Secretary.	10-4-1974	—

*87. **Mr. Muhammad Tariq Chaudhry:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state;

(a) whether it is a fact that separate supply and distribution lines have been provided to newly constructed overhead water tanks in many houses in G-6/2 Islamabad and only one supply and distribution line has been provided to some other houses in G-6/2, Islamabad;

(b) whether different procedure adopted for different houses is in accordance with the contract approved by the competent authority; and

(c) if reply to (a) and (b) above be in the affirmative, the reasons for adopting different procedure for different houses?

Ch. Amir Hussain: (a) No.

(b) No.

(c) Question does not arise.

*88. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal

under consideration of the Government to grant Capital Allowance to the employees working in the Federal Capital, if so, its details?

Mr. Sartaj Aziz: No proposal for the grant of Capital Allowance is under consideration.

*89. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that Pakistan's foreign exchange reserves have dropped to 850 million dollars, if so, the steps taken by the Government in this regard?

Mr. Sartaj Aziz: Fluctuations in foreign exchange reserves is a normal phenomena. Our foreign exchange reserves dropped to around $850 million in October, 1992 from over $ 1,000 million on 30th June, 1992. The drop was in the wake of floods which temporarily affected our export and gave rise to increased demand for import for immediate flood relief. The reserves have again reached a level of $ 1009 million as on 18th February,1993.

The Government's economic reforms have helped increase the foreign exchange reserves by stimulating exports which are growing at around 12% despite damage caused by the floods. Compared to the same, imports are growing at around 3%. Besides liberalization of exchange regulations have encouraged considerable inflow of remittances and foreign currency deposits both from resident and non-resident

Pakistanis.

*90. **Khawaja Muhammad Asif:** Will the Minister for Commerce be pleased to state;

(a) whether it is a fact that Commercial Attache has not been posted in U.A.E., if so, its reasons; and

(b) balance of trade with U.A.E.?

Malik Muhammad Naeem Khan: (a) No. A Commercial Counsellor has been posted at Dubai, UAE.

(b) The balance of Pakistan's bilateral trade with UAE during the last few years has been as follows:-

(Value in Million US $)

Year	Exports	Imports	Balance	
1987-88	156.9	139.8	+	17.1
1988-89	190.2	97.6	+	92.6
1989-90	158.4	132.0	+	26.4
1990-91	188.1	226.1	—	18.6
1991-92	307.7	326.3	—	18.6

*91. **Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Starred Question No. 84 replied on 7th January, 1993 and state;

(a) whether it is a fact that at present one of two walk-ways

is available for influx of the sweepers while the other walk-way closed at the time of construction of wall demarcating sweepers colony and CDA Low cost houses;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to shift the sweepers from the Kachi Abadi to any other place outside the residentail areas, if so, when and if not its reasons; and

(c) when the demolished wall will be re-constructed to avoid further loss to walk way alongwith the houses No. 89 and 90, G-7/3-2?

Ch. Amir Hussain: (a) Yes.

(b) A colony of 48 houses for Sanitary Workers was constructed by CDA in early 1980s. Some katcha houses have also been constructed unauthorised around this colony. The general problem of such squatter settlements is presently being examined by a Committee constituted by the Prime Minsiter exclusively for this purpose. The dwellers of the unauthorised katcha houses will be shifted after the modalities have been worked out by the said committee.

(c) The work is expected to be taken up by the end of February, 1993 after completing necessary formalities.

*92. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of I.T.Os and A.I.T.Os sent abroad for training/courses sponsored by different international agencies from 1974-75 till to-date;

(b) the period after which I.T.Os and A.I.T.Os become eligible for promotion to grades 18 and 17 respectively; and

(c) the number of vacant posts of A.I.T.Os and the reasons for not promoting eligible Inspectors against these posts?

Mr. Sartaj Aziz: (a) 34 I.T.Os and A.I.T.Os were sent abroad for training during 1974-75 till to-date.

(b) After completion of five years service in B-17 and termination of probationary period after passing of final passing out exam, the I.T.O B-17 become eligible for promotion to B-18 subject to vacancies. The A.I.T.Os B-16 are eligible for promotion to B-17 subject to vacancies as per promotion quota.

(c) At present 3 posts of A.I.T.Os are vacant and the case of promotion against these posts is under active consideration.

*93. **Mr. Subedar Khan Mandokhel:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total amount of funds allocated for the maintenance of Parliament House and Cabinet Building during the year 1992-93 for each work; and

(b) the amount spent so far, indicating also the particulars of work done and names of the contractors to whom payments have been made?

Ch. Amir Hussain: (a) Total amount of funds allocated for the year 1992-93:-

(i) Parliament Building.	Rs. 24.347 Mlns.
(ii) Cabinet Building.	Rs. 13.130 Mlns.
(b) (i) Total amount spent on the maintenance of Parliament Building.	Rs. 14.908 Mlns.
(ii) Total amount spent on the maintenance of Cabinet Building.	Rs. 8.797 Mlns.

(iii) Details of expenditure including works done, names of contractors and pay and allowances/other charges relating to Parliament Building are at Annexure "A".

(iv) Details of expenditure including works done, names of contractors and pay and allowances/other charges relating to Cabinet Block are at Annexure "B".

(Annexures have been placed in the Senate Library)

*94. **Mr. Bashir Ahmed Matta:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the quota allocated to the N.W.F.P. out of the development funds placed at the disposal of I.D.B.P., and the quantum of actual disbursement to the province amount-wise and percentage-wise?

Mr. Sartaj Aziz: No specific quota is allocated to provinces as the projects are financed on the basis of their viability.

During the year 1991-92, 39 loans involving an amount of Rs. 396.82 million were sanctioned in N.W.F.P. This is 14% of total amount sanctioned by IDBP in 1991-92. The amount disbursed in N.W.F.P in 1991-92 (Rs. 94.89 million) was 6% of the total disbursements by IDBP.

*95. **Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names, designations and place of posting of the officers/officials of the Ministry who have completed the tenure of their posting abroad and the time by which they will be replaced; and

(b) the names of the countries in which the Trade Officers have not been posted against the vacant posts and the time by which officers will be posted there?

Malik Muhammad Naeem Khan: (a) A list of officers/officials who have completed their tenure of posting in Pakistan's Trade Offices abroad is placed at Annexure-I. The selection of staff/officials who will replace them has been completed. Their postings should materialize in the near future.

(b) The names of countries in which the Trade Officers have not been posted against the vacant posts is placed at Annexure-II. The postings of selected officers should materialize in the near future.

Annexure-I

LIST OF OFFICERS/OFFICIALS WHO HAVE COMPLETED THEIR TENURE OF POSTING IN THE PAKISTAN TRADE OFFICES ABROAD BY JANUARY, 1993

S. No.	Name	Designation	Place of posting
Officers			
1.	Mr. Maqbool M. Talpur	Commercial Counsellor	Tehran (Iran)
2.	Mr. Ashraf M. Hayat	Commercial Counsellor	Tokyo (Japan)
3.	Mr. Tariq Yousuf	Commercial Counsellor	New York (USA)
4.	Mr. Munir Ahmad	Economic Counsellor	Geneva (Switzerland)
5.	Mr. Azizur Rehman	Commercial Counsellor	Seoul (S. Korea)
6.	Mr. Nasim Qureshi	Commercial Counsellor	Washington (USA) D.C.

Officials

1.	Mr. Aurangzeb Ajmal Khan	Assistant	Budapest	(Hungary)
2.	Mr. Mohammad Ahmed	Assistant	Moscow	(Russia)
3.	Mr. Raza Khan	Assistant	Baghdad	(Iraq)
4.	Mr. Mohammad Rafiq	Assistant	Copenhagen	(Denmark)
5.	Mr. Aurangzeb	Stenographer	Geneva	(Switzerland)
6.	Mr. Abdul Razzak	Stenographer	New York	(USA)
7.	Mr. Mohammad Nawaz	Stenographer	Madrid	(Spain)
8.	Mr. Mohammad Saeed	Stenographer	Dhaka	(Bangladesh)
9.	Mr. Abdul Ghafoor	Stenographer	Rome	(Italy)
10.	Mr. M. Rashid Qureshi	Stenographer	Sydney	(Australia)
11.	Mr. M. Aslam Bhatti	Stenographer	Singapore	
12.	Mr. M. Ismail	Stenographer	Hong Kong	
13.	Mr. Mohammad Ibrahim	Stenographer	Bangkok	(Thailand)
14.	Mr. Shaukat Hayat Bhatti	Stenographer	Bonn	(Germany)
15.	Mr. Mohammad Saeed	Stenographer	Washington	(USA)
16.	Mr. Naseem Khan	Security Guard	Montreal	(Canada)
17.	Mr. Ghulam Mohammad	Security Guard	Montreal	(Canada)

Annexure-II

NAMES OF COUNTRIES WHERE POSTS OF TRADE OFFICERS ARE LYING VACANT AT PRESENT

1. China.
2. Thailand.
3. Iraq.
4. Indonesia.
5. Bangladesh.
6. Kenya.
7. India.

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رخصت کی درخواستیں۔

please, you are humbly requested to maintain order in the House.

Thank you very much.

جناب خلیل الرحمٰن ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 2 مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب مخدوم حمیدالدین صاحب نے خرابی صحت کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میر عبدالرحمن جمالی: مخدوم صاحب کو تقریباً چوتھا اجلاس ہے وہ نہیں آ رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ خرابی صحت ہے جی۔ وہ لکھا ہے۔

میر عبدالرحمن جمالی: تو پھر اللہ ان کو صحت دے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب محمد اعظم خان ہوتی سرکاری دورے پر کراچی تشریف لے گئے ہیں اس لئے مورخہ 3 اور 4 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب سید غوث علی شاہ وزیر دفاع نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر جا رہے ہیں اس لئے 4 تا 11 تاریخ تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ یہ ہوگئیں رخصت کی درخواستیں۔

PRIVILEGE MOTION

جناب پریذائنڈنگ آفیسر : تحریک استحقاق نمبر 13، جناب راجہ محمد افضل خان صاحب۔

RE: FAILURE IN SUPPLY OF ELECTRICITY

راجہ محمد افضل خان : جناب چیئرمین شکریہ- میں حالیہ وقوع پذیر خاص اہمیت کے حامل واقعہ مسئلہ جو کہ سینٹ کی دخل اندازی کا متقاضی ہے، کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے میری وساطت سے جہلم کے ایک گاؤں "کڑی" کو بجلی کی فراہمی اور پچاس غریب افراد کو بجلی کے مفت میٹر دینے کی ہدایات جاری کیں- جبکہ ایس ڈی او اور لائن سپرنٹنڈنٹ کنسٹرکشن نے فی میٹر ایک ہزار روپیہ بطور رشوت وصول کی ہے- عوام کے ساتھ وزیراعظم کی طرف سے خصوصی مہربانی جب کہ مذکورہ واپڈا اہلکاروں کی طرف سے بدعنوانی سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے- لہذا میری استدعا ہے کہ اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے-

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب وزیر برق وآب صاحب-

Jam Muhammad Yousuf: On principle I have to oppose.

Mr. Presiding Officer: You are opposing it.

: جی جناب راجہ صاحب، آپ فرمائیں گے کچھ-

جناب والا! میری تو سوچ یہ تھی کہ وزیر صاحب oppose نہیں کریں گے- جی میں عرض کرتا ہوں اس پر مختصراً- جناب والا! بات یہ ہے جی کہ اگر انہوں نے oppose کرنا ہے تو شاید اس میں یہ دلیل دیں گے کہ یہ جو پچاس میٹر ہیں یہ مفت نہیں ہیں- جناب گزارش میری یہ ہے جی کہ ان پچاس میٹروں کے لئے estimate میں رقم رکھی گئی، estimate میں نے خود دیکھا، اس میں رقم موجود تھی، اور جو on paper انہوں نے ظاہر کیا ہے وہ مفت لگائے ہیں- انہوں نے کہا کہ یہ غریب لوگوں کو ہم نے دیئے- اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فہرست جو ہے اس آدمی کو دینی چاہیئے تھی، اس رکن پارلیمنٹ کو

دی چاہیئے تھی، جس کی وضاحت سے یہ وہاں پر لگائے گئے تھے۔ اس لئے یہ جناب میرا بالکل استحقاق تھا کہ میں اس فہرست کو verify کرتا۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : میں نہایت ادب سے وزراء صاحبان سے گزارش کروں گا کہ please order in the House میں دو دفعہ پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں۔ جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد افضل خان : تو جناب میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اس کی amount جو ہے یہ اس کی estimation جب ہوئی ہے اس میں موجود ہے اور اسی estimate سے یہ میٹر لگائے گئے ہیں اور لوگوں سے جو پیسہ چارج کیا گیا ہے وہ کہیں دکھایا گیا۔ کہیں اس کی رسید نہیں کاٹی گئی ہے۔ یہ اپنی جیب میں پیسہ ڈال لیا گیا ہے اس لئے جناب یہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ تمام پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آئندہ کسی سے بھی یہ واقعہ پیش آ سکتا ہے۔ میری استدعا یہ ہے کہ یہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ بے شک کمیٹی ہی انکوائری کرے بجائے اس کے کہ یہاں اس پر بحث ہو۔ کمیٹی انکوائری کرے اگر کمیٹی سمجھتی ہے کہ یہ میرا استحقاق بنتا ہے تو ٹھیک ہے جناب تو یہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے جناب میری آپ سے یہ گزارش ہے۔ واپڈا کی کمیٹی موجود ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب جام صاحب۔

جام محمد یوسف : جی آپ ایک کمیٹی فارم کر لیں اور اس سے انکوائری کروا لیں۔
I am not opposing it Sir.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : آپ oppose نہیں کر رہے اور آپ کی اس statement کی روشنی میں اس تحریک کو in order کرتا ہوں اور استحقاق کمیٹی کو refer کرتا ہوں جی۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب آغا صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : آج بڑی خوش قسمتی کی بات کہ آدھی سے زیادہ کیبنٹ ہاؤس میں موجود ہے - لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہاؤس میں وہ ڈسپلن اور ڈیکورم کا فقدان ہے تو مہربانی کر کے ڈیکورم maintain کرنے کی کوشش کریں کہ کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کیبنٹ میٹنگ معلوم ہوتا ہے یہاں ہی شروع کر دی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : ہمارے قابل احترام وزراء صاحبان ہیں۔ میں دو دفعہ گزارش کر چکا ہوں، طالب علم نہیں ہیں ماشاء اللہ وزراء صاحبان ہیں بڑے اچھے سمجھدار لوگ ہیں، پارلیمینٹیرین ہیں خود بہتر سمجھتے ہیں جی۔

ADJOURNMENT MOTINS

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی تحریک التوا جی جناب حافظ حسین احمد صاحب نمبر 26 جی۔

حافظ حسین احمد : جناب یہ خوش قسمتی سے وزراء صاحبان آئے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی سید اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر : جناب میری ایک تحریک استحقاق تھی جو میں نے یہیں پیش کیا تھا اور طے ہوا تھا کہ وہ میرے بارے میں جو مقدمہ revive کیا گیا ہے اس کے بارے میں رپورٹ منگوائی جائے - کل اجلاس کا آخری دن ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اگر رپورٹ آ گئی ہے تو پیش کی جائے ورنہ یہ معاملہ بھی استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی میں نے سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہے، فرماتے ہیں اگر آپ agree ہوں تو کل اس کو لے آئیں گے جی، صبح لے آئیں گے، آپ اتفاق فرماتے ہیں۔

سید اشتیاق اظہر : جناب مجھے تو کوئی اختلاف نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ

مسئلہ جلد ہو جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب صبح آ جائے گا، جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

i) Re: ARREST OF SAILORS BY INDIAN SECURITY FORCES

حافظ حسین احمد : شکریہ جناب چیئرمین صاحب، میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ "جنگ" راولپنڈی 5 جنوری کے مطابق بھارتی میرین سیکورٹی فورسز نے 31 ملاحوں کو گرفتار کر کے روکا۔ اور دو ماہی گیر لانچوں میں سوار 31 افراد کو گرفتار کر کے وہ لے گئے۔ اس سے قبل بھی اس طرح کے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے جاری کارروائی کو روک کر بحث کی جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی آپ oppose کرتے ہیں جی۔

چوہدری اسدالرحمٰن : جی ہاں وزیر دفاع کی غیرموجودگی میں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب حافظ صاحب کچھ کہیں گے۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب، جہاں تک ماہی گیری کا تعلق ہے تو بین الاقوامی سطح پر جو -----

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب مہربانی کریں حافظ صاحب کا موشن ہے ان کو سنئے وہ کیا فرما رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب، میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ جہاں تک ماہی گیری کا پیشہ ہے اور یہ بیچارے بڑی مشکلات میں ماہی گیری کے جو فرائض انجام دیتے ہیں، ہر بین الاقوامی سطح پر بھی، سمندروں میں بھی وہ باقاعدہ طور پر ایک بارڈر اور سرحد ہوا کرتی ہے اور بدقسمتی سے یہ ہے کہ ہمارے ہاں مکران میں بھی اسی طرح کئی بار واقعات ہوئے ہیں۔ پچھلے سال بھی میں نے تحریک التوا دی تھی اور اس وقت بھی بھارتی سیکورٹی

فورسز جو ہیں انہوں نے ملاحوں کو گرفتار کیا- ظاہر ہے کہ جی ہماری جو فورسز ہیں اور جو اپنی سمندری حدود اور سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی لاپرواہی اور کوتاہی کی وجہ سے یہ واقعات رونما ہوتے ہیں اور اس کے بعد یہ کہ جو یہ غریب ملاح ہیں ان کو گرفتار کرتے ہیں یا افراد کو ان کی گرفتاری کے بعد ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا اور وہ دربدر پھرتے رہتے ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور مستقل حل کے لئے ضروری ہے کہ اس تحریک التوا کو منظور کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے تا کہ ساحلی علاقوں میں جو غریب ملاح اور ماہی گیر ہیں ان کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے جناب-

چوہدری اسدالرحمٰن : جناب چیئرمین! میں اس سلسلہ میں ذرا مختصر طور واقعات عرض کر دیتا ہوں- ٹیکنیکلی یہ تحریک التوا نہیں بنتی لیکن واقعات اس طرح سے ہیں کہ ایک Exclusive Zone, Economic Zone ہوتا ہے سمندر میں ہر ملک کا اپنا، وہ دوسو میل ہے ساحل سے وہ ہر ملک کا اپنا اکنامک زون Exclusive Zone ہوتا ہے- اس میں دوسرے لوگوں کو وہ نہیں آنے دیتے- اسی طرح پاکستان کا بھی زون ہے جس میں ہمارے میرین سیکورٹی ایجنسی ہے ایک جن کے پاس بوٹس وغیرہ ہیں وہ وہاں پیٹرولنگ کرتے ہیں اور اگر کسی اور ملک کی وہاں کوئی مداخلت ہو یا فشرمین آ جائے تو ہم بھی اسی طرح اپنے ملک کے قانون کے مطابق ان کو گرفتار کر لیتے ہیں اور قانونی کارروائی ہوتی ہے- تو اس طرح اگر کچھ ہمارے فشرمین تو جناب ہم نے کوشش تو کی ہے کہ اپنے جو فشرمین ہیں ان کو اطلاع دینے کے لئے وہاں پر ایک لائٹ ہاؤس بھی بنایا ہوا ہے اور اس کے علاوہ ان کو appropriate navigational aids بھی مہیا کیا جاتا ہے تا کہ وہ اپنے اکنامک زون جہاں ان کو لائسنس دیا جاتا ہے- اس سے باہر دوسرے ملک کے اکنامک زون میں نہ چلا جائے- اگر کوئی غلطی سے چلا جائے تو بعض اوقات ان کی کوسٹل گارڈز وغیرہ ان کو پکڑ لیتے ہیں تو اس طرح کا واقعہ ہمارے نوٹس میں آیا تھا کہ ہماری 2 بوٹس جو ہیں پاکستانی فشرمین کی وہ ان کو انڈین کوسٹل جو ہے، کوٹس گارڈز، انہوں نے پکڑ لیا ہے تو یہ واقعہ میرین سیکورٹی ایجنسی نے ڈیفنس منسٹری کے نوٹس میں لایا ہے اور انہوں نے ہماری فارن منسٹری کو کہا ہے اور فارن منسٹری نے پاکستان ہائی کمیشن جو ہے انڈیا میں ان کو کہا ہے کہ وہ ہندوستان کی حکومت سے اس معاملے میں رابطہ قائم کریں اور وہ ان کو کہیں کہ وہ ان کو چھوڑ دیں تو پاکستان ہائی کمیشن نے رابطہ قائم کیا ہے لیکن ابھی ہندوستان کی حکومت کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں آیا تو اس سلسلے میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ محترم سینیٹر صاحب سے کہ وہ اس کو پریس نہیں کریں- حکومت پاکستان اس کا نوٹس لے رہی ہے اور ہم اس طرح کے واقعات جیسے انہوں نے ویسے بھی فرمایا اپنے ایڈجرنمنٹ موشن میں کہ

:وتے رہتے ہیں تو اس طرح کے واقعات کبھی کبھی یہ غلطی کی وجہ سے کیونکہ وہاں یہ کوئی اس طرح کا جیسے ہمارا زمین پر، خشکی کے اوپر بارڈر ہوتا ہے اس طرح کی وہاں انڈیکشن نہیں ہوتی اس لئے جو فشرمین ہے غلطی سے ایک دوسرے زون میں چلے جاتے ہیں اور وہاں بعض اوقات اس طرح کے واقعات ہو جاتے ہیں تو حکومت کے تو یہ نوٹس میں ہے اور ہم نے فشرمین کو کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو اس معاملے میں پوری طرح educate کیا جائے کہ وہ اپنے زون سے باہر نہ جائیں تو اس لئے میں کہوں گا کہ وہ اس معاملے میں چونکہ government is cautious of this fact اور وہ کوشش کر رہی ہے کہ ہندوستان حکومت سے رابطہ قائم کیا جائے کہ ان کے بوٹس کو چھوڑ دیا جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : رابطہ کس طرح، کس لیول پر قائم کیا گیا ہے، کس لیول پر قائم کیا ہے۔

چوہدری اسدالرحمٰن : دیکھئے جی یہ تو فارن منسٹری والے ہی بتا سکتے ہیں، لیکن ہماری اطلاع کے مطابق ڈیفنس منسٹری نے فارن منسٹری کو اطلاع دی تھی۔ انہوں نے اپنا ہائی کمیشن جو ہے انڈیا میں اس کو یہ کہا ہے اور ہائی کمیشن نے ہندوستان کی حکومت سے رابطہ قائم کیا ہے ان کو چھڑانے کے لئے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : درست جناب صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب! میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ جو 300 میل ہے ہماری اطلاع کے مطابق یہ 200 میل کے اندر سے انہیں گرفتار کیا گیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ واقعہ ہے 5 جنوری سے پہلے کا اور 2 ماہ گزر چکے ہیں، اور 31 افراد جو ہیں ناں وہ گرفتار ہیں اور دشمن کے قبضے میں ہیں اور ان کے جو آگے خاندان ہیں وہ پریشان ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ واضح طور پر بتایا جائے کہ کب تک ان کی رہائی ممکن ہو سکے گی۔ تو پریس نہیں کریں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : درست، جی جناب وزیر صاحب۔

چوہدری اسدالرحمٰن : جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ بات تو اب ظاہر ہے کہ اگر وہ ہندوستان والے ان پر مقدمہ چلائیں تو وہاں عدالت میں ثابت کرنا

پڑے گا ان کو کہ وہ پاکستانی زون میں تھے یا انڈین زون میں تھے لیکن جہاں تک پاکستان کی حکومت کا تعلق ہے وہ کوشش کر رہی ہے ہندوستان کی حکومت سے روابط قائم کر کے وہ اگر غلطی سے چلے بھی گئے تھے انڈین زون میں تو غلطی سے گئے ہوں گے کیونکہ وہاں پر کوئی اس طرح کی ڈیمارکیشن نہیں ہوتی سمندر میں جس طرح خشکی پر ہوتی ہے اس لئے غلطی بھی ہو جاتی ہے تو اس لئے حکومت ہندوستان سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے کہ ان کو وہ -----

جناب پریذائڈنگ آفیسر : نہیں رابطہ آپ کا مکمل ہے اور وہ 200 میل والی بات ہے۔ اس کا کیا فرما رہے ہیں آپ، جو حافظ صاحب نے فرمایا کہ 200 میل کے اندر اس طرح پکڑی گئی ہے۔

چوہدری اسدالرحمن : جناب چیئرمین! اس سلسلے میں چونکہ انڈین کوسٹل گارڈز نے پکڑے ہیں اور اپنے 200 میل کے اندر پاکستان میرین ایجنسی پٹرولنگ کرتی ہے اور انڈین کوسٹل گارڈز ہمارے 200 میل کے علاقے کے اندر نہیں آتے ہیں، اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ کہاں سے پکڑے گئے کیونکہ ہمارا کوسٹل گارڈز جو ہے تو ہزاروں میل لمبی چیز ہوتی ہے، اس میں ہر وقت پٹرولنگ ہوتی رہتی ہے لیکن کسی ایک وقت پر کوئی واقعہ ہو سکتا ہے تو یہ بعض بارڈر لائن کیسز ہوتے ہیں جناب چیئرمین! جہاں پر ہماری اور ان کی حدیں ملتی ہیں تو ان کے نزدیک اس طرح کے واقعات ہو جاتے ہیں، کہ کبھی کوئی لوگ پکڑے جاتے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : جی ٹھیک ہی جی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : تو اس کے بعد آپ پریس تو نہیں فرمائیں گے۔

حافظ حسین احمد : نہیں پریس نہیں کریں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : مہربانی جی، اگلا جو موشن ہے 29 ، 35 ، 38 جناب سید فصیح اقبال صاحب، جناب سید اشتیاق اظہر صاحب، اور پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب! میں نے کل یہ پڑھ دیا تھا، آج آپ نے رکھا تھا کہ کانجو صاحب تشریف لائیں گے، منسٹر آف فارن افئیرز۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : تو ابھی وہ تو نہیں تشریف رکھتے، ابھی بتایا ہے سیکرٹری صاحب نے کہ وہ ان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کیونکہ وہ کہیں مصروف ہیں، کسی اہم معاملے پر تو آپ اگر بہتر سمجھیں تو اس کو پھر ڈیفر کر دیا جائے، ڈیفر کیا جاتا ہے جی۔

پروفیسر خورشید احمد : ایک ہی دن باقی ہے کل کا۔

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر : تو کل کو لائیں گے اسے دوبارہ اگر آگئے تو وہ تو بہتر ہے، ورنہ کسی اور سے گزارش کریں گے کہ وزیر صاحب -----

چوہدری اسدالرحمٰن : جناب چیئرمین! وہ چونکہ میں وضاحت کرنا چاہتا تھا، وزیر مملکت برائے امور خارجہ کی طرف سے کہ چونکہ افغانستان کے حکمران آئے ہوئے ہیں اس بات چیت میں وہ ------

جناب پریذائڈنگ آفیسر : میں نے گزارش کی نہ جی، عرض کر دیا ناں جی، تو آپ پریس نہیں کریں گے اس کو کر دیں کل کے لئے پھر------

پروفیسر خورشید احمد : ورنہ کوئی اور وزیر کرے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : بہتر ہے جناب، حافظ حسین احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد : میری تحریک التوا تھی 42 نمبر اس کو کل پڑھا گیا تھا اور اس کے بعد اور اس وقت ملک نعیم صاحب موجود نہیں تھے۔

ملک محمد نعیم خان : ابھی لے لیں جی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : ابھی آ رہی ہے جی اب آپ کی، جناب حافظ صاحب -----

(مداخلت)

یہ جو سید فصیح اقبال، اور سید اشتیاق اظہر صاحب اور پروفیسر خورشید صاحب کی جو ہے جی تحریک اس کو ڈیفر کرتے ہیں اور کل کے لئے اور 42 نمبر ہے حافظ حسین احمد صاحب کی کل آپ نے پڑھ دی تھی، میں گزارش کروں گا کہ جناب -----

حافظ حسین احمد : جی ایک گزارش ہے جی تقریباً اسی کے متعلق ہے 41 نمبر چلتن گھی ملز کے بارے میں-----

جناب پریذائڈنگ آفیسر : آپ کی ابھی 42 نمبر، پڑھیں ناں جی آپ۔

حافظ حسین احمد : جی میں 42 پڑھ لوں گا لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر ان کو بھی ان کے ساتھ رکھیں، کل بھی شیخ رشید صاحب، یہ 42 ہے جی 42 میں جی چلتن گھی ملز کے بارے میں جو ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : آپ پڑھیں ناں اس کو، یہ آپ نے پہلے پڑھ لی ہے۔

حافظ حسین احمد : یہ اب 42 پڑھوں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : آپ 42 پڑھیئے۔

(ii) Re: TERMINATION OF WORKERS OF THE TCP

حافظ حسین احمد : میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیربحث لایا جائے۔ روزنامہ "خبریں" 7 جنوری کے مطابق ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان میں گولڈن شیک ہینڈ ریٹائرمنٹ کی حکومت کی پالیسی سے انحراف کی وجہ سے کارپوریشن کے

ملازمین اور انتظامیہ میں کلی محاذ آرائی شروع ہو چکی ہے اور اب معاہدے سے انحراف کر کے صرف دو تنخواہوں پر مزدوروں کو ٹرخایا جا رہا ہے۔ اس سے مزدوروں میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہو رہی ہے، اس لئے جاری کارروائی کو روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب ملک صاحب۔

جناب ملک محمد نعیم خان : میں اسے اپوز کرتا ہوں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی اپوز فرماتے ہیں آپ۔

ملک محمد نعیم خان : میں عرض کروں یا حافظ صاحب پہلے کچھ کہیں گے۔

حافظ حسین احمد : جی آپ ہی فرمائیں، آپ کافی دنوں بعد آئے ہیں۔

ملک محمد نعیم خان : جناب یہ درست نہیں ہے کہ گورنمنٹ گولڈن شیک ہینڈ کی پالیسی سے منحرف ہو رہی ہے اور اس کو strictly follow کیا جا رہا ہے، جو گولڈن شیک ہینڈ پالیسی پرائیوٹائزیشن کمیشن نے بنائی ہے اس میں اور اس میں تھوڑا سا فرق ایسے ہے کہ اس میں 120 دن کی تنخواہ پر service year ایک آدمی نے اگر بیس سال سے لگائے ہیں تو ہر سال کے 120 دن کی تنخواہ سے گولڈن شیک ہینڈ کے طور پر دی جا رہی ہے لیکن اس میں سے چونکہ وہ صنعتیں ہیں اور یہ ٹریڈنگ ہاؤس ہے یا ایک سروس انڈسٹری کا حصہ ہے وہ صنعتیں تو اس میں سے 50 فیصد پیسے جو مالک مل کا بن رہا ہے یا جس کو پرائیوٹائزیشن کمیشن بیچ رہی ہے وہ pay کر رہا ہے اور 50 فیصد گورنمنٹ pay کر رہی ہے، تو گورنمنٹ کی liability اس میں بھی sixty days of pay per service year اور وہی ہم ٹریڈنگ کارپوریشن میں دے رہے ہیں، جو ٹی سی پی کا فنڈ ہے ٹی سی پی 100 فیصد government owned ہے تو بنیادی طور پر treasury ہی کے پیسے ہیں، ٹی سی پی کے اپنے نہیں ہیں اور خزانے میں سے جاتے ہیں اور اگر ٹی سی پی وائنڈ اپ ہو گی تو وہ واپس treasury میں ہی آئیں گے تو government اسے strictly follow کر رہی ہے اور ٹریڈنگ ہاؤز کے لئے سروسز کارپوریشن جو گورنمنٹ کی ہیں اور بے شمار ہیں ہمارے ہاں کامرس میں بھی اور بھی ہیں، ان میں سے بھی سینکڑوں شاید ہزاروں لوگ گولڈن ہینڈ شیک میں آئیں گے بقایا کارپوریشن میں سے، اسی طرح پٹرولیم میں ہیں تو یہ بھی بہت بڑی

payment ہے اور comfortable payment ہے کافی معاوضہ انہیں مل جائے گا، میرا خیال ہے ان کے ساتھ نہ تو ناانصافی ہو رہی ہے اور نہ انہیں staisfactory compensation دی جا رہی ہے اور یہ billions میں چلی جائے گی جب باقی کارپوریشن بھی اس میں شامل کریں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : صحیح، شکریہ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : شکریہ، میں گزارش کروں گا کہ مشکل یہ ہے کہ جب ہم تحریک التوا دیتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ جی وہ تو ہمارے جو کمیشن والے ہیں آپ کا ان کے ساتھ رابطہ ہے، اس طرح جو چلتن گھی مل ہے یا ان کا مسئلہ ہے، اس میں یہ ہے کہ اس میں انہوں نے خود اس وقت جب مل کو وہ حوالے کرتے ہیں اس وقت یہ وہاں کی جو لیبر یونین ہے ان کے ساتھ یہ معاہدہ کرتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ جب اپنی رقم حکومت لے لیتی ہے اس کے بعد بالکل اس معاہدے سے منحرف ہو جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس وقت جو دیکھیں جووہ وہاں بیٹھے ہیں، ملک نعیم صاحب کی توہین کر رہے ہیں وہ-----

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب چیئرمین! کیا میرا حق نہیں بنتا، کیا parliamentary system میں نہیں ہے یہ؟ یہ کیسے کہا جا رہا ہے ؟

جناب پریذائڈنگ آفیسر : آپ تشریف رکھیں، جی بیٹھیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا question کر سکتے ہیں، comments نہیں کر سکتے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :Question ہی کیا ہے اور تو کچھ نہیں۔

ملک محمد نعیم خان : پرائیوٹائزیشن کمیشن پر اگر کوئی comment کرنا ہے تو آپ الگ comment کر دیں۔ الگ Privilege motion دے لیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی آپ اپنا explanation دیں۔ تشریف رکھیں۔

ملک محمد نعیم خان : تو میں عرض کر رہا تھا کہ پرائیوٹائزیشن کمیشن 120 دن کی انہوں نے arrangement کی کہ جو disinvestment ہو گی تو 120 دن for service year کے پیسے دیئے جائیں گے۔ جو لے رہا ہے وہ دے رہا ہے گورنمنٹ کی liability 60 دن کی ہے۔ ٹی سی پی میں بھی ہم 6 دن honour کر رہے ہیں اور اس کے بالکل عین مطابق پیسے دے رہے ہیں اور کسی کے ساتھ کوئی injustice نہیں ہو رہا۔

سید اقبال حیدر : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : پہلے ان کو تو آپ کہنے دیں۔

سید اقبال حیدر : اس پر نہیں۔ یہ اصول ہے کہ جب adjournment motion کسی ایک ممبر کا ہو اور اس کا جواب منسٹر ہی دے سکتا ہے کوئی اور ممبر حکومت کی مداحی یا مداح سرا میں یا اس کو خوش کرنے میں اپنے اوپر منسٹر کے فرائض نہیں لے سکتا۔ وہ خوشامد یا مدح سرائی باہر بھی کر سکتے ہیں لیکن پارلیمنٹ کے اصولوں کے تحت چلایا جائے گا، پرائیوٹائزیشن کمیشن کے رولز کے مطابق نہیں چلایا جائے گا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : تشریف رکھیں جی اقبال حیدر صاحب۔ جی چوہدری امیر حسین صاحب۔

چوہدری امیر حسین : پتہ نہیں آج صبح سے کافی بحث و تمحیص ہو رہی ہے، میں اس پوائنٹ کو clarify کرنا چاہتا ہوں۔ سر جہاں تک adjournment motion کا تعلق ہے، سچی بات ہے کہ اس وقت بڑے ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے وہ بھی according to the rules نہیں ہے کیونکہ یہ جو سٹیج ہوتی ہے یہ ہے admissibility کی سٹیج اور admissibility پر to the point بولنا ہوتا ہے اور اس کے بعد یہاں جو بات ہوئی، اس کے بعد اگر کوئی ممبر یا چیئر یہ محسوس کرے کہ admissibility پر کوئی assistance کی ضرورت ہے تو کسی بھی ممبر کو اجازت دی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر میں گزارش کروں کہ جیسے ابھی ایک فاضل ممبر نے کہا کہ میں اس

پر کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر چیئر مناسب سمجھے تو وہ اجازت دے سکتی ہے، اس کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا اور admissibility کی سٹیج کسی بھی ممبر کو چیئر کی اجازت سے بولنے کا حق حاصل ہے۔ اس کو نہیں روکا جا سکتا۔

Mr. Presiding Officer: Thank You very much.

جناب سرتاج عزیز : میں ایک اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی، جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : حافظ حسین احمد صاحب کی دو adjournment motions تھیں۔ ایک چلتن گھی مل کے بارے میں اور ایک ٹی سی پی کے بارے میں۔ انہوں نے دونوں کو غالباً مکس کیا یا الگ کیا۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر چلتن گھی مل کی adjournment motion pending ہے تو اسے کل لیا جائے تو میں جواب دے سکتا ہوں اور ابھی جو ٹی سی پی کی موشن نمبر 42 ہے اس کا جواب اور وضاحت انہوں نے کی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب، جہاں تک ہمارے چوہدری امیر حسین صاحب کا تعلق ہے، میں کہہ رہا ہوں کہ اگر وزیر صاحب بھی یہ کہہ دیں کہ یہ تحریک التوا قواعد کے مطابق نہیں، رولز کے مطابق نہیں بنتا، تو پھر اس پر بحث کی جاتی ہے۔ جب وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب ہم نے معاہدہ کیا ہے اور معاہدے کی روسے پچاس فیصد ہم دینا چاہتے۔ جب انہوں نے اس کا اعتراف کر لیا تو پھر اس پر بات کر رہا ہوں۔

ملک محمد نعیم خان : حافظ صاحب بھی بادشاہ آدمی ہیں آپ دیکھیں ناں۔

حافظ حسین احمد : جناب یہ ہماری بڑی دراز قد شخصیت ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : حافظ صاحب وہ جو ابھی سرتاج عزیز صاحب نے فرمایا، آپ کی دوسری جو 41 نمبر تھی۔

حافظ حسین احمد : وہ تو نہیں، میں اس کے بارے میں کہتا ہوں جب ان کا معاہدہ ہے جو انہوں نے لیبر یونین والوں کے ساتھ کیا۔ اور وہ تمام پریشان ہیں یہ مجھے یقین دہانی کرا دیں کہ جو 60 فیصد ہے، 50 فیصد ہے حکومت کی جانب سے وہ کب ان کو فراہم کریں گے اور جن کے اوپر کو انہوں نے یہ بیچا ہے وہ کب ان کو فراہم کریں گے ؟ ظاہر ہے جو مزدور ہیں، ان کے پاس تو بنک بیلنس نہیں ہے وہ تو اپنے بچوں کو کس طرح پالیں؟ یہ ہمیں بتایا جائے کہ کب ان کو فراہم کریں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب ملک نعیم صاحب۔

ملک محمد نعیم خان : سر معاہدہ کون سا ہے ؟ چلتن گھی مل کی بات کر رہے ہیں یا ٹی سی پی کی بات کر رہے ہیں؟

حافظ حسین احمد : جی میں آپ کو دکھاؤں گا۔ ٹی سی پی کے بارے میں ہے۔

ملک محمد نعیم خان : اچھا ٹھیک ہے۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے بارے میں ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں۔ ایک ریفرنس چیئرمین ٹی سی پی کی طرف سے آئی تھی۔
for reconsideration of the Government of the present policy for disinvesting anything to members and staff of Trading Corporation that has been dis-agreed by the Government and rightly and justly so.
کیونکہ گورنمنٹ ان کو بالکل انصاف کے تحت پیسے دے رہی ہے جی۔ پرائیوٹائزیشن کمیشن کے پرنسپلز کے تحت۔ وہاں بھی گورنمنٹ کو sixsty days per service year پڑ رہا ہے۔ یہاں بھی ہم sixty days per service year ہی دیں گے۔ اور اس سے زیادہ ہم نہیں دیں گے۔

حافظ حسین احمد : جناب میں انصاف کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں معاہدے کی بات کر رہا ہوں جو معاہدہ ہوا ہے اس پر عملدرآمد ہو گا۔

ملک محمد نعیم خان : سر کوئی معاہدہ نہیں ہے، چیئرمین نے ایک ریفرنس بھیجی تھی وہ گورنمنٹ نے turn down کر دی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : وہ فرماتے ہیں کہ معاہدہ کوئی نہیں ہے۔

ملک محمد نعیم خان : چیئرمین ٹی سی پی نے ایک ریفرنس بھیجی تھی وہ گورنمنٹ نے turn down کر دی ہے۔

سید اقبال حیدر : یہ نوٹ کر لیا جائے کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ ہم وہ معاہدہ پروڈیوس کریں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : ٹھیک ہے۔ آپ حافظ صاحب پریس کرتے ہیں یا نہیں۔

حافظ حسین احمد : اگر یہ یقین دہانی کرا دیں کہ ------

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے۔

حافظ حسین احمد : اور تاریخ بتا دیں کہ وہ جو کہہ رہے ہیں کب تک انہیں فراہم ہوں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : ملک صاحب یقین دہانی کرا دیں۔

حافظ حسین احمد : ایک ماہ میں، دو ماہ میں کب تک آپ ان کو فراہم کر دیں گے۔

ملک نعیم خان: sixty days per service year کے پیسے ہیں، جو گورنمنٹ نے طے کئے ہیں، وہ بہت جلد ان کو فراہم کر دیں گے۔

حافظ حسین احمد : نہیں بہت جلدی کی کوئی ------

ملک محمد نعیم خان : آپ کی satisfaction کے مطابق۔ آپ خوش ہوں گے، اتنا جلدی ہو گیا۔

حافظ حسین احمد : ٹھیک ہے جی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : بس ٹھیک ہے جی۔ جی اگلا ہے 52 ، سید اقبال حیدر صاحب۔

RE: REPORTED FAKE EXPORT OF POLYESTER BY THE COLLECTOR OF CUSTOMS

Syed Iqbal Haider: Thank you, Mr. Chairman. I humbly request that ordinary business of the House may kindly be adjourned to consider the following adjournment motion of urgent nature and of public importance. It is reported in the daily "The News" Karachi, dated 25th December, 1992 that when Pakistan Customs Directorate General Training and Inspection reported to the Government, a few weeks ago, that the Collector of Customs in Quetta had last year sponsored a fake export of polyester worth Rs. 750 million and awareded export rebate to the tune of Rs. 117 million to a phony party, it was exposing only a small fraction of the export rebate fraud which gobbles up at least Rs. 1 billion from the national exchequer each year, according to an investigation by the NIU.

Rebate is a duty drawback paid by the government on exports to compensate duty, sales tax and other charges on the import of raw material.

The racket, in which the government actually loses at least Rs. 1 billion to stinkingly corrupt customs officials and phony exporters,

generates a false euphoria in government circles that country was approaching self-sufficiency as exports were rising.

The aforesaid motion raises an urgent and important issue of public interest and deserves to be discussed and admitted in the House and I hope the honourable Minister will not oppose it.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب سرتاج عزیز صاحب آپ اپوز کرتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز : جناب میں اپوز کرتا ہوں اور اگر انہوں نے بیان دے دیا ہے تو میں بھی دے دوں گا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی آپ کچھ مزید فرمانا چاہیں گے۔

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir. First of all, Sir, the facts are undenied and irrefutable. So much so that this news item has named the actual persons involved. It is not a conjecture or surmise. He has given a specific instance. The investigation by this correspondent revealed that in the mid last year the name of the Hina Garments suddenly appeared as one of the top exporters of polyester Dopattas and bed sheets both rated as the highest rebate earning item by the Custom. The investigation further revealed that Hina Garments was registered only a few weeks before. It emerges as one of the top exporters from Karachi. The queries further disclosed that the entire export operation of the Hina Garments was conducted by one Naqshbandi clearing agency. Documents showed that both Hina Garments and Naqshbandi agency were run by two brothers Yousuf Bhandi and Sohail Bhandi. This vast fake export operation was launched, a person Rashid Ahmed played the role of a go between the top Customs official in their export rebate section and the two

bhandies who allegedly prepared consignments of cotton bed sheets with cotton rugs which they have collected on dirt cheap rates from the local market. Now under these circumstances, with these specific facts which have not been denied, how can this adjournment motion be opposed. Now, I request the honourable Minister to confirm whether it is not a fact that export rebate in billions of rupees is being misappropriated and usurped illegally by the so-called foamy exporters in collaboration and in league with the Customs officials? Is it not a fact?

Mr. Presiding Officer: Yes, Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: First of all there are of course a continuous attempt to take advantage of any concession which the government provides. For example, we provide rebate of a certain percentage on export of goods to compensate for the imported and duty paid materials in a particular government; 18%, 15%, 20% people try to over invoice, many exporters try to over invoice in order to draw the higher rebate. If the rate or rebate is more than the extra amount which is remitting they can make that much extra money and we have taken a number of steps but this is not one single issue these kind of things go on. The important thing in this case is that have not only detected the particular crime but we have already challanned and sent to the courts, i.e. the Collector of Customs Quetta, the Assistant Collector Incharge, the Superintendent, the Deputy Superintendent and the Inspector. Then, the exporters have also been booked and the cases filed against them. So, in this case at lease effective action was taken to bring them to task and to that extent these cases are still pending and the rule, which is the sub rule (L) of the Rule 75 is hit that any matter which is still subjudiced should

not be brought here. At the same time we have evolved this is not something that the honourable Member is bringing to my attention. We have in the last one year adopted a number of procedures to tighten this kind of leakage. Obviously the ultimate solution lies in reducing the rates of duties for the attemptation to misuse the rabate does not arise. But in the meanwhile we have evolved procedures to fix rebates extendable rebates. We are watching those exporters whose export suddenly shows a jump as to why they are doing so. Our inspection procedures are actual good because they can export something worth half a dollar and save as worth two dollars. We have also fixed monetary limit of sanctions of rebate for different collectorates. If those limites were fixed before, this collector could not have suddenly given an actual rebate of 11 crores. So, we have taken remedial measures in this respect and no purpose will be served in discussing this particular adjournment motion. Here, this matter is under constant review. It is not one specific instances but a continuous process that is going on. This particular case is also subjudiced. So, I request you to rule it out of order.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

آپ پریس تو نہیں کریں گے

Syed Iqbal Hiader: Sir, this is just one of the instance in the report. My humble submission is that the honourable Minister has very kindly conceded that this menace is there in this country and a debate on this evil of illegal, misappropriation of export rebate could only help the government in preventing it. It will only help the government that if there is a detailed debate on the export rebate evasion and misappropriation it will only generate public opinion, public consciousness against it and I am talking of the report of the

government itself and the report is of Pakistan Customs Directorate Inspection. Their own report, let that report, which has cited a numberless cases what is the harm in discussing the government's own report in this very House through this adjournment motion. Indeed we have taken action against Hina Enterprises but I don't know in which court they have filed the case. I would also like to know the name of that court and whether those persons have been arrested or not. That is a most material thing you may institute a case knowingly fully well that the person will not be arrested, it will not serve the purpose. Secondly, this not the only case, there are, please.

بہرہ ور سعید صاحب کبھی ہمیں بھی سن لیا کریں

Mr. Presiding Officer: Time and again I am requesting you to kindly maintain order in the House. Silence please It should be like a House. It is an august House. Thank you very much Sir.

جمعہ کو دوبارہ آپ نہ کھلائیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

Syed Iqbal Haider: Now, the registration of the case is not enough. They should have been arrested also. All the cases which have been cited by the Customs Directorate Inspection report, I want to discuss that. It would only help the government, that's that, and I press my adjournment motion.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, of course there are other procedures by which these kind of things can be discussed, there is Rule 194. As far as my statement was there, it does not constitute an adjournment motion. Now, if the honourable Member thinks that the overall situation of export incentives and rebates and how they are misused should be brought in, should be discussed then a separate motion under Rule 194 can be moved. However, I would like to

submit that there is lot of debate going on in the trade circles on this subject. The exporter on the one hand is saying that the rates of rebates should not be reduced because it will discourage their incentives and their competitive advantage in the world market. At the same time the CBR keep on saying that as long as the rates of rebate are liberal, the tendency to misuse will be the same. The right balance we have already set-up a committee on this subject which is examining, under the Chairman Export Promotion Bureau, the whole system of rebate. We are in fact trying to evolve an alternative system in a statement which I have made recently that we should reduce items on which we charge duties, so that it will be much more useful if the government has given a chance try to clean-up the system and at some future stage if the Members have any useful suggestion I will be very glad to receive from the honourable Members. Anyway as the part of this whole thing but at some stage this can be discussed under Rule 194. At this stage it does not qualify as an adjournment motion.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : شکریہ۔ چونکہ یہ معاملہ عدالت میں ہے اور ان کی مفصل سٹیٹمنٹ آ گئی ہے تو میں اس تحریک کوخلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

Syed Abdullah Shah: Point of order.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی سید عبداللہ شاہ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I will request you to kindly refer to Article 68 of the Constitution. Sir, it says "restrictions on discussion in Majlis-e-Shoora or Parliament." No discussion can take place in Majlis-e-Shoora/Parliament with respect to the conduct of any judge of the Supreme Court or of High Court in the discharge of his duties. Sir, there is no provision in the Constitution that we cannot

discuss any matter which is pending in court. The rule that has been framed is that the matter which is subjudice cannot be discussed. This is in clear clash with Article 68 of the Constitution which only forbids that we cannot discuss the conduct of a judge of the High Court or the Supreme Court but we can certainly discuss anything else otherwise everything will be subjudice. If a murder is committed, if a decoity has been committed, you say the matter is subjudice, you can't discuss it; then what is the Parliament going to discuss. So, this rule is in clear cut clash with Article 68 and this requires revision.

Mr. Presiding Officer: Please Sartaj Sahib.

Mr. Sartaj Aziz: What I referred was the rules on the admissibility of adjournment motion. Rule 75 clearly says "a motion cannot be admissible unless it satisfy the following conditions namely:-

Under sub rule (L) of this rule it says,

"It shall not relate to a matter pending before any court or authority performing judicial or to quasi judicial to its function but there is a discussion for the Chairman to allow such matter being raised in the Senate as is concerned with the procedure or subject at stage of an inquiry and if he is satisfied that this will not likely to prejudice the consideration of the matter by any such court or authority." So that provision does exist. I was only referring to this as one of the argument that this particular matter is pending in the court and a general policy can be discussed in an other context.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. The decision has been given and it was your own opinion, that's all.

Syed Abdullah Shah: This is, Sir, only my suggestion that this rule requires to be revised as it clashes with the Constitutional provision.

Mr. Presiding Officer: The time of adjournment motions is, I think, over. Now item No. 3 on the agenda is ... Ch. Amir Hussain Sahib.

ELECTION OF MEMBERS TO STANDING COMMITTEES

Ch. Amir Hussain: Sir I beg to move that the Senator Hidayatullah may be elected as member of the following Standing Committees namely:-

1) Standing Committee No. 3 on Commerce

2) Standing Committee No. 9 on Interior and Narcotics Control, States and Frontier Regions.

Mr. Presiding Officer: It has been moved:

"that Senator Hidayatullah may be elected as member of the following Standing Committees namely:-

i) Standing Committee No. 3 on Commerce.

ii) Standing Committee No. 9 on Interior, Narcotics Control, States and Frontier Regions.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried.

Next Item Syed Abdullah Shah, No. 4.

THE CONSTITUTION (THIRTEENTH AMENDMENT) BILL - 1993 (INTRODUCED)

Syed Abdullah Shah: Sir, I move that leave be granted to me to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Thirteenth Amendment) Bill, 1993].

Mr. Presiding Officer: Yes, Minister for Law to make a statement.

Syed Abdullah Shah: No, Sir, first let me explain it, as I am seeking leave.

Ch. Abdul Ghafoor: If you (Syed Abdullah Shah) are not satisfied with my statement then you can, please.

Syed Abdullah Shah: But then Sir, I will answer that.

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, in this ,I want to state that it has been made clear more than once even on the day when I was winding up the speech on the Presidential Address. The Government has

prepared a Bill. The Cabinet has approved it and also certain amendments are being considered because this Bill is not only defective and incomplete as the Provincial Governments have not been included, the representation to the women in the provinces is not the part of this, we are coming up with a complete Bill.

میں پہلے بھی اس کی assurance دے چکا ہوں undertaking دے چکا ہوں- آج بھی اپنے فاضل دوست کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آرٹیکل 254 اور 106 ہے- 160 آرٹیکل کو جو صوبائی گورنمنٹ میں اور legislature میں representation دینے کے متعلق ہے وہ اس بل میں include نہیں ہے اس لئے یہ بل ممکن نہیں ہے اور یہ جو ان کی تھرڈ جنرل الیکشن ہے- میرا خیال ہے کہ میرے فاضل دوست جانتے ہیں کہ بہت پہلے سے period ختم ہو چکا ہے، ان کی اپنی گورنمنٹ کے دوران- اب اگر وہ تھوڑی دیر اور انتظار کر لیں تو انشاء اللہ

I must assure them that in the very near future we are going to table this amendment and, I think, your point of view will also be included in that Bill.

میں آپ کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں اور ہم اس بل کو بہت جلد لا رہے ہیں-

جناب پریذائڈنگ آفیسر : کیا آپ پریس کریں گے- جناب عبداللہ شاہ صاحب-

Syed Abdullah Shah: Sir, let me make my submission. Sir, the Government has been repeatedly saying that they are going to bring about a proper constitutional amendment to restore the seats of women in the various assemblies of Pakistan. So far, they have failed to move the Bill. The Private Members Bill was pending here and they went on making statements and giving assurances one after the other but with no results. Sir, they have been in Government for nearly two and a half years. The honourable Law Minister generally goes on referring to the days when Pakistan Peoples Party's Government was in power. Sir, this being a constitutional amendment, you know that my party did not have two-third majority either in the National Assembly or that big majority in the Senate. The present

rulers have got majority in both the Houses and they can easily amend the Constitution. So, I think, they are not sincere in what they are saying. Sir, by not bringing the amendment in the Constitution they are disenfranchising more than 50% population of Pakistan i.e. the women. Although a woman can contest the general election but because of the social conditions, because of their backwandness, because of their being disorganized they cannot be represented in these Houses. You can very well see, Mr. Chairman, that in this Senate which is supposed to be representing all the four provinces, we have got only one lady and same is the case with the National Assembly. Fortunately, two ladies were able to get themselves elected through general elections otherwise there is no lade in the National Assembly and same is the fate of the Provincial Assemblies in the four provinces. So, Sir, I insist because the Government assurances have not been materialised and there has been constant demand. They go on making statements, they go on giving undertakings but those are not being implemented. If my Bill is defective as the honourable Law Minister says, of course, he is more law knowing than me, he can certainly make amendments, and make it complete. But why should he keep it pending and when that great day is coming when the Government will come up with a proper Bill? Are they going to do it when these assemblies are again dissolved? I do not know? So, let us please amend this law, give the ladies' due representation. I know, Sir, that there are compulsions. They are being pressurized by certain political parties not to give rights to the women. They do not talk about it because there is a pressure or the blackmail behind it. So, I insist that I will move this Bill. The House may kindly grant me permission to move this Bill and if there are defects, this House can change it, amend it and let us pass it to give due rights to the women, more than half of the population of Pakistan. This is my

submission.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب وزیر قانون صاحب۔

چوہدری عبدالغفور : جناب میں اس میں مختصر سی گزارش مزید کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک عورتوں کے حقوق کا سوال ہے۔ نہ ہم نے پہلے اس کی مخالفت کی ہے اور جب ان کے پاس 3/2 میجارٹی نہیں تھی اس وقت بھی مخالفت نہیں کی تھی۔ بلکہ ہم نے خود offer کیا تھا کہ آپ اس بل کو لائیں نیشنل اسمبلی میں۔ یہاں جب وزیراعظم خود ایک خاتون تھیں اس وقت بھی ہم اس پر کاربند رہے کہ آپ اس بل کو لائیں، ہم اس کی حمایت کریں گے۔ اگر ہم حمایت نہیں کریں گے تو expose ہوں گے۔ آپ نے تو جرات نہیں کی کہ اس کو drop کریں، آپ کے دور میں یہ بل mature ہو گیا تھا۔ یہ period ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اپنی کوتاہیوں کو ہمارے سر نہ ڈالیں۔ لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جناب یہ بل چونکہ technically defective ہے اس لئے اس فارم میں یہ بل نہیں پاس ہو سکتا، نہیں آ سکتا۔ اور باقی صوبوں کو ہم نے consult کیا ہے۔ چونکہ صوبائی حکومت خود اس میں involve ہے۔ ان کو consult کرنے کے بعد دو تین حکومتوں کو جواب آ گئے ہیں۔ ایک حکومت کا بقایا ہے۔

The moment we receive indication from that Government ----- and we have drafted it. The Cabinet has approved it

اور اس کے ساتھ اور amendments consider کی جا رہی ہیں۔ ہم اس کو proper form میں اس ہاؤس میں لا رہے ہیں۔ اور آپ کی اطلاع کے لئے ہم خود اس میں دلچسپی لے رہے ہیں کہ 52 فیصد آبادی کو representation دی جائے۔ اور جہاں تک یہ کہنا ہم کسی perssure influence میں آ کر نہیں کر رہے۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں اور میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں۔ ایک دفعہ پھر کہ آپ اس کو press نہ کریں۔ ہم اپنا بل لا رہے ہیں اور خوشی سے کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کے لئے ایک ایسی wider interpretation اور اس کو تمام ملک کی support موجود ہے۔ آپ اس کو project کروائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے اس کو press نہ کریں اور ابھی تھوڑا انتظار کر لیں۔ ہم بل اس ہاؤس میں لا رہے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman! if the honourable Law Minister gives an assurance, undertaking that he will bring the Bill in the House in the next session?

سید مزمل شاہ : کیا وزیر قانون اس بات کی یقین دہانی کرنا چاہتے ہیں کہ اگلے اجلاس میں وہ یہ بل حکومت کی طرف سے موو کر دیں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : وہ تو کہہ رہے ہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے گا ہم لائیں گے۔ شکریہ

Syed Abdullah Shah: Sir, if the Law Minister rises in this House and gives an assurance through you to the House that the proper amending Bill will be brought in the next session then I will keep this Bill pending in the House, otherwise, I will press it and let them be exposed.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب چوہدری صاحب۔

چوہدری عبدالغفور: We are not going to be exposed. ہم تو خود بل تیار کر کے بیٹھے ہیں اس میں ایک دو ترمیم کی ضرورت ہے۔ یہ exposure خود کر چکے ہیں۔ اور اس بل کے لئے میں ان کو یقین دہانی دلاتا ہوں۔ ایک ماہ کے اندر ان کو لائیں گے۔

سید عبداللہ شاہ : اگلے اجلاس میں I mean.....

چوہدری عبدالغفور : اگلے اجلاس میں تو ممکن ہے پانچ دن بعد چھ دن بعد یا دس دن کے بعد آ سکتا ہے۔ لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس کو عید کے بعد جلدی لانے کی کوشش کریں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : شاہ صاحب وہ فرما رہے ہیں کہ عید کے بعد اس بل کو لائیں گے تو پھر اس کو ڈیفر کر دیں۔

سید عبداللہ شاہ : اس کو defer کر دیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : تو پھر چوہدری صاحب جس کو defer کرتے ہیں۔
اگلی آئٹم نمبر 6-

RESOLUTION

RE: SETTING UP A HIGH POWERED COMMISSION TO REVIEW ALL THE EXISTING LAWS PROMULGATED THROUGH ORDINANCES FOR THE LAST 15 YEARS

چوہدری عبدالغفور: جناب اس کے متعلق میری گزارش ہے کہ آئٹم نمبر 6-

Further discussion on the following resolution moved by Mr. Yahya Bakhtiar on 3rd January, 1993:

> **"This House recommends that a high powered Commission consisting of Ulema, Jurist and representatives of Women with a Judge of the Supreme Court of Pakistan as Chairman be set up to review all the existing laws promulgated through Ordinances during the last 15 years which affect the rights, living conditions and social and legal status of Pakistani women."**

اس کے متعلق بڑی detailed discussion ہو چکی تھی at the end of the debate Sir, یہ ایک کمیٹی چیئرمین صاحب کو اختیار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ایک in-House کمیٹی بنائی beyond the scope of this House یہ طے ہوا کہ یہ کمیٹی نہیں بن سکتی sufficient ulema, judges, jurists and all factions of life کے لوگ یہاں موجود ہیں اس لئے طے یہ ہوا کہ within the House یہ کمیٹی بنائی جائے اور جو جو چاہتے جن

کو اور آپ شامل کرنا چاہتے ہیں ان کو بلوا لیں گے اس طرح ultimately ہوا یہ کہ کچھ
proper representation has not been given to all the ہوگیا کہ dispute
Now, it is a کر دیا گیا، groups representing in hte Assembly postpone
futher جس پر میرا خیال ہے matter between the Chairman and the House,
discussion کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : ڈیفر کر دیتے ہیں اس کو۔ جناب ڈاکٹر ریحان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں ذرا یہ پوچھنا چاہوں گا اس میں یہ لکھا ہوا ہے جی cosisting of Ulema تو علماء کا جو میں سمجھتا ہوں علماء جمع ہے عالم کا تو پہلے تو یہ کلیئر نہیں ہے کہ عالم جو ہے وہ نیچرل سائنسز کا ہو گا، سوشل سائنسز کا ہو گا اور یہ جناب بہت ضروری ہے آخر ہم پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں جی۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر میں یہ assume کروں کہ یہ religion کا تو پھر کون سے religion کا اور religion اگر اسلام کا ہے تو پھر اس میں کون سے sect کا براہ مہربانی یہ clarification دیں یہ بہت ضروری ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : ڈاکٹر صاحب چونکہ یہ مسئلہ ڈیفر کیا جا چکا ہے، اور------

چوہدری عبدالغفور : اشتیاق صاحب سے پوچھیں یہ ڈیفر ہو چکا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : چوہدری صاحب میں عرض کرتا ہوں چونکہ مسئلہ ڈیفر ہو چکا ہے اور دوبارہ آئے گا۔ بے شک اس میں آپ بات کر لیجئے گا بعد میں۔ جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : میرا خیال یہ ہے کہ اس معاملے میں وقت بہت ضائع ہو گیا ہے چیئرمین کو authorise کیجئے جو وہ تمام پارٹیوں سے مشورہ کر کے ایک proposal لے آئے گا جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا ہے یہ زیادہ عملی چیز ہے۔ چیئرمین کو authorise کیجئے کہ وہ تمام پارٹیوں سے consult کر کے خود ایک proposal لے آئے۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Now item No, 7. Syed Iqbal Haider Sahib.

RESOLUTION RE: TAKING EFFECTIVE MEASURES TO PREVENT QUACKS FROM PRACTICING

Syed Iqbal Haider: I propse the resolution that this House recommends that the Government may take effective measures to prevent quacks, unqualified hakims and paramedics from practicing in Pakistani.

Mr. Presiding Officer: Honourable Minister for Health.

oppose کرتے ہیں آپ ان کو؟

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: I fully agree with the spirit of this resolution but if I give the explanation and make him understand he will certainly withdraw his resolution.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : وہ آپ پہلے دے لیں اگر آپ نے کوئی ایکشن لیا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب مخدوم صاحب۔

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Sir, actually at the time of independence the allopathic system of medicines was regulated by the Medical Degree Act, 1916. In order to meet inadequacies of the law, Pakistan Medical and Dental Council Degree Ordinance, 1982, was

promulgated which repealed old Medical Degree Act. Under this Ordinance conferring degrees by unauthorized persons and the use of title of doctor by any person became punishable. All the officers of the Provincial Governments were authorized to take action under this Ordinance. There was no law to regulate the homoepathic and traditional medicines in order to regulate their functionings Unani Ayouyvedic and homoepathic Practitioners Ayurvedic and Homoepathic Practitioners Act, 1965, was enacted and two Councils for Homoepathic and Tibb were established. Practice under these items is regulated by this Act.

Actually Sir, according to these Acts, we feel that still quacks and unqualified, unregistered doctors are practicing in the villages and in slum areas even in the cities. Now we have suggested a few amendments in order to regulate the practitioners and the registered doctors. So, we are making amendments in the Act of 1982 according to which no person will be authorized to practise medicine other than allowed by the PMDC. Thank you very much, Sir.

Similarly Sir, I want to mention here about the Private Medical Colleges that we have not sanctioned Private Medical Colleges, we are not allowing Private Medical Colleges and we will not recognize their degrees as such.

سید اقبال حیدر : بڑی خوشی کی بات ہے کہ جناب مخدوم صاحب نے ایسی پالیسی کا اعلان کیا لیکن عملی طور پر ایسا ہو نہیں رہا جناب چیئرمین! جس طرح سے کہ مثل مشہور ہے کہ "نیم حکیم خطرہ جان" ہے۔ یہاں دو طرح کے ہو رہے ہیں ایک تو وہ ہیں جو کہ بالکل کوالیفائیڈ ہیں ہی نہیں ایک estimate کے مطابق کوئی چالیس ہزار سے زیادہ unqualified hakims and quacks are working and earning openly with their proper dispensaries and they are giving medicines also and they

are just working with complete impunity and boldness with their big boards and chalking on the streets and roads. Sir, one are those who are not qualified at all, there is another breed which has obtained forged and fabricated certificates, they have obtained MBBS degrees or even certificate of Hikmat which is completely forged and fabricated and one such case was caught as much as in London last year. It was publicized that one doctor who was practicing there for more than ten years on the basis of a totally forged and fabricated degree. Now, these are the too menaces. The law that the honourable Minister has referred to is there already. You can't practise without proper qualification and proper certification but in practice that law is not being implemented. My suggestion is that the government may undertake total search from door to door search, they can visit each doctor, ask him where are your original certificates, where are your registration certificates, the letter of authority because you are also supposed to be registered with the Pakistan Medical Association also. They are also registered with various bodies also but if they are not registered, then a severe punishment should be prescribed by that law because they are playing with the life of the innocent people. Thousands of innocent people die at the hands of *these neem* hakeems and quack doctors and totally forged and fabricated certificates. It is a big menace in the country and they are defaming our country's name abroad also. Because they also succeed in reaching abroad and start practising on the basis of the forged and fabricated certificates.

One more point Sir, which requires consideration, I am so glad that the honourable Minister has himself declared that these so called Private Medical Colleges have no authority. Sir, it is a deception and fraud. They must be sealed. Because ordinary person on the street always feels that they must have been authorized. They can't be

allowed to play with the people's money and rob them. They are charging exorbitant fees, it is not possible to get admission in the recognized Medical Colleges so people do freely, take admission under the impression or misconception that they are legal and valid and are working with authority. If places of dispensing education are based on fraud what will happen to my country? Are they going to promote and dispense, educate fraud, misrepresentation, deception at the academic institutions, Sir. They should be completely prohibited and a clear warning should be issued through quarter page advertisement on front page of every newspaper in the country that these colleges are not authorized to give medical education and they have no right to function and if they are not registered then how can they open the college and schools without any authority and sanction. After all it is a very serious issue, it should be taken. I am so grateful and this resolution since the Minister is not opposing it and kindly in fact supporting it. I am grateful to him. I would like that this resolution be passed and the government may adopt strict measures and campaign to crush this evil of quacks *and Jaeli Hakims*. Thank you.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Actually Sir, there is no question of resolution, I have already mentioned that the government has already taken steps and so far as the Act of 1982 is concerned there is a lacuna in that Act and whatever my honourable Senator has mentioned I fully agree with him and I have already told that we are making amendments in that Act in order to provide facilities to the registered doctors and the people who are practising without any degree or without any authority or without any registration they will be punished accordingly. This is I have categorically said. The second point was about medical colleges. I have given various statements in the Senate as well as in the National Assembly and the Ministry of

Health has issued a statement in this regard that no private medical college is allowed in Pakistan and their degree will not be allowed by PMDC, they will not be authorized by PMDC and therefore, whatever they are doing either these private medical colleges or the students who are getting admissions in those colleges they are doing on their own, the government is not responsible for that because we will not give or recognize their degrees and we do not recognize the colleges.

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب چیئرمین صاحب! یہ چونکہ بڑا اہم ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہمارے ملک کے عوام کی زندگی کا تعلق ہے اور جو بڑا اہم مسئلہ ہے۔ چونکہ میرا اس کے ساتھ براہ راست تعلق بھی رہا ہے اور ہے بھی۔ تو ہم یہ محسوس کرتے ہیں کیونکہ اکثر اوقات quacks کے ہاتھوں میں یا paramedics جو انہوں نے یہاں بتایا ہوا ہے کہ جو unqualified ہیں اس سے بڑے حادثات ہوئے ہیں اور جس میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں اور یہ لوگ لوگوں کی جانوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں اور اس میں صرف اپنا فائدہ دیکھ رہے ہیں۔

میں تو یہ عرض کروں گا کہ they are trading in human misery Sir,

جناب. پہلی بات یہ ہے کہ ایک طرف کوالیفائیڈ اور دوسری طرف quack جو اقبال حیدر صاحب نے دیا ہوا ہے اس کو اگر اور Rationalize کریں تو ایک طرف qualifieds چاہے وہ ڈاکٹر ہو، حکیم ہو، جو بھی ہو اور دوسری طرف quack آدمی اور وہ quack ہوتا ہے جو کہ qualified نہیں ہوتا۔ تو جناب والا! میں نے خود یہ مشاہدہ کیا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کسی ہسپتال میں خصوصاً rural areas میں جہاں پر ڈاکٹر نہیں ہوتا اور یہ پوچھا جاتا ہے یا اگر محکمے والوں سے کوئی آدمی پوچھے کہ وہاں پر جی کون ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں پر ہم نے ایک سینئر ٹیکنیشن کو بھیجا ہوا ہے۔ جناب سینئر ٹیکنیشین کبھی بھی competent نہیں ہے کہ وہ کسی دوائی کو prescribe کرے۔ وہ تو وہ کام کرے گا جو qualified ڈاکٹر اس کو کر دے۔ تو جناب یہ اکثر اوقات حقیقت ہے اور منسٹر صاحب کو اس کا نوٹس لینا چاہئے اور مختلف صوبوں کے ساتھ بھی رابطہ کر کے کہ اگر وہ نہیں ہے

qualified ڈاکٹر تو میرے خیال میں بجائے اس کے کہ وہ paramedics یا سینئر ٹیکنیشن وہ لوگوں کو ادویات prescribe کرے اور وہ تو ایک قسم کا لوگوں کو مارنے کا بندوبست کرتا ہے۔ اس سے تو اچھا ہے کہ ان دنوں میں جب ڈاکٹر available نہیں ہوتا وہ ادارہ بند رہنا چاہیئے۔

دوسری بات جو ہے یہ حکیم صاحب ان کے متعلق۔ ٹھیک ہے حکمت جو ہے یہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے ملک اور کئی ممالک میں جو طریقہ علاج ہے۔ جو کئی زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ میں اس میں نہیں پڑنا چاہتا کہ حکمت جو ہے وہ کوئی غلط چیز ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی جیسے میڈیکل پروفیشن ہے اس کے لئے باقاعدہ کالج ہوتے ہیں، یونیورسٹیاں ہیں جو ان سے امتحان لیتی ہیں پھر ان کے کورسز ہوتے ہیں۔ ریفریشر کورسز ہوتے ہیں تو اس طرح حکیم جو ہیں ان کے لئے بھی باقاعدہ ادارے ہونے چاہیئں جہاں پر یہ تعلیم حاصل کریں اور ان کے متعلق حکومت کو علم ہونا چاہیئے کہ وہ کیا تعلیم وہاں دیتے ہیں اور مختلف اوقات میں حکومت کی طرف سے کمیٹیاں وہاں پر جا کر انسپکشن کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب میں عرض کرتا ہوں کہ آج کل زمانہ سائنس کا ہے ہر چیز کیونکہ یہ سائنس کی برکت ہے جو ہم آج دنیا میں ترقی دیکھ رہے ہیں، خوشحالی دیکھ رہے ہیں تو اس طریقے سے کہ نہیں جناب یہ میرے ساتھ کوئی خاص supper natural چیز ہے جس کی بنیاد پر میں کسی کا علاج کرتا ہوں۔ میرے خیال میں جناب نہ آپ پسند کریں گے اس طرح کی بات کو نہ یہ ہاؤس پسند کرے گا کہ لوگوں کی زندگی کے ساتھ ایسا کھیل کھیلا جائے تو یہ جو حکمت والے ادارے ہیں ان کو سائنسی بنیادوں پر لانا چاہیئے، وہ بہتر رہے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب ایک اور چیز faith healer بھی ہے، جہاں پر لوگ جاتے ہیں لوگوں کے عقائد ہوتے ہیں کہ جناب فلانی چیز جو ہے اس کے ساتھ فلاں مرض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد نہیں اس کو پنجابی یا سندھی میں کیا کہتے ہیں یعنی فلاں گاؤں میں ایک صاحب ہیں ان کے پاس یہ علاج ہے یا فلانی جگہ ایک بی بی ہے وہ یہ کرتی ہے۔ ٹھیک کرتی ہے۔ Faith healer سے انکار نہیں کیا جا سکتا اگر کسی کو اس سے نفسیاتی طور پر آرام ملتا ہے۔ لیکن وہاں پر جناب وہ کیا کرتے ہیں۔ ان کو کبھی وہ مٹی دے دیتے ہیں جی یہ کھاؤ۔ کبھی وہ کہتے ہیں کہ فلاں پتھر جو ہے وہ کھا لو۔ کبھی جناب وہ انہیں کہتے ہیں کہ گردے میں ایک پتھری ہے، آپ اس کا آپریشن نہ کروائیں۔ میرے اس دم سے یہ نکل جائے گی۔ ان باتوں کا ہمیں نوٹس لینا چاہیئے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ انسانی زندگی کے ساتھ

اس کا تعلق ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ منسٹری اس سلسلے میں جتنی جلدی priority basis پر کوئی کمیٹی بنائے، کمیشن بنائے کہ ان ساری باتوں کا جائزہ لے کر اس سلسلے میں کوئی واضح rational پالیسی اختیار کی جائے۔ شکریہ جناب۔

حافظ حسین احمد : شکریہ جناب چیئرمین صاحب! جہاں تک جناب محترم اقبال حیدر صاحب کی اس قرارداد کا تعلق ہے میں اس کی مکمل تائید کرتے ہوئے صرف یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک عطائی حکیموں کی بات ہے اس پر تو پابندی نہیں ہے اور نہ اس کے لئے کوئی قانون ہے۔ لیکن یہاں جو وزیر صحت نے فرمایا کہ ہم نے کچھ قوانین وضع کئے ہیں۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کا اطلاق خود سرکاری ہسپتالوں پر کتنے فیصد ہوتا ہے۔ اور یہ اخبارات کی فائل گواہ ہے کہ خود وزیراعظم نے جب وہ اپنے دورے کے موقع پر وہاں پہنچے۔ وہاں پر جو چپڑاسی وغیرہ تھے وہ انجکشن لگا رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی دیہی علاقے ہیں وہاں پر جو ہیلتھ یونٹس ہیں وہاں پر ڈاکٹر ہیں ہی نہیں اور جن کی تقرری ہو چکی ہے وہ وہاں پر حاضر نہیں ہوتے بلکہ وہاں کا جو نچلا عملہ ہے، ڈسپنسر وغیرہ ہیں وہ زکام سے لے کر سرطان تک اور کینسر کا علاج کرتے ہیں اور یہ تمام کے تمام محکمہ ہیلتھ کے نوٹس میں ہے۔

اس سلسلے میں جو دوسری گزارش ہے کہ بڑے بڑے ہسپتالوں میں جو رات کو آپ جا کر دیکھیں ہمارے وزیر صحت صاحب تشریف نہیں لے جاتے ہیں۔ لیکن رات کو اگر وہاں چلا جائے تو جتنے ڈاکٹر بھی ڈیوٹی پر ہیں وہ کسی کونے میں بیٹھ کر تاش سے دل بہلاتے ہیں اور جو ایمرجنسی مریض ہیں ہنگامی صورتحال ہے جس پر ان مریضوں کو بھی صرف نرسوں اور ڈسپنسروں کے حوالے کیا جاتا ہے۔ پھر اگر یہ شور مچائے تو کوئی بھی سکون اور انجیکشن اٹھا کر لگا دیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو قوانین اس وقت موجود ہیں، ان پر عمل درآمد کے لئے وزیر صحت صاحب اقدامات کریں اور اس کے ساتھ ہماری یونانی جو طب ہے۔ جیسے طب نبوی کہا جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جتنی حکومت ایلوپیتھی ادویات کے لئے اور کالجز کے لئے رقومات فراہم کرتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مقابلے میں طب یونانی جو ہے اس کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ اکا دکا ان کے چند کالجز ہیں اور ان کی بھی نہ نگرانی کی جاتی ہے نہ ان کے لئے فنڈ فراہم کئے جاتے ہیں۔

جہاں تک ڈاکٹر ریحان صاحب کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے لیکن کیا کیا جائے اگر گردے کا آپریشن کیا جائے اور بعد میں پتہ چلے جی کہ ناکارہ گردے کی بجائے

انہوں نے صحیح گردہ نکال دیا ہے، تو پھر اس کا مداوا کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر لوگ ایلوپیتھک ڈاکٹروں سے جب مایوس ہو جاتے ہیں تو پھر وہ مختلف حکیموں کے پاس جاتے ہیں۔ تو میں یہی گزارش کروں گا کہ طب یونانی کی طرف توجہ دی جائے۔

اس طرح جو چینی طریقہ علاج ہے وہ پوری دنیا میں مقبول ہو رہا ہے۔ اسی طرح ہومیوپیتھک جو طریقہ علاج ہے وہ مقبول ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی طب یونانی ہیں اور ہومیوپیتھی ہے ان کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ شکریہ۔

Syed Abdullah Shah: Sir, point of order. Sir, I don't think we are following the rules in this debate because you can not permit the honourable Minister to address the House on same resolution three or four time. Sir, the members have discussed the resolution, there is no provision for the Minister to oppose it and he can, of course, participate in the debate and then the resolution is to be put to vote.

Mr. Presiding Officer: Of course, I will put the resolution before the House.

Syed Abdullah Shah: But you have allowed the Minister to speak thrice or four time. You kindly give chance to other members.

Mr. Presiding Officer: From here you are also speaking, therfore, he has to reply and he is replying, that is all.

Syed Abdullah Shah: He can not reply. He can only give a concise reply at the end.

Mr. Presiding Officer: Any how. Syed Faseih Iqbal Sahib.

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب! میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا

ہوں کہ اس میں کوئی "کی" مسئلہ نہیں ہے اس میں اب تک جب سے پاکستان بنا ہے، آپ کے ملک میں میڈیکل کالجز کم ہیں جو لوگ اس وقت پاس ہو کر آ رہے ہیں وہ گاؤں میں نہیں جانا چاہتے ہیں جن کے ساتھ پرابلمز ہیں اور جہاں انہوں نے ہسپتال بنائے ہیں وہاں بغیر سوچے سمجھے کوئی incentive plan نہیں ہے اس سے کوئی ڈاکٹر گاؤں اور رورل ایریا میں نہیں جاتا اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ مریض ہیں وہ مختلف جگہوں پر دوڑتے ہیں جن کو تکالیف ہوتی ہیں، ہسپتال ہیں نہیں، اس لئے وہ ان لوگوں کے پاس جو ایلوپیتھی کے جعلی ڈاکٹر ہیں (ان کے پاس جاتے ہیں)۔

جہاں تک یہ یونانی حکمت کا تعلق ہے، یہ بڑا پرانا علم ہے اور اس کے جو فارغ التحصیل ہیں (کالجوں کے) وہ میرا خیال ہے کہ کبھی اس قسم کی بات نہیں کرتے ایورویدک اور کئی قسم کے پرانے قدیم اس وقت جو علاج چل رہے ہیں ان سے لوگوں کو بڑا افاقہ ہے۔ اور ہومیوپیتھی کی لوگ پریکٹس کر رہے ہیں یعنی اکثر ایسا ہوا ہے کہ بعض شہروں میں ہومیوپیتھک والے بہت سستی دوائیں دیتے ہیں اور وہ فیس بھی کم لیتے ہیں اس میں بھی افاقہ ہے۔ جہاں تک تعلق ہے ان کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ایلوپیتھک میں بھی اس وقت جتنے آپ کے میل نرس ہیں ڈاکٹر بن گئے ہیں اور آپ بڑے ہسپتالوں میں بھی جائیں، شہروں میں جہاں انجکشن وغیرہ جیسے ہمارے حافظ صاحب نے فرمایا کہ وہ وہی لوگ کرتے ہیں جو ڈاکٹر نہیں ہوتے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت نے کبھی بھی صحت کی طرف سنجیدگی سے توجہ نہیں دی اور یہ صرف ڈیپارٹمنٹ کو پھیلاتے گئے اب جتنے بڑے سنٹرل ہاسپٹل ہیں۔ آپ اسلام آباد کے دو ہسپتالوں کو چھوڑ دیں اور راولپنڈی میں بھی ہاسپٹل ہیں۔ آپ دیکھیے کہ کوئی اٹنڈنٹ کرنے والا رات کو ڈاکٹر نہیں ملے گا، expert نہیں ملے گا۔ اور ایکسپرٹ تو ہمیشہ اپنے گھروں میں ملیں گے تاکہ آپ اس کو اپنے گھروں پر جا کر فیس ادا کریں۔ تو میں (کہوں گا) کہ اس سلسلے میں یہ بڑی ہاؤس کے لئے اچھی تجویز ہے اقبال حیدر صاحب کی کہ اس سلسلے میں حکومت کوئی قانون بنائے لیکن ان تمام حکیموں کو جو سند یافتہ ہوں، جو دوسرے ذرائع استعمال کر رہے ہوں جڑی بوٹیوں والے ان کو بھی لائسنس دیں اور میرا خیال کہ ابھی تک اس ملک میں ایسے رواج نہیں ہیں۔ آپ کے پڑوسی ملک میں دیکھیں، وہاں یہ پرانے قدیم رواج ہیں اور وہ زیادہ بہتر طور پر چل رہے ہیں، سستے بھی ہیں۔

جہاں تک آپریشن کا تعلق ہے اکثر ایسا ہوا ہے کہ ہمارے اپنے بلوچستان کا جو کیپیٹل ہے کوئٹہ، وہاں کوئی بھی آپریشن خواہ، آج تک یعنی 75 آپریشن میں سے 5 کامیاب ہیں 70 کامیاب نہیں ہیں اور آپ کو خود علم ہوگا کہ ہمارے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں آپریشن

کے پورے سامان نہیں ہیں تو بہرحال لوگ کراچی یا لاہور جاتے ہیں وہاں ہے congestion تو بہتر یہ ہے کہ اپنے ہسپتالوں کو تمام آلات اور equipment سے لیس کریں اور ڈاکٹروں کو کچھ incentive دیں۔ رورل کے لئے اگر یہ پالیسی بناتے ہیں تو پھر پاکستان میں جتنے ڈاکٹر بے روزگار ہیں وہ کوئی بے روزگار نہیں ہو گا۔ سب شہر میں رہنا چاہتے ہیں تو میری تجویز یہ ہے کہ یہاں وہ پابندی لگائیں ان غیر سند یافتہ اور جعلی ڈاگریوں والے تو وہ یہ بھی پریکٹس کے لئے پابندی کریں کہ وہ لوگ جو کسی بھی کالج سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں ان کو پانچ سال تک رورل ایریا میں ضروری کام کرنا ہوگا اور 17 کی بجائے ان کو 18 دیں کو incentive تو دیں اچھا وہاں ڈاکٹر کے پاس مکان نہیں ہوتا اور پرابلمز ہیں۔ اس طرح ٹیچرز کا بھی مسئلہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ہیلتھ پالیسی میں ابھی تک ہیلتھ پالیسی انہوں نے اناؤنس نہیں کی ہے، اس میں اس قسم کی چیزیں دیں تاکہ رورل بھی cover ہو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ! کسی اور صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہو اس بات پر۔ جناب آپ وزیر صاحب ابھی جو ......

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! میں پہلے اس ریزولیوشن کے جواب میں کافی واضح الفاظ میں بات کر چکا ہوں لیکن ابھی کچھ ہمارے سینیٹر حضرات نے جو باتیں کی ہیں، وہ ایک مکمل infrastreture کے اوپر بات کر رہے ہیں، ہیلتھ پالیسی کے اوپر بات کر رہے ہیں۔ جہاں تک ریزولیوشن کی بات ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے، جہاں تک اس کی سپرٹ کا تعلق ہے میں fully agree کرتا ہوں۔ میں وضاحت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ریزولیوشنش کو بے شک یہ پاس کر دیں لیکن اس ریزولیوشن سے پہلے ہم اس میں امنڈمنٹ لانے کا پورا تہیہ کر چکے ہیں اور انشاء اللہ with in no time ان امنڈمنٹس کے ساتھ پھر جب یہ امنڈمنٹس ہو جائیں گی۔

Then we will aske the provincial govt to implement those amendments in letter and spirit

چونکہ implementation جو ہے وہ بھی صوبائی حکومتوں کے ہاتھ میں ہیں انشاء اللہ یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ریزولیوشن سے کافی پہلے ہم نے یہ exercise شروع کی ہے اور یہ مکمل ہو رہی ہے، اس کو ہم نے امنڈمنٹ کیا ہے ایورویدک ہو گیا ایلوپیتھی ہے یہ بھی صحیح طریقے سے regularise نہیں تھا۔ ان کی بھی ہم امنڈمنٹ لے کر آ رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ جب آپ کے سامنے پیش ہوگی تو آپ مطمئن ہوں گے۔ اب ڈاکٹر ریحان

صاحب نے اس میں کچھ اور باتیں بھی کی ہیں، تعویز گنڈوں کی بات کی ہے، وہ ہیلتھ منسٹری کے under نہیں ہے۔ جب تک عوام میں ایجوکیشن نہیں آئے گی، جب تک literacy rate نہیں بڑھے گا وہ نہ میں کنٹرول کر سکتا ہوں نہ آپ کنٹرول کر سکتے ہیں نہ کوئی اور کنٹرول کر سکتا ہے۔ جس غریب آدمی کو جہاں سے بھی شفا ملی یا جہاں سے جس جگہ سے اس کا دل مطمئن ہوا۔ ایک جاہل آدمی وہ وہاں ضرور جائے گا۔ پڑھا لکھا آدمی اس موضوع میں پڑتا ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہیلتھ منسٹری کی اور خاص طور پر جو حکیموں کی بات کر رہے ہیںquacks کی، آپ پورے پاکستان میں دیکھیں، 19 فیصد وہ لوگ ہیں جو اشتہارات لکھا ہوتا ہے کہ جناب فلانی کمزوری کی جی یہ دوائی چاہیئے۔ اور ہم لوگ ہیں کہ اسی کمزوری کو دور کرنے کے لئے ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ یونانی فلسفے کی دوا مانگتے ہیں حالانکہ اگر یہ فیصلہ کر لیں مرد حضرات کہ وہ ان کے پاس نہیں جاویں گے تو وہ quacks جو ہیں وہ automatically بند ہو جائیں گے اس کے علاوہ حافظ حسین احمد صاحب نے آفیشل ہاسپٹل کی بات کی ہے۔ جہاں تک فیڈرل گورنمنٹ ہاسپیٹل PIMS کی بات کی ہے، جہاں تک فیڈرل گورنمنٹ ہاسپیٹل کا تعلق ہے، آپ کے یہاں جو ہاسپیٹل ہیں پی آئی ایم ایس کی بات کرلیں، فیڈرل گورنمنٹ ہاسپیٹل جو ہمارے، فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔ آج بھی رات کو کسی وقت بھی آپ جائیں ایمرجنسی میں، او پی ڈی میں آپ کو سروس ملے گی اگر سروس نہ ملی I will be responsible for that. کیونکہ میں پرسنلی ......

(مداخلت)

(میں بتاتا ہوں اس کا بھی بتاتا ہوں میں کوئی چیز آپ سے چھپاؤں گا نہیں، جو بات صحیح ہوگی وہ صحیح کرونگا جی اور جہاں تک میں پرسنلی ان ہاسپیٹل کا وزٹ کرتا ہوں، جہاں تک جناح ہاسپیٹل کا تعلق ہے جے پی ایم سی کا۔ این آئی سی کا تعلق ہے، ان کا حال برا ہے۔ میں نے last year گورنمنٹ سے فنڈ مانگے تھے کہ ان کی امپروومنٹ کے لئے، ان ہاسپیٹل کی ایمپرومنٹ کے لئے بہت ضروری ہے کہ اتنے بڑے ہسپتال ہیں، اتنے بڑے انسٹی ٹیوشن ہیں، ان کو improve کرنے کے لئے ہمیں فنڈ کی ضرورت ہے لیکن financial constraints کی وجہ سے ان میں فنڈ مہیا نہ ہو سکے اس میں اس حد تک improvement نہیں لا سکا جو کہ ہم ان ہسپتالوں میں لے آئے ہیں لہٰذا مجھے امید ہے کہ اس سال میں ان کے لئے این آئی سی کے لئے اور جے پی ایم سی کے لئے فنڈز حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

میں اب لوگوں سے بھی گزارش کرتا ہوں، سینیٹر حضرات سے اور ممبران سے کہ اس قسم کی ضرور ریزولیوشن پاس کریں کہ ہمیں ہسپتالوں کی improvement کے لئے فنڈ ضرور دیئے جائیں کیونکہ جہاں تک ہسپتالوں کی improvement کا ہے ہم نے white elephent کھڑے کئے ہوئے ہیں اور ان کی improvement کے لئے فنڈز مہیا نہیں ہوتے تو یہ ریزولیوشن بھی ضرور پاس کریں کہ جب آپ نے اتنے بڑے انسٹی ٹیوشن بنائے ہیں، ہاسپیٹل ہیں تو اس کے لئے فنڈز بھی مہیا کیا جائے تاکہ ان کو صحیح طریقے سے چلایا جا سکے۔

ایمرجنسی کی بات کر دی ہے، انہوں نے ہومیوپیتھی کی بات کی ہے، وہ میں نے عرض کیا ہے کہ گورنمنٹ کافی توجہ دے رہی ہے اس ایکٹ میں ہم امنڈمنٹ لا رہے ہیں اور جو طبیب یا ہومیوپیتھز گورنمنٹ کی سروس میں ہیں وہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں اور وہ اس قسم کے quacks نہیں ہیں جو گورنمنٹ کی سروس میں ہیں۔ اور جہاں تک بیسک ہیلتھ یونٹس کی بات کی ہے میں ان سے fully agree کرتا ہوں کہ 80 فیصد گو کہ پراونشل سبجیکٹ ہے لیکن یہ ایک نیشنل ایشو ہے، اس پر میں چاہتا ہوں کہ اظہار خیال کردوں تو بہتر ہے کہ 80 فیصد آپ کے بیسک ہیلتھ یونٹس، رورل ہیلتھ سنٹرز آپ کے ملک میں تیار ہوچکے ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ جب اس وقت پلاننگ کی گئی یا تو وہ رورل ہیلتھ سنٹر جو ہیں وہ پاپولیشن سے بہت زیادہ دور ہیں، ریموٹ ایریاز میں ہیں، وہاں جہاں پر لوگ نہیں پہنچ سکتے، وہاں پر ان کے ڈاکٹرز کے لئے رہنے کی جگہ نہیں ہے، بجلی نہیں ہے، پانی نہیں ہے اس لئے وہاں پر جو ڈاکٹر نہیں جاتے ہیں اور دوسری جگہ دوسرا جو ایک Important بات ہے، جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ جو ہیلتھ سنٹر بیسک ہیلتھ یونٹس جو ہیں وہ صحیح جگھوں پر بنائے گئے ہیں اور ڈاکٹر بھی sanction کئے گئے ہیں اور ڈاکٹر بھی sanction کئے گئے ہیں تو وہ جناب یہ ہے کہ ڈی ایچ اوز اور ان کے ساتھ مل کے ان کو پیسے دے دیتے ہیں اور وہ شہروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور وہاں پر نہیں پہنچتے اپنے بیسک ہیلتھ یونٹس میں، اور وہاں پر صحیح کام نہیں کرتے، وہ خالی رہتے ہیں اسی لئے میری گزارش یہ ہے اور میں یہ proposal گورنمنٹ کو بھی دے چکا ہوں کہ جتنا بھی ہوسکے آپ ان چیزوں کو decentralise کریں، اور وہاں پر community involvement ہونی چاہیئے جب تک community involvement نہیں ہوگی اس وقت تک یہ کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔ Basic Helth Units جو ہیں اگر یونین کونسل لیول پر انہی لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں اور جو فنڈز گورنمنٹ مہیا کرتی ہے وہ بھی یونین کونسل کے سپرد کر دیئے جائیں اور ان کو کہا جائے کہ گورنمنٹ آپ کی امداد کرے گی، آپ یہ یونین کونسل چلائیں، یہ فنڈز بھی دے رہے ہیں، اگر آپ بھی فنڈز اس میں شامل کریں گے تو ہم matching grant دیں گے، تو یقین جانیئے کہ آپ کے ایک

ایک گاؤں میں Basic Health Unit کام کر رہا ہوگا۔ اور primary health care اتنا improve ہو جائے گا کہ یہ ہمارا ہیلتھ پرابلم جو ہے یہ ختم ہو جائے گا۔ یہ میری proposal ہے، انشاء اللہ جلد ہی کامیابی کی طرف بڑھے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو اب میں ہاؤس میں پٹ کرتا ہوں۔

The resolution is that:

"This House recommends that the Government may take effective measures to prevent quacks....

سید تسنیم نواز گردیزی: سر اس میں تھوڑی ایک amendment کر دیں proposed یہ ہے کہ

The Government has already taken these measures and they should expedite what they have already taken.

کیونکہ یہ پہلے میں نے عرض کیا ہے، کہ یہ (اقدامات) پہلے لے چکے ہیں۔

(مداخلت)

سید تسنیم نواز گردیزی: میری پہلے عرض سنیں۔ اگر اس وقت یہ ریزولیوشن پاس ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو میں نے explanation دی ہے، کہ اس ریزولیوشن سے پہلے ہم نے یہ اقدامات کئے ہوئے ہیں، اس کی اس میں بات نہیں آتی ہے۔ سینیٹرز صاحبان کو چاہیئے تھوڑی سی گورنمنٹ کی جو efficiency ہے وہ اس میں شامل کر لیں اور پھر اس ریزولیوشن کو پاس کرلیں۔

Syed Iqbal Haider: In place of 'may take', may expedite effective measures.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Which have already been taken.

سید اقبال حیدر : وہ پھر جملہ نہیں بنے گا۔

(مداخلت)

سید تسنیم نواز گردیزی: Already taken by the government میں نے پہلے explain کر دی ہیں،

I have given commitment.

Syed Iqbal Haider: Already adopted by the Government.

May expedite effective measures already...

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Already being taken by the Government.

سید اقبال حیدر: نہیں میرے ساتھی منع کرتے ہیں۔ May expedite.

سید تسنیم نواز گردیزی: نہیں نہیں، Then we oppose it.

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچی: جناب والا.......

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ پہلے وہ فیصلہ کر لیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

سید اقبال حیدر : باقی ویسا ہی رہے گا may take کی جگہ

May expedite effective measures to prevent quacks, *unqualified Hakims, paramedics from practising in Pakistan.*

Mr. Presiding Officer: *Will it serve the purpose? Already being taken by the Government*

اگر یہ شامل نہیں کرتے، کہ گورنمنٹ یہ *measures* لے رہی ہے، پھر تو اس ریزولیوشن کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! عرض یہ ہے کہ جب کوئی بھی ریزولیوشن اس ہاؤس میں آتا ہے تو وزیر صاحب ہمیشہ یہی کہتے ہیں، خواہ کوئی بھی ہو وزیر ہو، کہ جی، گورنمنٹ اس پر سوچ رہی ہے، اس پر ہم کوئی قانون، کوئی ترمیم لا رہے ہیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ کبھی ایسا کیا نہیں یہ اس لئے کہ اگر اپوزیشن کے کسی ممبر کی طرف سے کوئی ریزولیوشن آتا ہے اور اگر ہاؤس اس کو پاس کر دے تو پھر ان کے لئے ایک بات بن جاتی ہے اور ہمارے لئے مشکل ہو جاتا ہے--- میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو کچھ ہے وہی رہنا چاہیئے کیونکہ وزیر موصوف نے خود فرمایا ہے کہ ہم اس پر سوچیں گے اور اس پر کچھ لائیں گے--- لیکن ابھی تک انہیں نے تو کوئی ایسی چیز کی ہی نہیں جو کہتے ہیں وہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ جب وہ یہ کرینگے تو اس وقت ہمیں بھی انکار نہیں ہوگا۔ لیکن اس وقت چونکہ یہ ریزولیوشن موجود ہے، اس کے دوران گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اس قسم کا *initiative* پریس میں یا میڈیا میں نہیں آیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن کو *as it is* رکھنا چاہیئے اور جس طرح کہ ابھی اقبال حیدر صاحب نے کہا کہ اس میں اگر یہ *amendment* ہو جو انہوں نے کہا ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین! مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی ہے کہ اگر حکومت اس مسئلہ پر کوئی اقدامات کر رہی ہے، تو قرارداد کے پاس ہونے سے تو ان کی تائید ہوگی، اس میں ان کے لئے یہ قرار داد کون سی رکاوٹ بنے گی۔

Mr. Presiding Officer: *I will request Syed Abdullah Shah Sahib to guide me whether we can make amendments in this resolution?*

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس میں ہم امنڈمنٹ کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ہیں۔
At this juncture. Please guide me for my education.

(قدرے توقف سے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پھر میں اس کو as it is پٹ کرتا ہوں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : تو میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے جی۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میری بات سنیئے، بات یہ ہے کہ ....

Syed Abdullah Shah: Sir, the honourable Minister is not a Senator so he has no vote, so far as the resolution is concerned.

سید تسنیم نواز گردیزی : اگر میں ووٹ نہیں دے سکتا تو الگ بات ہے لیکن اپوز تو کر سکتا ہوں

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ تو اپوز کریں گے، ووٹ تو سارے ہاؤس کا لیا جائے گا۔

(مداخلت)

سید تسنیم نواز گردیزی: میں کھڑے ہو کر اپوز کر رہا ہوں۔ لیکن میں ووٹ کب دے رہا ہوں۔

سید عبداللہ شاہ: آپ ووٹ نہیں دے سکتے۔

Mr. Presiding Officer: No cross talk.

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب فیصلہ ہو گیا ہے، آپ خواہ مخواہ بولے جا رہے ہیں۔

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Sir, I want to ask you who is going to be opposed it? If the Minister is allowed to sit here and replies to the questions then he has the right to oppose the resolution also and the Senators they are there to vote.

Mr. Presiding Officer: Yes.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: As it is, I will oppose this motion.

Mr. Presiding Officer: Right. So, I move it to the House.

Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel: Sir, if you kindly see Rule 126....

حافظ حسین احمد: جناب والا! یہ وزیر صحت کا، غیر صحت مندانہ رویہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: غیر صحت مندانہ رویہ --- نہیں انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل ٹھیک کہا ہے۔ 126 پلیز

(اس دوران ترمیم کے لئے افہام و تفہیم کے متعلق بات چیت ہوئی)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا expedite ! ایسا لفظ ہے جو ان

کے کیس کو بھی cover کرتا ہے، اگر وہ لایا جائے اور سینٹ اس ترمیم کی منظوری دے دے تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور mover کے لئے بہتر ہوگا۔ دونوں کے مقاصد پورے ہو سکیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کی بھی وہی رائے ہے جو وزیر صاحب کی ہے، جو انہیں نے فرمایا ہے، بات تو ایک ہی ہے، اب صرف الفاظ میں رد و بدل ہوگی، اور یہ ہو سکتی ہے، جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ اگر تھوڑا سا سوچ کر، متفقہ ترمیم سے کوئی مسئلہ بنتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ بہتر ہوگا۔

سید اقبال حیدر: یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی یہ ترمیم متفقہ تیار ہوگئی ہے۔ سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I think you can amend it with the consent of the House.

Mr. Presiding Officer: Yes, I have seen now. Thank you very much.

Syed Iqbal Haider: I may present it on which the Minister has agreed that the resolution now reads is:

"This House recommends that the Government may expedite its measures effectively to prevent quacks, *unqualified* Hakims and paramedics from practicing in Pakistan".

Syed Abdullah Shah: Right. Unanimously.

Mr. Presiding Officer: So, I put it.

Syed Iqbal Haider: Government may expedite its measures effectively.

Mr. Presiding Officer: Does the House agree to this amendment, now?

(the motion was negatived)

Mr. Presiding Officer: No. Then, I will have to put it in its original shape. Because you (Syed Iqbal Haider) see that the House is not agreeing with you.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! اسے ہم expedite کر لیں تو وہ کافی ہے۔

(اس مرحلے پر ظہر کی اذان کی آواز سنائی دی)

[The House Adjourned for prayers]

[The House reassembled after interval with Presiding Officer (Mir Abdul Jabbar) in the Chair].

(وقفہ نماز کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی، میر عبدالجبار نے صدارت فرمائی)

جناب پریذائڈنگ آفیسر : معزز اراکین میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ given time جو تھا وہ ڈیڑھ بجے ختم ہو چکا۔ میں نے 10 منٹ مزید بھی انتظار کیا۔ تو ممبر حضرات اور خاص طور پر جن کا resolution تھا اقبال حیدر صاحب وہ تشریف نہیں لائے۔ میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں اس کو adjourn کر دوں اور کل دس بجے پھر انشاء اللہ۔

[Then the House adjourned to meet again at 10'O clock in the morning on Thursday, 4th of March, 1993].

PCPPI—333 (96) Senate—14-3-96—180.